ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد22 | جمعۃالمبارک25 ستمبر 2015ء | 10/ذوالحجہ 1436 ہجری قمری ❁ 25/تبوک 1394 ہجری شمسی | شمارہ39

احسان کا بدلہ دو

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جوتمہارے ساتھ احسان کرے اس کا بدلہ دو۔ اور اگر تم اس کا بدلہ چکانے سے عاجز ہوتو اس کے لئے دعا کرو تا کہ وہ جان لے کہ تم نے اس کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ شکرگزاروں کو پسند کرتا ہے۔
(المعجم الاوسط للطبرانی۔ جلد 1صفحہ 45حدیث نمبر 29)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 49ویں جلسہ سالانہ 2015ء کی مختصر رپورٹ

2014-2015ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اِس وقت تک دنیا کے 207 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اس سال پورٹو ریکو (Puerto Rico) میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا۔ پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں 776 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ نئی جماعتوں کے قیام کے دوران ایمان افروز واقعات۔ دوران سال 401 مساجد کا اضافہ ہوا۔ ان میں سے 156 مساجد نئی تعمیر ہوئیں جبکہ 245 بنی بنائی مساجد نمازیوں سمیت عطا ہوئیں۔ مساجد کی تعمیر کے تعلق میں دلچسپ واقعات۔

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام شائع شدہ مکمل تراجم قرآن کریم کی تعداد 74 ہو چکی ہے۔ دوران سال سنہالی اور برمی زبان میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع ہوئے۔

105 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق امسال 761 مختلف کتب، پمفلٹ، فولڈرز وغیرہ 58 زبانوں میں ایک کروڑ 23 لاکھ 74 ہزار 800 کی تعداد میں طبع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی مرتبہ ایک سال میں شائع ہونے والے لٹریچر کی تعداد ایک کروڑ سے اوپر ہوئی۔

ایڈیشنل وکالت اشاعت ترسیل، وکالت تعمیل وتنفیذ، رقیم پریس اور افریقن ممالک کے پریسوں کی مساعی کا تذکرہ

اس سال 2460 نمائشوں اور 13 ہزار 735 بکسٹالز کے ذریعہ لاکھوں افراد تک اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر۔ نمائشوں اور بکسٹالز کے تعلق میں زائرین کے نیک تأثرات کا تذکرہ۔ اس سال دنیا بھر کی جماعتوں میں مجموعی طور پر ایک کروڑ 36 لاکھ سے زائد لیف لیٹس کی تقسیم۔ تقسیم لٹریچر کے دوران دلچسپ واقعات کا تذکرہ۔

مختلف مرکزی ڈیسکس، پریس اینڈ میڈیا آفس، احمدیہ ویب سائٹ، ریویو آف ریلیجنز کی مساعی کا تذکرہ۔ اس وقت دنیا کی 28 زبانوں میں 140 اخبارات ورسائل شائع ہو رہے ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تحت جاری مختلف نشریات کے شیریں ثمرات کا تذکرہ۔ افریقہ کے مختلف ممالک میں احمدیہ ریڈیوز کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی وسیع پیمانے پر تشہیر۔ ایم ٹی اے کے علاوہ مختلف ممالک کے مقامی ٹی وی چینلز اور اسی طرح مقامی ریڈیوز پر پروگرام۔ اخبارات کے ذریعہ جماعتی پیغام کی تشہیر۔ تحریک وقفِ نو، مخزن تصاویر، احمدیہ آرکائیو ریسرچ سینٹر، مجلس نصرت جہاں، ہیومینیٹی فرسٹ اور خدمت انسانیت کے مختلف پروگراموں کا تذکرہ۔

اس سال 113 ممالک کی 391 اقوام کے 5 لاکھ 67 ہزار 330 افراد بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ قبولِ احمدیت کے ایمان افروز واقعات

رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ + فرخ راحیل

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن
ہفتہ 22/اگست 2015ء
(حصہ دوم)

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد 4 بجکر 41 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت صدارت میں اجلاس کے دوسرے حصہ کا آغاز ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کی سعادت مکرم الحاج راشد خطاب صاحب نے پائی۔ آپ نے سورۃ الفتح کی آیات 29 تا 30 کی تلاوت کی۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے ان آیات کا اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم عصمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام ؎

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

میں سے چند اشعار ترنّم کے ساتھ پڑھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آج دوران سال جو اللہ تعالیٰ کے فضل جماعت احمدیہ پر ہوئے ہیں ان کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔ لیکن جو خلاصہ بھی تیار کیا جاتا ہے وہ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ کُل بیان نہیں ہوسکتا اور بہت سارا حصہ اس میں سے چھوڑنا پڑتا ہے۔

پورٹو ریکو میں احمدیت کا نفوذ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا کے 207 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور اس سال جو نیا ملک شامل ہوا ہے پورٹو ریکو (Puerto Rico) ہے جہاں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ یہ چھوٹا سا سپینش ملک ہے۔ انگریزی زبان بھی بولی جاتی ہے۔ 33 لاکھ 45 ہزار کی آبادی ہے۔ قریبًا ساڑھے 3 ہزار مربع کلومیٹر رقبہ ہے۔ یہاں ایک داعی الی اللہ کے ذریعہ سے پہلے پیغام پہنچا، ایک بیعت ہوئی۔ اس کے بعد امریکہ سے مبلغین نے اس ملک کا دورہ کیا اور پروگرام وغیرہ ہوتے رہے۔ ریڈیو پر پروگرام بھی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 7 مزید بیعتیں ہوئیں۔

جماعت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نئے ممالک میں نفوذ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 54 ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل

جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء کے دوسرے دن شام کے اجلاس میں پڑھا جانے والا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ منظوم کلام

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اُس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دِل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اِک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

تیرا یہ سب کرم ہے تُو رحمتِ اَتم ہے
کیونکر ہو حمد تیری ، کب طاقتِ قلم ہے
تیرا ہوں مَیں ہمیشہ جب تک کہ دَم میں دَم ہے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

یارب ہے تیرا احساں مَیں تیرے دَر پہ قُرباں
تُو نے دِیا ہے ایماں تُو ہر زماں نگہباں
تیرا کرم ہے ہر آں تُو ہے رحیم و رحماں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

ہونے والوں سے رابطے کئے گئے۔ پرانے لوگوں سے رابطہ کر کے ان کیلئے تعلیمی وتربیتی پروگرام بنائے گئے، لائبریریوں میں لٹریچر رکھوایا گیا۔ اخبارات میں انٹرویو شائع ہوئے اور بے شمار ممالک ہیں جن میں یہ سارے کام ہوئے۔

نئی جماعتیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 776 ہے اور ان جماعتوں کے علاوہ 1280 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ سرفہرست نئی جماعتوں کے قیام میں بینن کا نمبر ہے جہاں اس سال 155 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ دوسرے نمبر پر سیرالیون ہے جہاں 136 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ تیسرے نمبر پر مالی ہے جہاں 65 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سارے ممالک میں جن میں UK بھی شامل ہے جہاں بیس بائیس سے اوپر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس دوران بہت سارے ایمان افروز واقعات سامنے آتے ہیں حضور انور نے بعض ایسے واقعات بھی بیان فرمائے۔

مساجد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت کو دوران سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی یا تعمیر کرنے کی توفیق ملی ان کی مجموعی تعداد 401 ہے۔ جن میں سے 156 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 245 بنی بنائی ملی ہیں۔ اس میں امریکہ اور بہت سارے اور ممالک ہیں جہاں مساجد تعمیر کی گئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر دوران سال ستمبر میں آئرلینڈ میں تعمیر مکمل ہوئی، مڈغاسکر میں ہوئی، برازیل میں ہوئی اور جاپان کی مسجد بھی آخری مراحل میں ہے۔ حضور انور نے مساجد سے تعلق میں واقعات بھی بیان فرمائے۔

تراجم قرآن کریم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایڈیشنل وکالت تصنیف کی رپورٹ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جو مکمل تراجم قرآن کریم جماعت احمدیہ کی طرف سے طبع کروائے جاچکے ہیں ان کی تعداد اب 74 ہو چکی ہے۔ گزشتہ سال یہ تعداد 72 تھی۔ اس سال 2 نئی زبانوں سنہالی اور برمی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ مکمل ہوا ہے۔ اس طرح مختلف کتب اور فولڈر 22 زبانوں میں شائع ہوئے ہیں اور بہت سارے چھپوائی کے مراحل میں ہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پر بعض غیر از جماعت احباب کے تبصرے بھی بیان فرمائے۔

وکالت اشاعت (طباعت)

وکالت اشاعت طباعت کا جو شعبہ ہے اس کی رپورٹ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 105 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 761 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈر 58 زبانوں میں ایک کروڑ تیئس لاکھ چوہتر ہزار آٹھ سو کی تعداد میں شائع کئے گئے۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ کا بڑا احسان ہے کہ پہلی دفعہ جماعت کی طرف سے دنیا بھر میں شائع ہونے والے لٹریچر کی تعداد ایک کروڑ سے اوپر گئی ہے۔

وکالت اشاعت (ترسیل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وکالت اشاعت میں ترسیل کا شعبہ علیحدہ ہے۔ ان کے مطابق دوران سال دنیا کے مختلف ممالک کو 38 مختلف زبانوں میں نئی شائع شدہ کتب 3 لاکھ 5 ہزار 300 کی تعداد میں یہاں لندن سے بھجوائی گئیں اور ان کتب کی کل مالیت 3 لاکھ 47 ہزار پاؤنڈز تھی۔ قادیان سے کتب کی ترسیل بھی جاری ہے۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس کام کر رہا ہے اور مختلف ممالک کی لائبریریوں میں فروخت کے لئے کتب بھجوائی گئیں۔

لائبریریوں کا قیام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

220 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا مختلف ممالک میں قیام ہو چکا ہے جہاں لندن اور قادیان سے کتب بھجوائی گئیں۔ مزید جماعتوں میں لائبریریوں کے قیام کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔

وکالت تعمیل وتنفیذ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وکالت تعمیل وتنفیذ لندن کے کام بھارت، نیپال اور بھوٹان میں ہو رہے ہیں اور ان کاموں میں کافی وسعت پیدا ہو چکی ہے۔

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے احمدیہ پریس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال رقیم پریس لندن کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد 2 لاکھ 90 ہزار سے اوپر ہے۔ الفضل انٹرنیشنل، چھوٹے پمفلٹس، لیف لیٹس اور جماعتی دفاتر کا لٹریچر اس کے علاوہ ہے۔ فارنہام میں رقیم پریس کے لئے ایک نئی عمارت خریدی گئی ہے۔ انشاء اللہ وہاں یہ اسلام آباد سے شفٹ ہو جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

افریقن ممالک کے پرنٹنگ پریس بھی کام کر رہے ہیں۔ ان میں گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو، کینیا اور تنزانیہ شامل ہیں۔ اس سال وہاں جو لٹریچر طبع ہوا ہے اس کی تعداد 10 لاکھ 85 ہزار ہے۔

نمائش، بکسٹالز اور بک فیئرز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نمائش، بکسٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ سے اس سال 2460 نمائشوں کے ذریعہ 17 لاکھ 9 ہزار سے اوپر افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اس سال 13 ہزار 735 بکسٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ 17 لاکھ 98 ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔ نمائشوں کے حوالے سے حضور انور نے بعض واقعات اور تأثرات بھی بیان فرمائے۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کا منصوبہ جو جاری کیا گیا تھا۔ اس سال دنیا بھر کی جماعتوں میں مجموعی طور پر ایک کروڑ 36 لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور اس ذریعہ سے 3 کروڑ 88 لاکھ 39 ہزار سے اوپر افراد تک پیغام پہنچا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک میں تقسیم کئے جانے والے فلائرز اور لیف لیٹس کی تعداد کا ذکر فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس سال یوکے جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے والے جو طلباء تھے ان کو لیف لیٹس تقسیم کرنے کے لئے سپین بھجوایا گیا تھا۔ اور انہوں نے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں لیف لیٹس چھپوا کر 86 چھوٹے بڑے شہروں اور قصبوں میں 2 لاکھ 82 ہزار کی تعداد میں سپین کے لوگوں کو تقسیم کئے۔ پولیس نے بعض جگہ ان کو تقسیم کرتے دیکھ کر تلاشیاں بھی لیں پھر لیف لیٹ پڑھ کے معذرت بھی کی۔ کئی نئی جگہوں پر اسلام کا پیغام پہنچا۔ ایک اور جامعہ کا گروپ وقف عارضی پر گیا تھا وہاں انہوں نے 55 ہزار لیف لیٹس تقسیم کئے۔ میکسیکو میں فلائرز کی تقسیم کا غیر معمولی کام ہوا۔ گوئٹے مالا سے ایک وفد یہاں بھجوایا گیا تھا۔ 70 افراد نے امام سمیت احمدیت قبول کی۔ اس سال کینیڈا کے طلباء بھجوائے گئے تھے۔ بہت بڑی تعداد میں انہوں نے فلائرز تقسیم کئے۔ اس کے بعد لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران

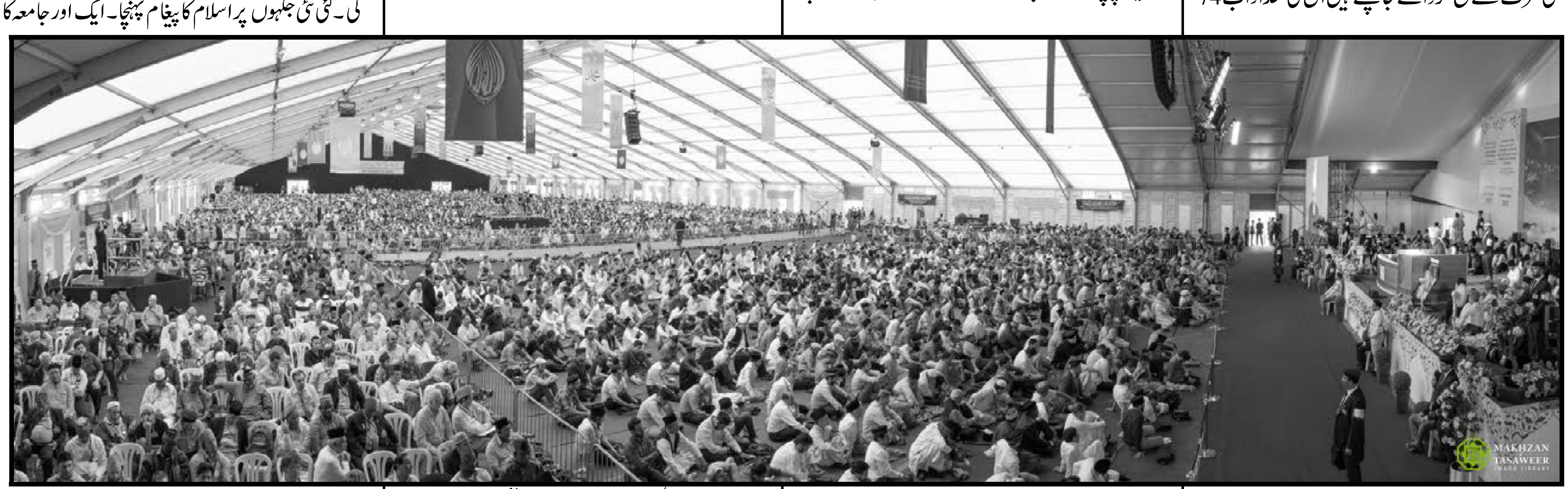

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 367

مکرم رشمون توفیق صاحب (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرم رشمون توفیق صاحب کے ایمان اور صبر وثبات کی داستان کا ایک حصہ نذرِ قارئین کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس روحانی سفر کے کچھ اور واقعات درج کئے جائیں گے۔

پچھلی قسط کے آخر میں یہ ذکر تھا کہ تفتیشی آفیسر نے توفیق صاحب کو جیل میں بند کرنے کی دھمکی دی تو انہوں نے کہا کہ وہ ایمان کے بالمقابل جیل کو بخوشی قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے بعد کا حال بیان کرتے ہوئے توفیق صاحب لکھتے ہیں کہ:

جب میں نے یہ کہا کہ ایمان کی خاطر میں پانچ سال کے لئے زندان کی سلاخوں کے پیچھے جانے کے لئے بھی تیار ہوں تو یہ سن کر تفتیشی آفیسر نے غصے سے لال پیلے ہو کر مجھے قید میں ڈالنے کے احکامات جاری فرماتے ہوئے کہا کہ لگتا ہے تمہاری عقل اسی طرح ہی ٹھکانے پر آئے گی۔

دباؤ ڈلوانے کی کوششیں

پانچ روز تک جیل میں قید رکھنے کے دوران آفیسر نے میری گزشتہ زندگی کی جملہ تفصیلات بھی منگوالیں، نیز اس نے میرے والد صاحب کو دھمکی آمیز پیغام بھیجا کہ اگر تمہارا بیٹا اپنے موقف سے پیچھے نہ ہٹا تو وہ مدت دراز تک جیل میں سڑنے پر مجبور ہوگا۔ نیز اس نے میرے والد صاحب کو بھی ناجائز طور پر اِس شہر میں آنے کے لئے کہا جہاں میں قید تھا، حالانکہ میرے والدین کا گھر اس مقام سے 800 کلومیٹر دور تھا۔ اس بات کا میری والدہ کی صحت پر بہت بُرا اثر پڑا اور انہیں اعصابی تکالیف کی شکایت ہوگئی جو وقت کے ساتھ بڑھتی چلی گئی۔ تفتیشی آفیسر کے بلاوے پر والد صاحب میرے چچا اور بعض دیگر رشتہ داروں کو ساتھ لے کر میرے قید خانہ آ پہنچے۔ انہوں نے آتے ہی والدہ صاحبہ کی علالت کا ذکر کیا پھر سب کے سامنے میری منّتیں کرنے لگے کہ بیٹا اس جماعت کو چھوڑ دو، ہوش کے ناخن لو۔ والدہ صاحبہ کی حالت کا سن کر میں بھی پریشان ہوا اور ابھی انہی خیالوں میں ہی تھا کہ والد صاحب نے سب کے سامنے میرے ہاتھ پکڑ کر چومتے ہوئے کہا کہ تمہیں خدا کا واسطہ ہے ہم پر رحم کرو۔ والدہ کی صحت اور والد صاحب کی اس حالت نے میرا عزم کمزور کر دیا اور میں اس کمزور لمحے میں ان سے وعدہ کر بیٹھا کہ میں جماعت سے رابطہ نہیں کروں گا نہ ہی اس کی کتب پڑھوں گا۔ والد صاحب کو میری بات کا اعتبار تھا۔ لہٰذا وہ مطمئن ہوگئے اور میں ساری رات اپنے وعدہ کا پاس کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ایمان کے تقاضے پورے کرنے کے بارہ میں سوچتا رہا۔ بالآخر میرے ذہن میں یہی ترکیب آئی کہ میں تفتیشی آفیسر کی پیشکش کے مطابق جماعت سے رابطہ نہ کرنے اور جماعتی کتب کا مطالعہ نہ کرنے کے وعدہ پر کاربند رہوں گا اور پھر جلد ہی استعفیٰ دے کر ان شرطوں سے آزاد ہو جاؤں گا۔

اگلے روز مجھے تفتیشی آفیسر نے بلایا اور ملتے ہی کہنے لگا کہ کیا اپنے والد کے ساتھ ملاقات کر کے تمہاری عقل ٹھکانے پر آ گئی ہے؟ پھر اس نے کہا کہ میں نے تمہاری بہتری کے لئے ہی تمہارے والد صاحب کو بلایا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم نوجوان ہو اور ابھی تجربہ نہیں ہے اور میں تمہیں جیل میں نہیں ڈلوانا چاہتا تھا اس لئے میں نے افسرانِ بالا کے پاس بھی تمہارا دفاع کیا ہے اور تمہیں اس مشکل سے نکالنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کی شرط ماننے کے لئے تیار ہوں۔ پھر میں نے والدہ صاحبہ کی صحت کا حوالہ دے کر کہا کہ میرے بارے میں ایسی خبریں سن کر میری والدہ صاحبہ کی حالت غیر ہو چکی تھی اور مجھے فوراً وہاں پہنچنا ہے۔ چنانچہ اس نے مجھے جانے کی اجازت دے دی۔

ایمان کی خاطر استعفیٰ کا فیصلہ

والدہ صاحبہ کی حالت بہت خراب تھی۔ میں کچھ دن وہاں رہ کر اپنی نوکری پر واپس آ گیا۔ گاؤں میں میرے جاننے والے اور فوج میں میرے تمام دوست میرے ساتھ ہونے والے اس واقعہ پر افسردہ تھے اور سب ہی مجھے جماعت احمدیہ سے دُور رہنے کا مشورہ دے رہے تھے۔

چند روز کے بعد ہی میں نے محسوس کیا کہ تفتیشی افسر کے ساتھ کئے گئے معاہدہ سے میری روحانی حالت بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے۔ دوسری جانب میری والدہ صاحبہ کی صحت بھی بتدریج گرتی جا رہی تھی۔ ایسے حالات میں مَیں نے فیصلہ کیا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان کے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ اٹھا دوں گا کیونکہ یہی سیدھا راستہ ہے۔ چنانچہ میں چھٹی لے کر والدہ صاحبہ کی صحت دریافت کرنے کے لئے گھر آیا تو والدین کو بٹھا کر کہا کہ میں حضرت مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لا چکا ہوں اور اگر یہ بات فوج کے محکمہ میں ناقابل قبول ہوئی تو میں اپنی نوکری سے استعفیٰ دے دوں گا۔

یہ بات میرے والدین کے لئے کسی زلزلہ سے کم نہ تھی۔ والد صاحب یہ سنتے ہی غصے سے آگ بگولہ ہو گئے اور مجھ سے قطع تعلق کر لیا۔ انہی ایام میں والدہ صاحبہ کی صحت بہت بگڑ گئی اور چیک کروانے پر پتہ چلا کہ انہیں بلڈ کینسر ہے جس کے بعد ان کی کیموتھراپی شروع ہو گئی اور ایمان کے راستے میں یہ ایک اور ابتلا میرے سامنے آ گیا۔ ایک طرف والد صاحب قطع تعلق کئے بیٹھے تھے اور دوسری جانب والدہ صاحبہ موت کے دہانے پر تھیں۔ تاہم ضمیر کا عذاب اس حالت سے زیادہ تکلیف دہ ہے، میں مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت سے دوری کا عذاب برداشت نہیں کر سکتا۔ والدہ کی صحت، والد کی بے رُخی اور جیل کی تکلیفیں ضمیر کے عذاب کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ لہٰذا میں نے اب ایمان کے راستے میں حائل ہونے والی کسی چیز کی پرواہ نہ کرنے کا تہیہ کر لیا تھا۔

ابتلاء اور سرخروئی کے بارہ میں رؤیا

انہی ایام میں مَیں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ میں خواب میں سو رہا ہوں اور جاگنے پر اپنے پاس سیاہ رنگ کا پلاسٹک کا ایک بیگ دیکھتا ہوں جس میں کوئی چیز ہلتی ہے۔ میں ایک سوراخ سے اس بیگ کے اندر دیکھتا ہوں تو وہاں سے ایک چھوٹے سانپ کا سر مجھے نظر آتا ہے۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ میں بھی ایک اس طرح کا بیگ ہے جو ایسے ہی سانپوں سے بھرا ہوا ہے۔ عجیب بات ہے کہ مجھے ان سانپوں سے کوئی خوف محسوس نہیں ہوتا اور میں اس طرف توجہ کئے بغیر خواب میں ہی دوبارہ سو جاتا ہوں۔

میں نے اس رؤیا کی یہی تعبیر سمجھی کہ میرے خلاف کوئی سازش ہوگی اور میں اس ابتلاء سے سرخرو ہو کر نکلوں گا اور میری ایمانی اور روحانی حالت متأثر نہیں ہوگی۔

بیعت اور مخالفانہ کارروائی کا آغاز

اس دوران والدہ صاحبہ کی صحت پھر مزید بگڑ گئی اور مجھے دوبارہ چھٹی لے کر جانا پڑا۔ اب مجھ سے صبر نہیں ہو رہا تھا۔ چنانچہ میں نے جماعت سے رابطہ کر کے بیعت فارم منگوا کر پُر کر کے ارسال کر دیا۔

میری چھٹی 2 فروری 2012ء کو ختم ہوئی اور 17 فروری کو میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ تمہارے بارہ میں تحقیق وتفتیش کا آغاز ہو چکا ہے کیونکہ یہاں خبر پہنچ گئی ہے کہ تم نے جماعت میں باقاعدہ طور پر شمولیت اختیار کر لی ہے۔ چنانچہ اگلے روز ہی سی آئی ڈی کا ایک نمائندہ مجھ سے ملنے کے لئے آ گیا اور جماعت سے تعلق کے سلسلہ میں مجھ سے کچھ سوال کئے۔ میں نے واضح طور پر اسے بتا دیا کہ میں مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آیا ہوں اور اب اس فیصلہ سے پیچھے ہٹنے والا نہیں ہوں۔

پھر مجھے سی آئی ڈی کی برانچ کے سربراہ نے بلایا اور روایتی سوال وجواب کے بعد کافی دھمکیاں وغیرہ دیں اور ڈرایا۔ وہاں سے واپسی پر مجھے بڑی حد تک یہ یقین ہو گیا کہ اب مجھے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جائے گا اور رؤیا سے مراد شاید جیل کی مشکلات ہی ہیں۔

میں ابھی واپس اپنی برانچ میں پہنچا ہی تھا کہ مجھے بلا کر ایک بریگیڈیئر اور دو آفیسرز نے میرے ساتھ سوال و جواب شروع کر دیئے۔ اور جب میں نے انہیں مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بتایا تو ان میں سے کسی نے تکذیب کی تو کسی نے استہزاء سے کام لیا۔ اس ملاقات کے آخر پر مجھے گرفتار کر لیا گیا اور پھر مزید تحقیق کے لئے اُسی شہر میں دوبارہ بھیجنے کا حکم صادر ہوا جہاں پہلی دفعہ بھجوایا گیا تھا۔

ایک انذار۔ ایک ایمان افروز واقعہ

اس موقع پر ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو احمدیت کی صداقت کی دلیل اور مخالفین کی آنکھیں کھولنے کے لئے ایک بڑا انذار تھا۔ دراصل میرے ساتھ تحقیق وتفتیش کرنے والے بریگیڈیئر اور دونوں افسران کو مجھے اپنی حراست میں مذکورہ بالا شہر میں لے کر جانے کا حکم تھا۔ لیکن آخری وقت میں یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور مجھے کسی اَور کے ساتھ بھیج دیا گیا جبکہ تینوں افسران نے اگلے روز وہاں پہنچ کر تحقیق وسزا کے بارہ میں مزید کارروائی کرنی تھی۔ اگلے روز یہ تینوں محوِ سفر تھے کہ ان کی گاڑی حادثے کا شکار ہو گئی جس میں بریگیڈیئر صاحب کی وفات ہو گئی اور باقی دونوں افسران کو شدید چوٹیں آئیں۔

دوسری طرف مجھے جیل میں بند کر دیا گیا اور ان آفیسرز کے ساتھ ہونے والے حادثے کی بناء پر ایک ماہ تک مجھ سے پوچھ گچھ کا کوئی سلسلہ شروع نہ ہو سکا۔ میں نے اس عرصہ میں کوشش کی کہ میری گرفتاری کی خبر میرے والدین تک نہ پہنچے تا انہیں تکلیف نہ ہو، لیکن میرے کسی رشتہ دار تک نہ جانے کیسے یہ خبر پہنچ گئی اور اس نے میرے والدین کو بتا دیا۔ میری والدہ تو بیماری کی وجہ سے بہت حد تک اس دنیا سے بیگانہ ہو چکی تھیں جبکہ والد صاحب نفسیاتی طور پر شدید دباؤ کا شکار تھے اور مجھے خطرہ تھا کہ وہ کہیں خودکشی ہی نہ کر لیں۔ میں جیل کے اندھیروں میں بیٹھا ان کی صحت اور انہیں صبر عطا ہونے کے لئے دعائیں کر رہا تھا۔ اور پھر وہی ہوا جو دنیا کا دستور ہے۔ وقت بہت بڑا مرہم ہے۔ کچھ وقت گزرا تو غم کا وہ پہاڑ جو بہت بڑا دکھائی دیتا تھا رفتہ رفتہ کم ہوتا گیا اور یہ امر والدین کی زندگیوں کا حصہ بن گیا اور وقت گزرنے کے ساتھ انہوں نے اس دکھ کے ساتھ جینا سیکھ لیا۔

مقدمہ کا متوقع فیصلہ

15 اپریل 2012ء کو مجھے دارالحکومت کی عسکری عدالت میں ٹرائل کے لئے بھیج دیا گیا۔ میرے ساتھ دو سپاہی بھی اس عدالت میں مقدمہ کا سامنا کرنے کیلئے بھجوائے گئے جن سے مختلف جرم سرزد ہوئے تھے۔ جب ہم تینوں اس عدالت میں پہنچے تو وہاں پر ایک عجیب اہانت آمیز سلوک کیا گیا۔ وہ دونوں سپاہی تھے اور میں آفیسر۔ ان دونوں سے جرم سرزد ہوئے تھے اور مجھ پر محض عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا تھا۔ لیکن عدالت میں پہنچنے پر صرف میری تلاشی لی گئی جبکہ ان دونوں کو ہاتھ بھی نہ لگایا گیا۔ مجھے یہ سب کچھ دیکھ کر ذرہ برابر بھی دکھ نہ ہوا، نہ ہی اس بدمعاملگی سے کوئی غم ہوا کیونکہ خدا تعالیٰ نے میرے دل پر ایک عجیب سکینت نازل فرمائی تھی اور خدا کے فضل سے ایسے امور کو میں بڑی خوشدلی سے برداشت کر رہا تھا۔

اگلے روز مجھے عدالت میں پیش کیا گیا جہاں جج نے نہ میری کوئی دلیل سنی اور نہ کوئی بحث ہوئی۔ اس نے صرف میرا نام پوچھا اور برا بھلا کہا اور پھر میرے جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلق کو عسکری ضوابط کی خلاف ورزی قرار دے کر مجھ پر فردِ جرم عائد کرتے ہوئے مجھے جیل حکام کے حوالے کر دیا گیا۔

جیل کے حکّام رات کو دس بجے مجھے جیل میں لے آئے جہاں کئی سابقہ آفیسرز بھی قید تھے۔ مجھے ایک کمرے میں بند کر دیا گیا جس میں پہلے سے 15 یا 16 افراد تھے۔ مجھے سونے کے لئے نہ کوئی بچھونا دیا گیا اور نہ ہی اوڑھنا۔ کچھ وقت کے لئے اس کمرہ کے قیدیوں میں سے کسی نے میرے ساتھ بات بھی نہ کی۔ پھر قیدیوں میں سے ہی اس کمرہ کے نگران نے سکوت توڑا اور مجھ سے جیل میں آنے کا سبب پوچھا۔ اس کے ساتھ کچھ بات چیت ہوئی اور پھر اس کے توسط سے ایک اور آفیسر سے بھی تعارف بھی ہو گیا جو میرے ہی علاقے کا تھا۔ اس نے مجھے ایک چادر اور ایک میٹرس دیا جسے بچھا کر میں سو گیا۔

اگلے روز والد صاحب کو خبر ہوئی تو مجھ سے ملاقات کے لئے چلے آئے۔ وہ بہت غصے میں تھے اور نہایت دکھی بھی۔ وہ کچھ دیر وہاں رہے اور اپنے علاوہ والدہ صاحبہ کے بارہ میں بھی بتاتے رہے کہ ان کی بھی آنے کی خواہش تھی لیکن ان کی صحت اب بہت گر چکی ہے۔ انہوں نے مجھے بستر اور کچھ کھانے پینے کا سامان دیا۔ یوں یہ مختصر سی ملاقات ختم ہوگئی لیکن اپنے پیچھے بہت سی تلخ یادیں چھوڑ گئی۔

.............................(باقی آئندہ)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2015ء

❁...... آج دنیا کو امن کی ضرورت ہے۔ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ یہ فساد جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے اس کو ہم روکیں اور امن اور پیار اور محبت اور بھائی چارے کی تعلیم کو بھی پھیلائیں اور اپنے عملوں سے ایک دوسرے کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔ ❁...... اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق بھی ادا کریں اور اس مسجد کے بنانے کے بعد اپنے ماحول کا حق بھی ادا کریں۔خدمتِ انسانیت بھی کریں اور پہلے سے بڑھ کر محبت اور پیار کا پیغام اس شہر میں بھی اور اپنے ہمسایوں میں بھی پھیلاتے چلے جائیں۔

(Vechta) میں مسجد بیت القادر کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

ریڈیو NDR کے نمائندہ کو حضور ایدہ اللہ کا انٹرویو

☆...... آپ کے خلیفہ بہت دل موہ لینے والی شخصیت ہیں۔ ☆...... حضور سے ایک عجیب نور پھوٹ رہا تھا۔ ☆...... خلیفہ کی تقریر حیرت انگیز تھی۔

☆...... اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور انور امن کے سفیر ہیں اور ایک پُر شوکت انسان ہیں۔ ☆...... حضور دنیا کے موجود مسائل کو بہت گہرائی سے دیکھتے ہیں اور پھر ان کا حل بتاتے ہیں۔

——— (مسجد بیت القادر کی افتتاحی تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

جرمنی سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

بقیہ رپورٹ

9 جون 2015ء بروز منگل

(حصہ دوم۔آخر)

Vechta (جرمنی) میں مسجد بیت القادر کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد وتعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پہلے تو میں آئے ہوئے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ ہمارے اس فنکشن میں آئے جو خالصتاً مذہب سے تعلق رکھنے والی ایک جماعت کا مذہبی فنکشن ہے اور اس کی عبادتگاہ کا افتتاح ہے۔اور یہ بات یقیناً آپ کے کھلے دل و دماغ کی نشاندہی کرتی ہے اور ان کا اظہار کرتی ہے۔باوجودیکہ آپ احمدی نہیں ہیں پھر بھی آپ اس فنکشن میں آئے اور نہ صرف اس فنکشن میں آئے بلکہ آپ کے اس اظہار سے اور بھی زیادہ میرے شکرگزاری کے جذبات اُبھرتے ہیں کہ آپ کو انتظامیہ نے ساڑھے پانچ بجے کا وقت دیا تھا لیکن میرے سفر کی وجہ سے آپ کو انتظار کرنا پڑا۔ہم نے ایک لمبا سفر کیا اور پھر راستہ میں ایک دوسرے شہر میں جو کہ یہاں سے دواڑھائی سو کلومیٹر دور ہے، ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔وہاں تقریب ہوئی اور پھر وہاں سے چلے۔تو ظاہر ہے جب سفر لمبا ہو اور راستے میں بعض ٹریفک کی روکیں بھی حائل ہو جائیں اور فنکشن بھی ہوں تو دیر ہو جاتی ہے۔اس لئے میں پہلے تو آپ سب سے معذرت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے باوجود آپ نے ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کیا اور یہ بہت بڑی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اور میری یہ شکرگزاری اس لئے بھی ہے کہ میں اُس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والا ہوں جنہوں نے فرمایا کہ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ کبھی خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرسکتا۔گویا کہ یہ شکرگزاری بھی میری عبادت کا حصہ ہے۔مجھے مسجد جا کر نماز پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اگر میں آپ لوگوں کے نیک جذبات اور احساسات کا خیال نہ کروں اور آپ کا شکرگزار نہ بنوں۔تو سب سے پہلے تو میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ یہاں بیٹھے رہے معذرت خواہ بھی ہوں کہ آپ لوگوں کو لمبا انتظار کرنا پڑا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ہمارے نزدیک مسجد خدا تعالیٰ کا گھر ہے اور ہر عبادت کی جگہ خدا تعالیٰ کا گھر ہوتا ہے۔اسی لئے جب کفارِ مکّہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد مدینہ جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا اور اس وقت مسلمانوں کے پاس کوئی جنگی ساز وسامان نہ تھا۔اس وقت مسلمانوں کو حکم ہوا کہ بہت صبر کرلیا، تیرہ سال تک صبر کیا ہے، اب ان دشمنوں کے ہاتھ روکنے ہوں گے اور سختی سے جواب دینا ہوگا۔لیکن سختی کیا صرف مسلمانوں کو بچانے کیلئے؟ نہیں۔فرمایا: سختی اس لئے کرو کہ اگر آج ان پر سختی نہ کی گئی تو یہ مذہب کے مخالف لوگ جو خدا کے گھروں کو آباد نہیں دیکھنا چاہتے، جو یہ نہیں چاہتے کہ لوگ کسی مذہب کے ساتھ تعلق رکھیں اور اپنی عبادتگاہوں کو آباد کریں، یہ ان کو ختم کردیں گے۔اس لئے قرآنِ کریم میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ اگر ان کے ہاتھ نہ روکے تو نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی سینا گاگ (synagogue) باقی رہے گا، نہ کوئی اور عبادت خانہ باقی رہے گا، نہ مسجد باقی رہے گی۔گویا کہ مسلمانوں نے صرف مسجد کا دفاع نہیں کرنا بلکہ ہر عبادتخانہ کا دفاع کرنا ہے۔چرچ کے تقدس کو بھی قائم رکھنا ہے، سینا گاگ (synagogue) کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسرے temples اور عبادتگاہوں کو بھی قائم رکھنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: تو یہ وہ تعلیم ہے جو مسجد بنانے کے ساتھ ہمارے لئے ایک لائحہ عمل ہے۔پس اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم مساجد بناتے ہیں اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نہ صرف تمام مذاہب کے ماننے والوں کی عزت و احترام کرتے ہیں، ان کے بانیان کی عزت و احترام کرتے ہیں بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر ہماری عبادت مکمل ہی نہیں ہوسکتی۔اور پھر یہ بھی کہ نہ صرف احترام ہے بلکہ اگر ہمیں کسی بھی دوسرے مذہب کے لوگ اپنی عبادت کے گھروں کی حفاظت کے لئے بلائیں تو اس کے لئے بھی جماعت احمدیہ مسلمہ ہر وقت جانے کے لئے تیار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے کہ عبادت کرو۔اور قرآنِ کریم میں بے شمار جگہ یہ حکم دیا کہ تقویٰ اختیار کرو۔اور تقویٰ کیا ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ کو مانتے ہوئے جہاں تم اس کی عبادت کرو وہاں بندوں کے حقوق بھی ادا کرو۔تکبر اور نخوت کو دُور کرو۔عاجزی کو اختیار کرو اور عاجزی سے اپنے بھائیوں کی، اپنے ہم قوموں کی بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کی خدمت کرو۔پس یہ وہ چیز ہے جو ہمیں یعنی مساجد میں آنے والوں کو اپنانے کا حکم ہے۔تو اگر یہ ہوگا تو تبھی خدا تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوگی اور تبھی عبادت کے حق بھی ادا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

میرے سامنے اکثریت ان کی بیٹھی ہے جو احمدی نہیں ہیں۔بلکہ جو شکلیں میرے سامنے ہیں ان میں شاید احمدی 1/10 حصہ ہوں۔باہر ضرور ہوں گے جو میری باتیں سن رہے ہوں گے لیکن میرے سامنے اکثریت مقامی لوگوں کی ہے۔یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدیوں کے یہاں تعلقات اچھے ہیں۔اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسجد کے بننے کے بعد جس کا مقصد ہی ان تعلقات کو وسیع کرنا ہے اور انسانیت کی قدروں کو قائم کرنا ہے۔امید ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یہاں کے احمدی مزید کوشش کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: بانی جماعت احمدیہ جن کو ہم مسیحِ موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں نے فرمایا کہ میں دو مقصد لے کر آیا ہوں۔اگر میرے ماننے والے ان دو مقاصد کو پورا نہیں کرتے تو تم میری جماعت میں شامل نہیں ہو۔تمہیں احمدی مسلمان کہلانے کا کوئی فائدہ نہیں۔تم پھر اسی طرح شدت پسند ہو جس طرح دوسرے گروہ ہمیں نظر آتے ہیں۔اور وہ دو مقصد یہ ہیں۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک تو مَیں یہ مقصد لے کر آیا ہوں کہ انسان کو اس کے پیدا کرنے والے کے قریب کروں اور ان کی صحیح عبادت کرنے والا بناؤں۔اور دوسرا مقصد یہ کہ انسانوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔پس یہ دو بڑے مقاصد ہیں، جس کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی اور یہ وہ مقاصد ہیں جن کی انجام دہی کے لئے جماعت احمدیہ دنیا کے ہر شہر میں، ہر کونہ میں کوشش کر رہی ہے۔اور اسی لئے ہماری مساجد بھی قائم کی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ افریقہ اور دوسرے غریب ملکوں میں ہم خدمتِ انسانیت کی کوشش کر رہے ہیں۔صرف مذہبی جماعت ہونے کا حق ادا نہیں کر رہے۔صرف اپنی عبادتوں کی طرف توجہ نہیں دے رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول بھی چل رہے ہیں اور بغیر کسی امتیاز کے سکولوں میں غریب بچوں کو تعلیم دی جارہی ہے۔بلکہ بعض ممالک میں ہمارے بہت سے سکول ایسے ہیں جن میں احمدی تو کیا مسلمان بھی نہیں ہیں۔عیسائی اور لامذہب لوگ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔اور بغیر کسی امتیاز کے ہم انہیں تعلیم دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ان میں پرائمری سکول بھی ہیں، سیکنڈری سکول بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اس کے علاوہ ہمارے بہت سے ہسپتال اور ہیلتھ کیئر سنٹر (Healthcare Centre) بھی ہیں جو خدمتِ انسانیت کر رہے ہیں۔اسی طرح بغیر کسی امتیاز کے افریقہ کے دور دراز ممالک میں ہم پانی مہیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔یہاں رہنے والے لوگوں کو باوجود اس کے کہ آپ کے ہوٹلوں میں جاؤ تو واش رومز میں لکھا ہوتا ہے کہ پانی کم استعمال کرو، پانی قیمتی چیز ہے، لیکن اس کے باوجود پانی ضائع کیا جاتا ہے۔آپ کے گھروں میں آپ لوگوں کو احساس نہیں ہوتا، آپ tap کھولتے ہیں تو پانی حاضر ہو جاتا ہے۔لیکن افریقہ میں مَیں نے آٹھ سال گزارے ہیں اور مجھے پتہ ہے کہ وہاں کے لوگ پانی کے لئے کس طرح ترستے ہیں۔وہ بچے جو آپ کے بچے ہیں، جن کے لئے آپ سات آٹھ سال کی عمر میں اس فکر میں ہوتے ہیں کہ انہیں اچھی خوراک دیں، ان کی اچھی نشوونما کریں۔ان کو اچھی تعلیم دلوائیں۔وہ بچے سروں پر بالٹیاں رکھ کر دو دو تین تین کلومیٹر جاتے ہیں اور وہاں کے گندے pond سے اپنے گھروں کے لئے بارش کا پانی لے کر آتے ہیں۔تو ایسے حالات میں جماعت احمدیہ یہ بھی کوشش کر رہی ہے کہ لوگوں کو ان کے گھروں کے پاس پینے والا پانی مہیا کیا جائے۔اور پھر وہ پانی جو وہ بالٹیوں میں لے کر آتے ہیں وہ بھی ایسا ہے جس کو دیکھ کر آپ شاید اس میں ہاتھ ڈالنا بھی پسند نہ کریں کہ اتنا گندا پانی ہوتا ہے۔لیکن وہ مجبور ہیں، اور وہی پانی پیتے ہیں۔لیکن جماعت احمدیہ نے پانی

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مجھے سینکڑوں خط آتے ہیں جن میں اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں اور ہماری اولادوں میں تقویٰ پیدا کرے۔ یہ تبدیلی یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے اور اپنا عہد بیعت نبھانے کے احساس کی وجہ سے ہے۔ اس خواہش نے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کی خشیت اور خوف نے انہیں دنیا کی چیزوں سے بے پرواہ تو کیا ہے لیکن دنیا کی نعمتوں سے وہ محروم نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھی اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور ان کے حقیقی ماننے والوں اور تعلیم پر چلنے والوں کو بھی ان دنیاوی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ بعض دفعہ بعض عارضی تنگیاں ہوتی ہیں لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں اور حالات بہتر ہو جاتے ہیں۔

آج اس زمانے میں اس مضمون کا حقیقی ادراک ہم احمدیوں کو ہے جن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ہے اور آپؐ کے غلامِ صادق کا زمانہ اور اسوہ بھی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

کیا وہ زمانہ تھا کہ ایک مہمان آتا تھا تو آپ اپنا کھانا اسے دے دیتے تھے اور خود فاقہ کرتے تھے اور کہاں آج کہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہزاروں لوگ آپ کے دسترخوان سے کھانا کھا رہے ہیں اور یہ بھی انتہا نہیں ہے۔ ابھی تو ان لنگروں نے دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ۔ لاکھوں لوگوں نے، کروڑوں لوگوں نے آپ کے دسترخوان سے کھانا کھانا ہے۔ اسی طرح لاکھوں اور کروڑوں نے آپ کو ماننے کے بعد تقویٰ میں بھی بڑھنا ہے۔

ایک لنگر کے نظام کو ہی اگر کوئی غور کرنے والا دیکھ لے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی حالات کو، زمانے کو سامنے رکھے تو یہی آپ کی صداقت کا ایک نشان بن جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جب استعمال کریں تو اس کا شکر کریں۔ ایک تو اس کی تسبیح کریں تو ساتھ ہی دین کی حالت کے درد کو بھی محسوس کریں۔ اس کے لئے کوشش کریں کہ کس طرح ہم نے اشاعت دین اور تبلیغ دین میں حصہ ڈالنا ہے۔

جب انسان کھانا کھاتے ہوئے بِسْمِ اللّٰہ پڑھتا ہے۔ کھانا ختم کر کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھتا ہے۔ کپڑا پہنتے ہوئے دعا کرتا ہے، اللہ کو یاد رکھتا ہے تو یہ چیزیں جو انسان خود کر رہا ہوتا ہے اصل میں یہی تسبیح ہے جو ان چیزوں کی طرف سے ہو رہی ہوتی ہے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام پر حملہ کرنے والوں کے منہ بند کرنے کے لئے اور اسلام کی خوبصورتی ظاہر کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو علم کلام ہے اسی سے ہم ان لوگوں کا منہ بند کر سکتے ہیں جو آج بھی اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔
اس لئے اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید میں خود ہی نشانات بھی دکھاتا ہے اور دلائل بھی بتاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پھوپھی مکرمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ اہلیہ مکرم نواب عباس احمد خان صاحب مرحوم کی وفات۔ مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04 ستمبر 2015ء بمطابق 04 تبوک 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

ایک دنیا دار شخص کو جب یہ کہا جائے کہ اگر کسی میں حقیقی تقویٰ پیدا ہو جائے تو اسے دنیا جہان کی سب نعمتیں مل جاتی ہیں تو وہ یقیناً یہ کہے گا کہ یہ سب فضول باتیں ہیں اور مذہب کے نام پر اپنے ارد گرد لوگوں کو جمع کرنے کے لئے لوگ یہ باتیں کرتے ہیں۔ ہاں یہ بھی ٹھیک ہے کہ آجکل مذہب کے نام پر بعض لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں اور ان کے ذاتی مفاد ہوتے ہیں لیکن نہ تو ان میں خود تقویٰ ہوتا ہے اور نہ ہی ان کے پیچھے چلنے والوں میں تقویٰ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلے پر ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء اور ان کی جماعتیں، حقیقی تعلیم پر چلنے والے یہ لوگ تقویٰ کا ادراک رکھتے ہیں۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کے کاروباروں میں لگے ہونے کے باوجود تقویٰ کی تلاش کرتے ہیں اور تقویٰ پر چلتے ہیں۔

مجھے سینکڑوں خط آتے ہیں جن میں اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں اور ہماری اولادوں میں تقویٰ پیدا کرے۔ یہ تبدیلی یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے اور اپنا عہد بیعت نبھانے کے احساس کی وجہ سے ہے۔ اس خواہش نے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کی خشیت اور خوف نے انہیں دنیا کی چیزوں سے بے پرواہ تو کیا ہے لیکن دنیا کی نعمتوں سے وہ محروم نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھی اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور ان کے حقیقی ماننے والوں اور تعلیم پر چلنے والوں کو بھی ان دنیاوی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ بعض دفعہ بعض عارضی تنگیاں ہوتی ہیں لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں اور حالات بہتر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح متقی میں قناعت بھی ہوتی ہے اور قناعت کی وجہ سے وہ معمولی تنگیوں کو برداشت بھی کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہوتے ہیں، جو نعمت ملتی ہے اس پہ اظہار بھی کرتا ہے۔ پھر جو اللہ تعالیٰ اس کو دیتا ہے اس کے تھوڑے پر بھی متقی کو خدا تعالیٰ کے شکر کی عادت پیدا ہوتی ہے اور جب خدا تعالیٰ کے شکر کی عادت پیدا ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ مزید فضل فرماتا ہے اور انہی فضلوں کو دیکھتے ہوئے ایک حقیقی مومن پھر قربانیوں کے لئے تیار بھی رہتا ہے اور کرتا بھی ہے۔ آج اس زمانے میں اس مضمون کا حقیقی ادراک ہم احمدیوں کو ہے جن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ہے اور آپؐ کے غلامِ صادق کا زمانہ اور اسوہ بھی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے سب کچھ چھین لیا اور اسی طرح صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی چھین لیا مگر خدا تعالیٰ کے مقابلے میں انہوں نے کسی بات کی پرواہ نہ کی۔ آخر خدا تعالیٰ نے ان کو سب کچھ دیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑا اور

باوجود اس کے کہ اپنے خاندان میں (جائیداد کے) نصف حصے کے مالک تھے آپ کی بھاوج جنہیں خدا تعالیٰ نے بعد میں احمدی ہونے کی توفیق دی، سمجھتی تھیں کہ آپ مفت خورے ہیں۔ (اور بڑی تنگیاں ہوتی تھیں) مگر (پھر بھی) خدا تعالیٰ نے آپ کو سب کچھ دیا۔ اس حالت کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں اس طرح کھینچا ہے کہ

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکُلِیْ

وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ

کہ ایک زمانہ تھا جب میں دوسروں کے ٹکڑوں پر بسر اوقات کرتا تھا مگر اب خدا نے مجھے یہ توفیق دی ہے کہ ہزاروں لوگ میرے دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں۔'' (ماخوذ از خطبات محمود جلد 11 صفحہ 314-313)

آج ہم احمدیوں کا ایمان یقیناً اس بات سے بڑھتا ہے جب ہم آپ کے ابتدائی زمانے اور بعد کے زمانے کو دیکھتے ہیں۔ اس حالت کا مزید نقشہ کھینچتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعودؓ نے اس طرح بھی بیان فرمایا کہ:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب پیدا ہوئے تو آپ کے ماں باپ نے آپ کی پیدائش پر خوشی کی ہوگی مگر جب آپ کی عمر بڑی ہوگئی اور آپ کے اندر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوگئی تو آپ کے والد آپ کی اس حالت کو دیکھ کر آہیں بھرا کرتے تھے کہ ہمارا بیٹا کسی کام کے قابل نہیں۔

حضرت مصلح موعود نے ایک واقعہ سنایا۔ اس کا پہلے بھی میں ذکر کر چکا ہوں کہ ایک سکھ نے آپ کو بتایا تھا کہ ہم دو بھائی تھے۔ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے ہمارے والد صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ ان کے پاس آپ جاتے آتے رہتے ہیں انہیں سمجھائیں۔ تو یہ کہتے ہیں کہ جب مَیں مرزا غلام احمد صاحب کے پاس گیا اور ان کو کہا کہ آپ کے والد صاحب کو اس خیال سے بہت دکھ ہوتا ہے کہ ان کا چھوٹا لڑکا اپنے بڑے بھائی کی روٹیوں پر پلے گا، (کوئی کام نہیں کرتا)۔ اسے کہو کہ میری زندگی میں کوئی کام کر لے اور میں کوشش کر رہا ہوں کہ اچھی نوکری مل جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد صاحب نے کہا کہ مَیں اگر مر گیا تو پھر سارے ذرائع بند ہو جائیں گے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ اس سکھ نے بتایا کہ جب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے پاس گئے اور آپ کے والد صاحب کے خیال کا اظہار آپ کے سامنے کیا کہ آپ کی حالت دیکھ کے انہیں بہت دکھ ہوتا ہے اور یہ بھی کہ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے کہا کہ اگر میں مر گیا تو غلام احمد کا کیا بنے گا؟ تو یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ آپ اپنے والد کی بات کیوں نہیں مان لیتے؟ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد کپورتھلہ کی ریاست میں کوشش کر رہے تھے اور کپورتھلے کی ریاست نے آپ کو ریاست کا افسر تعلیم مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ افسر تعلیم مقرر کرنے کی ایک آفر بھی آ گئی تھی۔ وہ سکھ کہنے لگے کہ جب ہم نے یہ بات کہی کہ آپ اپنے والد صاحب کی بات کیوں نہیں مانتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے والد صاحب تو یونہی غم کرتے رہتے ہیں، انہیں میرے مستقبل کی کیوں فکر ہے۔ مَیں نے تو جس کی نوکری کرنی تھی کر لی ہے۔ کہتے ہیں ہم واپس آ گئے اور مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے آ کر یہ ساری بات کہہ دی۔ مرزا صاحب نے کہا کہ اگر اس نے یہ بات کہی ہے تو ٹھیک کہا ہے کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدا تھی اور پھر ابھی انتہا نہیں ہوئی لیکن عارضی انتہا نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی وفات کے وقت ہزاروں ہزار آدمی آپ پر قربان ہونے والا موجود تھا اور پھر اس شعر کا ذکر کیا جو پہلے بھی میں نے پڑھا ہے کہ

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکُلِیْ وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ

کہ ایک ایسا زمانہ تھا جب بچے ہوئے ٹکڑے مجھے ملا کرتے تھے اور آج میرا یہ حال ہے کہ میں سینکڑوں خاندانوں کو پال رہا ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ آپ کی ابتدا کتنی چھوٹی تھی مگر آپ کی انتہا ایسی ہوئی کہ علاوہ ان لوگوں کے جو خدمت کرتے تھے لنگر میں روزانہ دو اڑھائی سو آدمی کھانا کھاتے تھے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ اپنے والد کی جائیداد میں اپنے بھائی کے برابر کے شریک تھے لیکن زمینداروں میں یہ عام دستور ہے، اس زمانے میں یہ زیادہ تھا کہ جو کام کرے وہ تو جائیداد میں شریک سمجھا جاتا تھا اور جو کام نہیں کرتا وہ جائیداد میں شریک نہیں سمجھا جاتا تھا۔ لوگ عموماً کہہ دیتے ہیں کہ جو کام نہیں کرتا اس کا جائیداد میں کیا حصہ ہو سکتا ہے۔ شروع زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جب کوئی ملاقاتی آتا اور اپنی بھاوجہ کو کھانے کے لئے کہلا بھیجتے تو وہ آگے سے کہہ دیتیں کہ وہ یونہی کھاپی رہا ہے۔ کام کاج تو کوئی کرتا نہیں۔ اس پر آپ اپنا کھانا اس مہمان کو کھلا دیتے اور خود فاقہ کر لیتے یا تھوڑے سے چنے چبا کر گزارا کر لیتے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ خدا کی قدرت ہے وہی بھاوجہ جو اس وقت آپ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھی بعد میں میرے ہاتھ پر احمدیت میں داخل ہوئیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی کام شروع کیا جاتا ہے تو اس کی ابتدا بڑی نظر نہیں آیا کرتی لیکن اس کی انتہا پر دنیا حیران ہو جاتی ہے۔''

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 102-101)

آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان ہی نہیں بلکہ قادیان سے باہر بھی دنیا کے کئی ممالک میں آپ کا لنگر چل رہا ہے۔ اُس وقت تو شاید دو تین تنوروں پر روٹی پکتی ہو اور لنگر چل رہا تھا اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے لنگروں میں روٹی کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں۔ قادیان میں بھی، ربوہ میں اور یہاں لنگر میں بھی لاکھوں روٹیاں ایک وقت میں پکتی ہیں۔ اللہ کے فضل سے یہاں جلسہ پر جو انتظامات ہیں ان میں بڑا وسیع لنگر کا انتظام ہے۔ جیسا کہ مَیں پہلے پچھلے جمعہ ذکر کر چکا ہوں، اس دفعہ بہت سارے جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے۔ اخباری نمائندے آئے ہوئے تھے۔ وہ لنگر کے انتظام کو دیکھ کے، کھانا پکتے دیکھ کے، روٹی پلانٹ کو دیکھ کے بڑے متاثر ہوئے ہیں۔ مشین کی روٹی ساروں کو پسند آئی۔ ایک جرنلسٹ جو دیکھ رہے تھے انہوں نے وہاں کھڑے کھڑے کھانے کی خواہش کی۔ انہیں روٹی دی گئی تو ان کو بڑی پسند آئی اور کھا گئے۔ پھر انہوں نے کہا اور کھا سکتا ہوں؟ تو احمدی نے جو اُن کے ساتھ تھے کہا کہ بیشک کھائیں، جتنی مرضی کھائیں کیونکہ یہ مسیح کا لنگر ہے یہاں کوئی کمی نہیں ہے۔

پس کیا وہ زمانہ تھا کہ ایک مہمان آتا تھا تو آپ اپنا کھانا اسے دے دیتے تھے اور خود فاقہ کرتے تھے اور کہاں آج کہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہزاروں لوگ آپ کے دسترخوان سے کھانا کھا رہے ہیں اور یہ بھی انتہا نہیں ہے۔ ابھی تو ان لنگروں نے دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ۔ لاکھوں لوگوں نے، کروڑوں لوگوں نے آپ کے دسترخوان سے کھانا کھانا ہے۔ اسی طرح لاکھوں اور کروڑوں نے آپ کو ماننے کے بعد تقویٰ میں بھی بڑھنا ہے۔

آج ہمیں دنیا کمانے والے احمدیوں میں قربانی کے جو معیار نظر آتے ہیں یہ بھی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اس میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اضافہ ہوتا چلا جانا ہے۔ پس اگر کوئی غور کرنے والا ایک لنگر کے نظام کو ہی دیکھ لے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی حالات کو، زمانے کو سامنے رکھے تو یہی آپ کی صداقت کا ایک نشان بن جاتا ہے۔ بہت بڑا نشان ہے اور ہمارے ایمانوں میں تو یقیناً یہ اضافے کا باعث بنتا ہے۔ اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اگر اس سارے نظام کو چلانے کے لئے مالی قربانی کی روح افراد جماعت میں پیدا ہوئی ہے تو یہ بھی اسی تقویٰ کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جُڑ کر ہم میں پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی تقویٰ پیدا کرنے کی طرف مزید توجہ پیدا کرنے کی توفیق دے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں اور بعض واقعات پر روشنی ڈالتے ہیں، ان کو بیان کرتے ہیں اور جس طرح بیان کرتے ہیں اور بعض دفعہ آپ جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں وہ بھی آپ کا ایک خاصہ ہے۔ ایک عام آدمی کسی واقعے کی ظاہری حالت سے لطف تو اٹھا سکتا ہے اور لطف اٹھا کر گزر جاتا ہے لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ اس میں سے جس طرح بڑے باریک نکات نکالتے ہیں وہ بھی ہمارے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتا ہے اور معرفت میں ترقی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھانے کے انداز اور ڈھنگ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھانے کا ڈھنگ بالکل نرالا تھا۔ میں نے کسی اور کو اس طرح کھاتے نہیں دیکھا۔ آپ چھلکے سے پہلے ایک ٹکڑا علیحدہ کرتے (یعنی باریک روٹی، چپاتی جو ہوتی ہے)۔ پھر لقمہ بنانے سے پہلے آپ انگلیوں سے اس کے ریزے بناتے جاتے اور منہ سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے جاتے اور پھر ان میں سے ایک چھوٹا سا ریزہ لے کر سالن سے چُھو کر منہ میں ڈالتے۔ یہ آپ کی عادت ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ دیکھنے والے تعجب کرتے اور بعض لوگ تو خیال کرتے کہ شاید آپ روٹی میں سے حلال ذرّے تلاش کر رہے ہیں۔ لیکن دراصل اس کی وجہ یہی جذبہ ہوتا تھا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں اور خدا کا دین مصائب سے تڑپ رہا ہے۔ ہر لقمہ آپ کے گلے میں پھنستا تھا اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ کر آپ گویا اللہ تعالیٰ کے حضور معذرت کرتے تھے کہ تو نے یہ چیز (یعنی کھانا کھانا) ہمارے ساتھ لگا دی ہے (اور خوراک انسان کی ضرورت ہے)۔ ورنہ دین کی مصیبت کے وقت ہمارے لئے یہ ہرگز جائز نہ تھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں وہ غذا بھی (جو آپ کی تھی) ایک مجاہدہ معلوم ہوتا تھا۔ یہ ایک لڑائی ہوتی تھی ان لطیف اور نفیس جذبات کے درمیان جو اسلام اور دین کی تائید کے لئے اٹھ رہے ہوتے تھے اور ان مطالبات کے درمیان جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قانون قدرت کے پورا کرنے کے لئے قائم کئے گئے تھے۔''

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 270-269)

یعنی جو جذبات دین کی تائید کے لئے آپ کے دل میں تھے ان کے درمیان اور جو انسانی ضروریات ہیں، کھانا کھانا انسان کی ضرورت ہے، پینا انسان کی ضرورت ہے، ان کے درمیان ایک لڑائی چل رہی ہوتی تھی۔ آپ کا کھانا کھانا بھی ایک مجبوری تھی۔ اصل فکر آپ کو دین کی تائید کی تھی، اسلام کی ترقی کی تھی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جب استعمال کریں تو اس کا شکر کریں۔ ایک تو اس کی تسبیح کریں تو ساتھ ہی دین کی حالت کے درد کو بھی محسوس کریں۔ اس کے لئے کوشش کریں کہ کس طرح ہم نے اشاعت دین اور تبلیغ دین میں حصہ ڈالنا ہے۔ پھر کھانے کے اس انداز سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا تسبیح کے مضمون کی مزید وضاحت فرمائی اور قرآن کریم کے اس حصہ آیت سے کہ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (التغابن:2)۔ زمین و آسمان کی ہر چیز خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے یہ نکتہ نکالا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب کھانا کھایا کرتے تھے جیسا کہ پہلے بھی ذکر آیا ہے کہ بمشکل ایک پھلکا آپ کھاتے تھے اور جب اٹھتے تو روٹی کے ٹکڑوں کا بہت سا چورا آپ کے سامنے سے نکلتا۔ آپ کی عادت تھی جس طرح پہلے بتایا کہ روٹی کے ٹکڑے کرتے جاتے پھر کوئی ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈال لیتے اور باقی ٹکڑے دسترخوان پر رکھے رہتے۔ فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسا کیوں کرتے تھے مگر کئی دوست کہا کرتے تھے کہ حضرت صاحب یہ تلاش کرتے ہیں کہ ان روٹی کے ٹکڑوں میں سے کون سا تسبیح کرنے والا ہے اور کون سا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس قسم کی بات سُنی مجھے اس وقت یاد نہیں مگر یہ یاد ہے کہ لوگ یہی کہا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ کہ زمین و آسمان میں سے تسبیحوں کی آواز اٹھ رہی ہے۔ اب کیوں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ زمین و آسمان کی ہر چیز تسبیح کر رہی ہے جبکہ ہم اس تسبیح کی آواز کو سن ہی نہیں سکتے۔ اور جس چیز کو ہم سن نہیں سکتے اس کے بتانے کی ہمیں ضرورت کوئی نہیں تھی کہ کر رہی ہے۔ جس کو ہم سن نہیں سکتے تو ہمیں کیا پتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے بتانے کا مقصد کیا تھا۔ کیا قرآن کریم میں کہیں یہ لکھا ہے کہ جنت میں فلاں شخص مثلاً عبدالرشید نامی دس ہزار سال سے بیٹھا ہوا ہے۔ چونکہ ہمارے لئے اس کے ذکر سے کوئی فائدہ نہیں تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی باتیں نہیں بتائیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ کہ زمین و آسمان کی ہر چیز تسبیح کر رہی ہے تو اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ اے لوگو تم اس تسبیح کو سنو۔ جب ہم کہتے ہیں کہ چاند نکل آیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کرتا ہے کہ لوگ آئیں اور دیکھیں یا جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص گا رہا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ چلو اور اس کا راگ سنو۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ کہ زمین و آسمان کی ہر چیز تسبیح کر رہی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس تسبیح کو سنو۔ پس معلوم ہوا کہ یہ تسبیح ایسی ہے جسے ہم سن بھی سکتے ہیں۔ ایک سننا تو ادنیٰ درجے کا ہے اور ایک اعلیٰ درجے کا۔ مگر اعلیٰ درجے کا سننا انہی لوگوں کو میسر آ سکتا ہے جن کے ویسے ہی کان اور آنکھیں ہوں۔ اسی لئے مومن کو یہ کہا جاتا ہے کہ جب وہ کھانا شروع کرے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے۔ کھانا ختم کرے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے۔ کپڑا پہنے یا کوئی اور نظارہ دیکھے تو اسی کے مطابق تسبیح کرے۔ گویا مومن کا تسبیح کرنا کیا ہے؟ وہ ان چیزوں کی تسبیح کی تصدیق کرنا ہے۔ وہ کپڑے کی تسبیح اور کھانے کی تسبیح اور دوسری چیزوں کی تسبیح کی تصدیق کرتا ہے۔ جب انسان کھانا کھاتے ہوئے بِسْمِ اللّٰہ پڑھتا ہے۔ کھانا ختم کر کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھتا ہے۔ کپڑا پہنتے ہوئے دعا کرتا ہے اور اللہ کو یاد رکھتا ہے تو یہ چیزیں جو انسان خود کر رہا ہوتا ہے یہی اصل میں تسبیح ہے جو ان چیزوں کی طرف سے ہو رہی ہوتی ہے۔ ان کو دیکھ کے جب انسان شکرگزاری کرتا ہے تو یہی تسبیح ان چیزوں کی طرف سے بھی ہو رہی ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اَور کتنے ہیں جو اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ رات دن کھاتے اور پیتے ہیں۔ پہاڑوں پر سے گزرتے ہیں، دریاؤں کو دیکھتے ہیں، سبزہ زاروں کا مشاہدہ کرتے ہیں، درختوں اور کھیتوں کو لہلہاتے ہوئے دیکھتے ہیں، پرندوں کو چہچہاتے ہوئے سنتے ہیں، مگر ان کے دلوں پر کیا اثر ہوتا ہے۔ کیا ان کے دلوں میں بھی ان چیزوں کے مقابلے میں تسبیح پیدا ہوتی ہے۔ اگر نہیں پیدا ہوتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے ان چیزوں کی تسبیح کو نہیں سنا۔ مگر تم کہو گے کہ ہمارے کانوں میں تسبیح کی آواز نہیں آتی۔ میں اس کے لئے تمہیں بتاتا ہوں کہ کئی آوازیں کان سے نہیں بلکہ اندر سے آتی ہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 149-150)

پس ہر شکرگزاری جو ہے جب وہ انسان کسی چیز کی کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی قدرت کو دیکھتا ہے تو سبحان اللہ پڑھتا ہے تو انسان کی جو تسبیح ہے وہ اصل میں ان چیزوں کی جو تسبیح ہے اس کا اظہار انسان کے منہ سے ہو رہا ہوتا ہے۔ اس نکتے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ پس تسبیح کے اس انداز کو بھی ہمیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ تقویٰ تو یہی ہے کہ اس قسم کی تسبیح ہمارا معمول بن جائے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام پر حملہ کرنے والوں کے منہ بند کرنے کے لئے اور اسلام کی خوبصورتی ظاہر کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس تعلق میں بھی ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عیسائی آیا اور اس نے کہا کہ آپ تو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی زبان اُمّ الالسنۃ ہے حالانکہ میکس مولر (Max Muller) وغیرہ نے لکھا ہے کہ جو زبان اُمّ الالسنۃ ہوتی ہے وہ مختصر ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ لوگ اس کو پھیلا دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہم تو میکس مولر کے اس فارمولے کو نہیں مانتے کہ ام الالسنۃ مختصر ہوتی ہے مگر چلو بحث کو چھوٹا کرنے کے لئے ہم اس فارمولے کو مان لیتے ہیں۔ (بحث ختم کرنے کے لئے ہم اس فارمولے کو مان لیتے ہیں) اور عربی زبان کو دیکھتے ہیں کہ آیا وہ اس معیار پر پوری اترتی ہے یا نہیں۔ اس شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ انگریزی زبان عربی زبان کے مقابلے میں نہایت اعلیٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انگریزی نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے فرمایا اچھا آپ بتائیں کہ انگریزی میں ''میرے پانی'' کو کیا کہتے ہیں۔ اس نے کہا مائی واٹر (my water)۔ آپ نے فرمایا عربی میں تو صرف مَائِیْ کہنے سے ہی یہ مفہوم ادا ہو جاتا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ مائی واٹر (my water) زیادہ مختصر ہے یا مَائِیْ۔ اب اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگریزی نہیں جانتے تھے لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کی زبان پر ایسے الفاظ جاری کر دیئے کہ معترض آپ ہی پھنس گیا اور وہ سخت شرمندہ اور لاجواب ہو گیا اور کہنے لگا کہ پھر تو عربی زبان ہی مختصر ہوئی۔ یہی حال قرآن کریم کا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ آپ کو دشمنوں کے حملوں سے بچائے گا یعنی ہمیشہ ایسے لوگ پیدا کرتا رہے گا جو قرآن کریم کو پڑھنے والے ہوں گے۔ اس سے سچا عشق رکھتے ہوں گے اور اس کی تفسیر کرنے والے ہوں گے۔ وہ دشمنوں کو ان کے حملوں کا ایسا جواب دیں گے کہ ان کا منہ بند ہو جائے گا۔ دوسرے اس نے قرآن کریم کے اندر ایسا مادہ رکھ دیا ہے کہ معترض جو بھی اعتراض کریں اس کا جواب اس کے اندر موجود ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ سرسید احمد خاں نے بھی اپنے زمانے میں عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کر دیا جنہوں نے اتنے لمبے عرصے تک دشمن کا مقابلہ کیا کہ آپ کی وفات پر دشمنوں نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ آپ نے اسلام کا دفاع ایسے شاندار رنگ میں کیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی مسلمان عالم نے اس طرح اسلام کا دفاع نہیں کیا۔ یہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (المائدۃ:68) کا ہی کرشمہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ تھا کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہرحال بچانا ہے۔ جب دشمن نے تلوار سے حملہ کیا تو اس نے اس کی تلوار کو کند کر دیا۔ (دشمن کی تلواریں ٹوٹ گئیں۔) اور جب اس نے تاریخ سے حملہ کیا تو خدا تعالیٰ نے ایسے مسلمان کھڑے کر دیئے جنہوں نے تاریخی کتب کی چھان بین کر کے دشمن کے اعتراضات کو ردّ کر دیا اور خود مخالفین کے بزرگوں کی کتابیں کھول کر بتایا کہ وہ جو اعتراضات اسلام پر کر رہے ہیں وہ ان کے اپنے مذہب پر بھی پڑتے ہیں۔ اور جو حصہ قرآن کریم اور احادیث سے تعلق رکھتا تھا اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف کر دیا۔''

(ماخوذ از الفضل 22 نومبر 1956ء صفحہ 2-4 جلد 45/10 نمبر 274)

پس آج بھی جو لوگ اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام جو ہے اسی سے ہم ان کا منہ بند کر سکتے ہیں۔ اس لئے اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید میں خود ہی نشانات بھی دکھاتا ہے اور دلائل بھی بتاتا ہے۔ بعض لوگ جو علمی ذوق رکھتے ہیں ان کے سینے بھی مزید کھولتا ہے۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کم علمی کے باوجود عالم بننے کے شوق میں غیر ضروری باتیں کر جاتے ہیں اور جن سے بعض دفعہ مشکلات پیدا ہوتی ہیں بلکہ مخالفین کو استہزاء کا موقع ملتا ہے۔ ایسے ہی ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ لوگ نئے نئے مسائل مذہب میں داخل کر رہے ہیں اور انہیں یہ بھی محسوس نہیں ہوتا کہ یہ کتنی شرم کی بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک دوست تھے وہ بٹالہ کے رہنے والے تھے۔ بعد میں تو نہایت مخلص احمدی ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مسئلہ بیان کیا تھا (پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے) کہ عربی زبان جو ہے وہ اُمّ الالسنۃ ہے یعنی سب زبانیں اسی سے نکلی ہیں۔ تو یہ صاحب جو تھے انہوں نے اس مسئلے کو لے لیا اور اسی کام میں مشغول ہو گئے کہ ہم ہر لفظ کا عربی زبان سے نکلا ہوا ثابت کریں۔ (لیکن زیادہ علم نہیں تھا۔ عربی کی زیادہ شدھ بدھ نہیں تھی تو وہ اسی کوشش میں لگ گئے۔) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو لغت کے واقف تھے۔ صَرف و نحو کے واقف تھے۔ زبان کے واقف تھے۔ آپ جو مسئلہ نکالتے تھے علم کی بناء پر نکالتے تھے۔ جب آپ نے یہ کہا کہ سب کچھ قرآن کریم میں موجود ہے تو اس سے آپ کی یہ مراد تو نہیں تھی کہ قرآن کریم میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ بڑھئی کا کام کس طرح کیا جائے یا اس میں یہ بھی ذکر آتا ہے کہ کھیتی باڑی کے کیا اصول ہیں۔ سب کچھ سے مراد یہ تھا کہ تمام ضروریات دینیہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔ لیکن ان صاحب نے خیال کر لیا کہ سب کچھ قرآن کریم میں موجود ہے۔ چنانچہ جب بہت زیادہ شور مچانے لگ گئے۔ ہر جگہ ہر طبقے میں بیٹھ کے یہ باتیں کرنے لگ گئے کہ سب کچھ قرآن کریم میں موجود ہے تو کسی سرپھرے نے یہ کہہ دیا کہ آلو اور مرچوں کا قرآن کریم میں کہیں ذکر نہیں۔ اب انہوں نے بھی اپنی دلیل تو دینی تھی۔ کہنے لگے کہ اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَان۔ (اس کے معنی اصل میں تو موتی اور مونگے کے ہیں) اس کا مطلب آلو اور مرچیں ہی ہیں۔ پس (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) ایک طرف تو اتنا اندھیر ہے کہ بعض کے نزدیک خدا تعالیٰ کے قول کی طرح فقہاء کا قول بھی نہیں بدلتا۔ (بعض لوگ فقہاء کے قول کو بہت

ترجیح دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو ایک فیصلہ ہو گیا، کسی فقیہ نے فیصلہ کر دیا وہ آخری فیصلہ ہے اور اس کو بدلہ نہیں جا سکتا) اور دوسری طرف لوگ تغیر و تبدل کرتے رہتے ہیں اور اندھیر مچا دیتے ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 33 صفحہ 309-310)

اس سے مجھے یاد آ گیا، فیصل آباد میں ایک دفعہ جب چوہتّر (1974ء) کے فسادات ہو رہے تھے تو ایک مولوی صاحب تقریر کر رہے تھے اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد کی تشریح فرما رہے تھے کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ احمدی کافر ہیں۔ اس سے انہوں نے یہ استدلال کر لیا۔ بہر حال حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ جو ہیں دونوں طرف افراط و تفریط کرتے ہیں۔ کوئی اصول اور قاعدہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ اصل طریق وسطی ہے۔ انسان کو تغیر قبول کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے لیکن تغیر پیدا کرنا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور وہ جب چاہتا ہے تغیر پیدا کرتا ہے اور جب وہ تغیر پیدا کرنا چاہتا ہے تو پھر دنیا اسے تغیر سے روک نہیں سکتی۔

پھر بعض لوگوں کی غلط سوچیں جو ہیں ان کے بارے میں بھی حضرت مصلح موعود نے بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص قادیان آیا۔ اس نے کہا کہ اگر مرزا صاحب کو کہا جاتا ہے کہ آپ ابراہیم ہیں، نوح ہیں، موسیٰ ہیں، عیسیٰ ہیں، محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) تو (وہ کہنے لگا کہ) مجھے بھی خدا تعالیٰ ہر وقت کہتا ہے کہ تُو محمد ہے۔ لوگ اسے سمجھانے لگے تو اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ کی آواز مجھے آتی ہے۔ وہ خود مجھے کہتا ہے کہ تُو محمد ہے۔ تمہاری دلیلیں مجھ پر کیا اثر کر سکتی ہیں۔ (کوئی اثر نہیں ہوگا) جب لوگ سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے تو انہوں نے خیال کیا کہ بہتر ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درخواست کی کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ذکر کر کے وقت لے دیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا اچھا اس شخص کو بلا لو۔ چنانچہ وہ شخص حضور کی خدمت میں لایا گیا اور اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر وقت یہ کہتا ہے کہ تم محمد ہو۔ آپ نے فرمایا مجھے تو خدا تعالیٰ ہر وقت یہ نہیں کہتا کہ میں ابراہیم ہوں، میں موسیٰ ہوں، عیسیٰ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا لیکن جب وہ مجھے کہتا ہے کہ تم عیسیٰ ہو تو عیسیٰ والی صفات مجھے دیتا ہے اور جب وہ کہتا ہے کہ تم موسیٰ ہو تو موسیٰ والے نشانات مجھے دیتا ہے اور اگر آپ کو اللہ تعالیٰ ہر وقت محمد کہتا ہے تو کیا وہ آپ کو قرآن کریم کے معارف اور لطائف اور حقائق بھی دیتا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا دیتا تو کچھ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا دیکھو سچے اور جھوٹے میں یہی فرق ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص سچے طور پر کسی کو مہمان بناتا ہے تو وہ اسے کھانے کو دیتا ہے لیکن اگر کوئی کسی سے مذاق کرتا ہے تو وہ یونہی اسے بلا کر اس کے سامنے کھانے کے خالی برتن رکھ دیتا ہے اور کہتا ہے یہ پلاؤ ہے، یہ زردہ ہے۔ خدا تعالیٰ مذاق نہیں کرتا۔ شیطان مذاق کرتا ہے۔ اگر آپ کو محمد کہا جاتا ہے اور پھر قرآن کریم کے معارف اور لطائف اور حقائق نہیں دیئے جاتے تو ایسا کہنے والا شیطان ہے، خدا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ اگر کچھ کہتا ہے تو اس کے مطابق چیز بھی انسان کے آگے رکھ دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر آپ کے سامنے کوئی چیز نہیں رکھی جاتی تو آپ یقین کر لیں کہ آپ کو محمد کہنے والا خدا نہیں، شیطان ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تغیر خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 33 صفحہ 310-311)

پس وہ لوگ جو بعض دفعہ بعض خوابوں کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بڑے بڑے دعوے کرنے لگ جاتے ہیں وہ اصل میں شیطان کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو جب کسی کو کچھ دیتا ہے تو اس کی چمک بھی دکھاتا ہے۔ اپنی تائیدات کا اظہار بھی کرتا ہے۔ نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اس کے ساتھ کام کر رہی ہوتی ہے۔ یہی ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دیکھا اور یہی آپ کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود جو تھی اسے خلیفۃ المسیح الثانی کے حق میں پورے ہوتے دیکھا اور یہی خلافت احمدیہ کے قیام کی جو خوشخبری آپ نے دی تھی اس میں اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت سے اس کو ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے ایمان و ایقان میں ترقی عطا فرمائے اور وہ ان باتوں کو سمجھنے والا ہو۔

نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ کا ہے۔ 31/اگست اور یکم ستمبر 2015ء کی درمیان رات کو 87 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مکرمہ امۃ الباری بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی، حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی بیٹی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی نواسی تھیں۔ اور سیدۃ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور نواب عبداللہ خان صاحب کی بہو تھیں۔ ان کے میاں مکرم عباس احمد خان صاحب مرحوم تھے۔ اور وہ میری پھوپھی بھی تھیں۔ 17/اکتوبر 1928ء کو قادیان میں ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ 29/دسمبر 1944ء کو جب میاں عباس احمد خان صاحب کے ساتھ ان کا نکاح ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جمعہ کے دن جمعہ کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے چند نکاحوں کا اعلان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ چند نکاحوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں اور میں یہ بات کئی دفعہ ظاہر کر چکا ہوں کہ کچھ عرصے تک میں ایسے لوگوں کے نکاح پڑھا سکوں گا جو یا تو میرے عزیز ہوں یا ان سے میرے تعلقات عزیزوں کی طرح ہوں مثلاً دین کے لئے وہ زندگی وقف کر چکے ہوں۔ اس کے علاوہ کسی دوسرے کا نکاح اس صورت میں پڑھا سکوں گا جبکہ ایسے موقع پر وہ درخواستیں پیش کی جائیں گی جب ایسے عزیزوں کا نکاح ہو۔ بہر حال آپ نے فرمایا کہ آج میں عزیزم عباس احمد خان کے نکاح کا اعلان کرنا چاہتا ہوں جو میری چھوٹی بہن اور میاں عبداللہ خان صاحب کے لڑکے ہیں اور لڑکی عزیزم میاں شریف احمد صاحب کی ہے۔ گویا لڑکا میرا بھانجا ہے اور لڑکی میری بھتیجی ہے۔ پھر آپ نے مختلف نصائح فرمائیں اور وقف زندگی کا ذکر کیا اور اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا نام لیا کہ اس وقت خاندان کے لڑکوں میں سے جو سب سے زیادہ اس وقف کے لئے پیش کر چکے ہیں ان کا نام لیا کہ آپ ہیں اور اَوروں کو بھی توجہ دلائی۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ساٹھ ستّر سال پہلے یہ الہام شائع فرمایا تھا کہ تَرٰی نَسْلاً بَعِیْدًا۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نشان کو ایسے رنگ میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں کہ روز بروز نشان کی اہمیت اور عظمت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ بعض نشان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ جس وقت وہ شائع کئے جاتے ہیں تو بڑے ہوتے ہیں اور ان کی عظمت زیادہ ہوتی ہے مگر جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے اس نشان کی عظمت میں آہستہ آہستہ کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔ لیکن بعض نشان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ابتدا میں چھوٹے ہوتے ہیں مگر زمانے کے ساتھ ساتھ وہ بڑے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جوں جوں زمانہ گزرتا ہے انکی عظمت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا کہ تَرٰی نَسْلاً بَعِیْدًا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صرف دو بیٹے تھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے ہاں کچھ اور بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئیں اور پھر خدا تعالیٰ نے ان کو وسیع کیا اور اب ان بیٹوں اور بیٹیوں کی نسلیں الہام الٰہی کے ماتحت شادیاں کر رہی ہیں اور تَرٰی نَسْلاً بَعِیْدًا کے نئے نئے ثبوت مہیا کر رہی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ دنیا میں نسلیں تو پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ یہ کونسا نشان ہے نسلیں تو دنیا میں اکثر آدمیوں کی چلتی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کتنے آدمیوں کی نسلیں ہیں جو ان کی طرف منسوب بھی ہوتی ہوں اور منسوب ہونے میں فخر محسوس کرتی ہوں۔ اکثر آدمیوں کی نسلیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر ان سے پوچھا جائے کہ تمہارے پردادا کا کیا نام تھا تو ان کو پتا نہیں ہوتا مگر تَرٰی نَسْلاً بَعِیْدًا کا الہام بتا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل آپ کی طرف منسوب ہوتی چلی جائے گی اور لوگ انگلیاں اٹھا اٹھا کر کہیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل آپ کی پیشگوئیوں کے ماتحت آپ کی صداقت کا نشان ہے۔ پس تَرٰی نَسْلاً بَعِیْدًا میں صرف یہی پیشگوئی نہیں کہ آپ کی نسل کثرت سے ہوگی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت شان کا بھی اس جگہ اس رنگ میں اس پیشگوئی میں ذکر ہے کہ آپ کا مرتبہ اتنا بلند اور آپ کی شان اتنی ارفع ہے۔ آپ کی نسل ایک منٹ کے لئے بھی آپ کی طرف منسوب نہ ہونا برداشت نہیں کرے گی اور آپ کی طرف منسوب ہونے میں ہی ان کی شان اور ان کی عظمت بڑھے گی۔ پس اس پیشگوئی میں خالی اس بات کا ذکر نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کثرت سے ہوگی بلکہ یہ بھی ذکر ہے کہ روز بروز بڑھے گی اور وہ خواہ کتنے ہی اعلیٰ مقام اور اعلیٰ مرتبے تک جا پہنچے اور خواہ ان کو بادشاہت بھی حاصل ہو جائے پھر بھی وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرنے میں ہی فخر محسوس کرے گی۔ پس تَرٰی نَسْلاً بَعِیْدًا کے یہی معنی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری نسل تجھے کبھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہیں کرے گی اور تیری نسل کبھی اپنے دادا کو بھلانے کی کوشش نہیں کرے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ غموں کا ایک دن اور چار شادی۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ بیشک آپ کی نسل میں سے بعض لوگ مریں گے بھی جیسا کہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے مگر آپ کی نسل کم نہیں ہوگی بلکہ بڑھتی چلی جائے گی۔ اگر ایک مرے گا تو چار پیدا ہوں گے اور جہاں ایک مرے گا

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)

اور چار پیدا ہوں گے لازمی بات ہے کہ وہ نسل بڑھتی چلی جائے گی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت اور آپ کے درجے کی بلندی کا ہمیشہ نشان رہے گی اور ہمیشہ اپنے آپ کو آپ کی طرف منسوب کرنے میں فخر محسوس کرے گی اور جب وہ آپ کی طرف منسوب کرنے میں فخر محسوس کرے گی تو دوسرے لفظوں میں اس کے معنی ہیں کہ وہ اولاد اپنے دادا کی بڑائی اور عظمت کا اقرار کرتی ہے اور دنیا اس اقرار کی عظمت کو تسلیم کرتی ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 605 تا 608)

یہ تفصیلی ذکر مَیں نے اس لئے کر دیا کہ یہ بات خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد پر بھی بہت بڑی ذمہ داری ڈالتی ہے کہ اپنی اس ذمہ داری کو بھی سمجھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد بھی ہمیشہ ہر وقت سامنے رکھیں کہ 'ہماری طرف منسوب ہو کر پھر ہمیں بدنام نہ کرو'۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 188)

پس صرف نسل ہونا ہی بڑائی نہیں بلکہ آپ کی تعلیم پر عمل کرنا اور آپ کے ساتھ منسوب ہو کر آپ کی عزت و احترام اور جو مقام ہے اس کو قائم کرنا بھی سب کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو اس کی بھی توفیق عطا فرمائے، ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جب تقسیم ہند ہوئی ہے، پاکستان بنا ہے اس وقت آپ کو اسی بس میں سفر کرنے کا اعزاز ملا جس میں حضرت امّاں جان اور خاندان کی بعض دوسری خواتین سفر کر رہی تھیں اور پھر لاہور پہنچ کر ابتدائی دنوں میں رتن باغ میں ان کا قیام رہا جہاں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیام تھا۔ اس کے بعد بھی آپ ہمیشہ لاہور ہی رہیں۔ آپ کی بہت بڑی خصوصیت غریب پروری اور مہمان نوازی تھی اور بڑی بے تکلف طبیعت کی مالک تھیں۔ ان کا گھر جو تھا اکثر مہمانوں سے ہر وقت بھرا رہتا تھا۔ کسی بھی قسم کا کوئی مہمان آ جائے چاہے وہ عزیز رشتے دار ہو، کوئی دوست ہو، غیر ہو، غریب ہو، بہترین طریقے سے اس کی مہمان نوازی کیا کرتی تھیں اور یہ ان میں بہت بڑا وصف تھا اور بڑی عزت و احترام سے پیش آیا کرتی تھیں۔ پھر اسی طرح آپ کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔ خاندان کے علاوہ بھی لوگوں سے، جماعت کے ہر فرد سے بڑے وسیع تعلقات تھے۔ جن جن سے ان کا واسطہ پڑا وہ ان کا گرویدہ ہو گیا۔ پھر اسی طرح مالیر کوٹلہ کے جو غیر احمدی رشتے دار تھے ان سے بھی آپ نے ہمیشہ تعلق رکھا اور نبھایا۔ بعض تو عارضی مہمان آتے ہیں۔ پھر مستقل مہمان بھی، خاندان کے افراد بھی، نوجوان لڑکے لڑکیاں جب لاہور میں کالج میں، یونیورسٹیوں میں پڑھتے تھے اور اسی طرح بہت سارے دوسرے بھی میں نے دیکھا ہے آپ کے گھر رہتے تھے اور آپ کی مہمان نوازی باقاعدہ ان کے لئے بھی بڑے کھلے دل کے ساتھ چلتی تھی۔ اور یہ نہیں کہ کوئی (خاص) وقت ہے جب بھی پہنچ جاؤ فوری طور پر مہمان نوازی کے لئے تیار ہوتی تھیں۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود کی زندگی کے بہت سارے تاریخی واقعات بھی آپ کے علم میں تھے جو آپ اپنے عزیزوں کو سناتی تھیں اور یہ محفوظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کشائش عطا فرمائی تو اس کو آپ نے ہمیشہ غریبوں کی خدمت میں، غریبوں کے لئے استعمال کیا۔ بہت سارے بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کئے۔ شادیوں پہ بڑے کھلے دل سے دیا کرتی تھیں۔ اسی طرح اپنے میاں عباس احمد خان صاحب کی وفات کے بعد نظارت تعلیم کی وساطت سے ان کے نام پر ایک مستقل وظیفے کا اجراء آپ نے کیا۔ آپ گر گئی تھیں جس کی وجہ سے ٹانگ میں فریکچر تھا اور اس کی وجہ سے دو تین آپریشن بھی ہوئے۔ کچھ عرصے سے بڑی تکلیف میں تھیں۔ لیکن بڑے صبر اور حوصلے سے برداشت کرتی رہیں۔ اور آخر 31/اگست کو اور یکم ستمبر کی درمیانی رات دل کا دورہ پڑا اور اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

چندوں میں بہترین معیاری چندے دینے والی تھیں۔ اپنا حصہ جائداد، حصہ آمد، حصہ وصیت وغیرہ سارا کچھ اپنی زندگی میں ادا کیا۔ 1958ء سے لے کر 94ء تک ضلع لاہور میں لجنہ کی مختلف حیثیتوں میں آپ کارکن رہیں، سیکرٹری رہیں، خدمت کرتی رہیں۔ ایک زمانے میں لجنہ لاہور کی جنرل سیکرٹری بھی رہی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے غریبوں سے بڑی ہمدردی کرنے والی، ان کا خیال رکھنے والی تھیں۔ اور جس طرح مَیں نے ان کو ہر ایک کے خوشی، غم میں اپنا سمجھ کر شریک ہوتے ہوئے دیکھا ہے چاہے وہ غیر ہو، اپنا ہو، کسی اَور کو نہیں دیکھا۔ پھر اگر کسی نے کوئی ایسی بات کی جو ان کو پسند آئی یا ان کی کسی طرح کسی رنگ میں بھی خدمت کی ہے تو اس کو اجر دیتی تھیں۔ منیر حافظ آبادی صاحب قادیان کے ہیں، لکھتے ہیں کہ یہ 1989ء کے جوبلی جلسے میں قادیان آئی تھیں تو منیر حافظ آبادی صاحب کو کچھ خدمت کا موقع ملا تو انہیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پگڑی کے کپڑے کا تبرک دیا۔ اسی طرح اس دفعہ لوگوں نے، افراد جماعت نے دیکھا ہو گا کہ عالمی بیعت کے وقت مَیں نے ایک مختلف رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ یہ سبز نہیں تھا ذرا دوسرے رنگ کا تھا۔ یہ کوٹ بھی مجھے انہوں نے بھجوایا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوٹ تھا جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے پاس تھا۔ پھر ان کے حصے میں آیا تو انہوں نے مجھے بھیج دیا کہ یہ میں تمہیں دیتی ہوں۔ پھر یہ ہے کہ خلافت سے تعلق انتہا کا تھا اور بڑا عزت اور احترام کا تعلق تھا۔ ہمیشہ مجھے فون کرتی تھیں۔ اس بات کی بڑی خواہش ظاہر کیا کرتی تھیں کہ بات ہو جائے۔ پھر ہمیشہ ان کو یہ فکر تھی کہ میری اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ نیکیوں کی توفیق دے اور آپس میں ایک ہو کے رہیں۔ اللہ کرے کہ ان کی اولاد ہمیشہ ان کی نیکیوں کو بھی جاری رکھنے والی ہو اور آپس میں بھی مل جل کر رہنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ نماز کے بعد میں ان کا جنازہ غائب ادا کروں گا۔

......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2015ء
از صفحہ نمبر 2......................

پیش آنے والے بعض ایمان افروز واقعات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمائے۔

سٹال انصاراللہ یوکے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجلس انصاراللہ یوکے نے سٹالز کے ذریعہ سے 49 ہزار سے اوپر کی تعداد میں Life of Muhammad[sa] اور 35 ہزار Pathway to Peace تقسیم کی ہے۔ اور لوگ کھڑے ہو کر مانگتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتاب Life of Muhammad[sa] کی تقسیم پر غیروں کے تأثرات پر مشتمل واقعات بھی بیان فرمائے۔

مختلف مرکزی ڈیسکس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

عربک ڈیسک کے تحت گزشتہ سال تک جو عربی کتب اور فولڈرز تیار ہوئیں ان کی تعداد 110 ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کئی کتب ترجمہ ہو رہی ہیں۔ حضور انور نے عربوں کے بعض واقعات بھی بیان فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رشیا اور دیگر ریاستوں میں مبلغین اور معلمین اپنے اپنے ممالک میں رہتے ہوئے انٹرنیٹ کی سہولت کی وجہ سے بڑی محنت سے رشین ڈیسک کے ساتھ مل کر کام کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ خطبات جمعہ اور دوسرے لٹریچر کے ترجمے ہو رہے ہیں اور بھی بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ کافی وسعت آ چکی ہے۔

فرنچ ڈیسک میں بھی کافی کام ہو رہا ہے۔ خطبات کا ترجمہ، کتب کا ترجمہ، YouTube کے ذریعہ سے ان کا ایک آفیشل چینل بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا ترجمہ ہو رہا ہے۔

بنگلہ ڈیسک بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا کام کر رہا ہے اور ایم ٹی اے پر Live پروگرام بھی ان کے چل رہے ہیں۔

ٹرکش ڈیسک کے تحت بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار پانچ کتب تیار ہو چکی ہیں جلد شائع ہو جائیں گی۔

چینی ڈیسک بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔ کتابیں اور لٹریچر شائع کر رہا ہے۔

پریس اینڈ میڈیا آفس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پریس اینڈ میڈیا آفس بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہت زیادہ وسیع ہو گیا ہے۔ ان کے ذریعہ سے اچھی کوریج دنیا میں جماعت کو مل رہی ہے۔ پریس اینڈ میڈیا کے ممبران نے دوران سال 250 انٹرویو دیئے۔

احمدیہ ویب سائٹ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

احمدیہ ویب سائٹ پر نسیم رحمت اللہ صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب آڈیو صورت میں بھی اس ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ اَور بہت ساری کتب ہیں۔ یہاں آپ وزٹ کریں گے تو آپ کو پتہ لگ جائے گا۔

ریویو آف ریلیجنز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ریویو آف ریلیجنز کا بھی کام بڑا وسیع ہو چکا ہے۔ یوکے، کینیڈا اور انڈیا میں پرنٹ ہوتا ہے۔ 13 ہزار 500 سے زائد کاپیاں پرنٹ ہوتی ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں بھیجی جاتی ہیں۔ طلباء کے لئے اس سال اس کی قیمت 15 پاؤنڈ سے کم کر کے 10 پاؤنڈ کر دی گئی ہے۔ ان کو مَیں نے اگلے سال کے لئے 20 ہزار کا ٹارگٹ دیا تھا۔ اب دیکھیں کہ یہ پورا کرتے ہیں کہ نہیں۔ بعض ان کے خصوصی نمبر شائع ہوتے رہے ہیں اور بڑے اچھے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ لوگوں کو پڑھنا چاہئے۔ اب تو غیر بھی اس کے معیار کی تعریف کرنے لگ گئے ہیں۔ کئی بار انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے رسالہ دیکھا اور بڑے اعلیٰ معیار کے مضمون ہوتے ہیں۔ اس کو پڑھنا چاہئے۔ امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کو کوشش کر کے اس کی تعداد بڑھانی چاہئے۔

دیگر رسائل کی اشاعت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس سال مختلف ممالک میں مقامی طور پر جو رسالوں کی اشاعت ہوئی، 105 ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق 28 زبانوں میں 140 تعلیمی و تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل رسائل و جرائد مقامی طور پر شائع کئے جا رہے ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی کام ہو رہا ہے، بڑی وسعت اس میں پیدا ہو چکی ہے۔ سب ٹائیٹلنگ (Subtitling) کی سہولت کے ساتھ اب خطبات بھی آتے ہیں۔ ان کے سٹوڈیوز وغیرہ میں وسعت کی گئی ہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر افریقن ممالک کے لئے خصوصی نشریات بھی ہیں۔ سیٹلائٹ اور انٹرنیٹ کے ذریعے ایم ٹی اے کے تمام پروگرام دنیا کے ہر کونے تک پہنچ رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حدیقۃ المہدی سے امسال چار افریقن ممالک گھانا، نائیجیریا، سیرالیون اور یوگنڈا کے سات لوکل چینل خصوصی

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لنڈن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

نشریات کا اہتمام بھی کر رہے ہیں۔

ایم ٹی اے افریقہ پروجیکٹ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایم ٹی اے افریقہ پروجیکٹ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب کام کر رہا ہے۔ گھانا میں نیشنل ٹی وی اور Cine Plus چینل پر ایک ہفتہ وار slot حاصل کیا گیا ہے جس پر جماعتی پروگرام دکھائے جا رہے ہیں۔ تبلیغ کا کام بھی ان سے ہو رہا ہے۔ گھانا میں ایک وسیع سٹوڈیو کمپلیکس بھی تعمیر کے مراحل میں ہے۔ وہاں سے ایم ٹی اے کا افریقہ ریجن کے لئے علیحدہ سٹوڈیو کام کرے گا اور افریقن ریجن کو احمدیت کا پیغام پہنچائے گا، اسلام کا پیغام پہنچائے گا۔

افریقن میڈیا گروپ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ملک مالی میں ایک Media Group Africable ہے جس نے 2004ء میں Africable T.V Sattelite شروع کیا تھا جو افریقہ کے 13 ممالک میں سب سے مقبول پرائیویٹ چینل ہے۔ اس کے مالک نے اب TNT سیٹ افریقہ کے نام سے 50 فری چینل پر مشتمل ایک سروس شروع کی ہے جو پورے ویسٹ افریقہ کو Cover کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت مالی کو یہ توفیق ملی ہے کہ ان فری چینلز میں ایم ٹی اے کو شامل کروایا گیا ہے اور اس سروس پر ایم ٹی اے چینل نمبر 36 ہے۔ اس کمپنی کا ٹارگٹ ہے کہ 35 لاکھ گھروں تک یہ سہولت پہنچائی جائے۔ اس طرح ٹارگٹ مکمل ہونے پر ایم ٹی اے کی نشریات انشاء اللہ 300 ملین افراد تک پہنچیں گی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایم ٹی اے کے ذریعہ بیعتوں کے واقعات سنائے۔

دیگر ٹی وی چینلز کی کوریج

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایم ٹی اے کی 24 گھنٹے کی نشریات کے علاوہ مختلف ممالک کے ٹی وی چینلز پر بھی جماعت کا پُرامن پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس سال 1882 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ سے 954 گھنٹے وقت ملا۔

ریڈیو کوریج

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح مختلف ممالک کے ریڈیو سٹیشنز پر 9 ہزار 70 گھنٹوں پر مشتمل 10 ہزار 544 پروگرامز نشر ہوئے۔ ٹی وی اور ریڈیو کے ان پروگراموں کے ذریعہ سے محتاط اندازے کے مطابق 20 کروڑ سے زائد افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ ان میں مختلف ملکوں کے جماعتی ریڈیو سٹیشنز کے علاوہ دوسرے ریڈیو سٹیشنز بھی شامل ہیں۔ گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، یوگنڈا، آئیوری کوسٹ، نائیجر، گنی کناکری، ٹوگو، لائبیریا، کونگو، مڈغاسکر، کونگو کنشاسا، سرینام، گیانا، فجی، طوالو، ہندوستان، کینیڈا، ہالینڈ، جرمنی، مالٹا، آئرلینڈ، یوکے، سینیگال، بیلیز، ڈنمارک، یو ایس اے، ناروے اور کریباتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے وسیع پیمانے پر جماعت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

جامعہ احمدیہ گھانا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جامعہ احمدیہ گھانا میں طلباء اور اساتذہ کا ایک پینل بنایا گیا ہے جو ایک پروگرام کرتا ہے اور لوگوں کو فون پر سوالوں کے جواب بھی دیتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے بڑے وسیع علاقے میں احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے اور لوگ اس پروگرام کی تعریف کرتے ہیں۔

عالمی پرنٹ میڈیا میں کوریج

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اخبارات میں جماعتی خبریں اور مضامین شائع ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر 3 ہزار 730 اخبارات میں 6 ہزار 8 مضامین آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع ہوئیں۔ اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً 67 کروڑ 38 لاکھ 86 ہزار سے اوپر بنتی ہے۔

تحریک وقف نو

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: واقفین نو کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 2 ہزار 683 واقفین کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے کے بعد واقفین کی کُل تعداد 56 ہزار 818 ہو گئی ہے۔ اس میں 105 ممالک کے واقفین نو شامل ہیں۔ لڑکوں کی تعداد 34 ہزار 880 اور لڑکیوں کی تعداد 21 ہزار 938۔ تعداد کے لحاظ سے پاکستان پہلے نمبر پر ہے۔ اور بیرون پاکستان کے واقفین نو کی مجموعی تعداد 26 ہزار ہے۔

مخزن تصاویر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مخزن تصاویر کا شعبہ بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔ اس کے کاموں میں بڑی وسعت پیدا ہو چکی ہے۔

نصرت جہاں سکیم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے 12 ممالک میں 42 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں جن میں 39 مرکزی ڈاکٹرز اور 10 مقامی ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ 13 ممالک میں ہمارے 684 ہائر سیکنڈری سکول، جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔ جن میں 19 مرکزی اساتذہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

ایبولا کی بیماری جو افریقہ میں پھیلی تھی اس کی وجہ سے سیرالیون اور لائبیریا میں جماعت کو بڑا کام کرنے کی توفیق ملی۔ اور اس کا بڑا اچھا نیک اثر ہوا۔

IAAAE

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹیکٹ اینڈ انجینئرز بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہی ہے۔ ماڈل ولیج پروجیکٹ اور پانی کے نلکے لگانے کا ان کا کام بڑا اچھا چل رہا ہے۔ سولر سسٹم بھی یہ لگا رہے ہیں۔ اور اس کا ان علاقوں پر بڑا اچھا اثر ہو رہا ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ

ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ سے بھی بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ فری میڈیکل کیمپس بھی دنیا میں لگائے جا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے احمدیت کا پیغام پہنچتا ہے۔

عطیہ خون

امریکہ میں اس سال 130 بلڈ ڈرائیوز منعقد کی گئیں جن میں سے 3 ہزار خون کے عطیات دیئے گئے۔ اس کا وہاں کے لوگوں پر بڑا اچھا اثر ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں دنیا کے کئی ممالک بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

عطیہ چشم

آنکھوں کے فری آپریشن کے سلسلہ میں گوئٹے مالا، سیرالیون، مالی، بورکینا فاسو، لائبیریا، بینن اور ٹوگو میں اچھا کام ہو رہا ہے۔ انہوں نے موتیا کے کافی فری آپریشن کئے ہیں۔ چیریٹی واک کے ذریعہ سے کافی اچھی کولیکشن ہو جاتی ہے جو charities میں تقسیم کی جاتی ہے۔

قیدیوں کی خبر گیری

قیدیوں سے رابطہ اور خبر گیری کے حوالے سے بھی بعض ملکوں میں بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ عیدالاضحیٰ اور دوسرے موقعوں پر یہاں چیزیں تقسیم کی گئیں۔

نومبائعین سے رابطہ بحال کرنے کی مہم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نومبائعین سے رابطے کی بحالی کے سلسلہ میں نائیجیریا نے اس سال 25 ہزار سے زائد نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ بینن میں 22 ہزار سے زائد نومبائعین سے دوبارہ رابطہ قائم کیا جو بڑے سالوں سے کٹا ہوا تھا۔ بورکینا فاسو نے 19 ہزار 800 سے زائد، آئیوری کوسٹ نے 13 ہزار 700 سے زائد، سیرالیون نے 5 ہزار 300 سے زائد، اسی طرح کینیا 4 ہزار سے اوپر۔ ٹوگو، گھانا، ہندوستان، گنی بساؤ، مالی، تنزانیہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے رابطے میں کافی وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ اور پرانے جو گم ہوئے تھے دوبارہ احمدیت میں آ رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئی واقعات بھی بیان فرمائے۔

نئی بیعتیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 5 لاکھ 67 ہزار 330 افراد نے احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کیا۔ اس سال 113 ممالک سے تقریباً 391 اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔ مالی میں ایک لاکھ 37 ہزار سے زائد، نائیجیریا کی بیعتیں 98 ہزار سے اوپر، سیرالیون میں 46 ہزار سے اوپر، گھانا کی 10 ہزار سے اوپر، بورکینا فاسو 42 ہزار سے اوپر، گنی کناکری کو 50 ہزار سے اوپر کی توفیق ملی۔ آئیوری کوسٹ میں 12 ہزار سے اوپر۔ اسی طرح سینیگال کی 17 ہزار سے اوپر، بینن 48 ہزار سے اوپر، کیمرون 26 ہزار سے اوپر، یوگنڈا، کینیا کی بھی ہزاروں میں تعداد ہے۔ حضور انور نے بیعتوں کے تعلق میں بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خطبات سن کر بعض لوگوں میں بڑی نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے بھی واقعات بیان فرمائے۔

حضور انور نے خطاب کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔

(خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے ساتھ یہ اجلاس شام 6 بجکر 30 منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔

.............................(باقی آئندہ)

عیدالاضحیہ کی حقیقت

12/اپریل 1900ء۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"آج عیدالاضحیٰ کا دن ہے اور یہ عید ایک ایسے مہینے میں آتی ہے جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ یعنی پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ یہ ایک سِرّ کی بات ہے کہ ایسے مہینہ میں عید کی گئی ہے جس پر اسلامی مہینہ کا یا زمانہ کا خاتمہ ہے اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آنے والے مسیحؑ سے بہت مناسبت ہے۔ وہ مناسبت کیا ہے؟ **ایک یہ کہ ہمارے نبی کریم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے نبی تھے اور آپؐ کا وجود باجود اور وقت بعینہٖ گویا عیدالاضحیٰ کا وقت تھا۔** چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپؐ نبی آخر الزمان تھے اور یہ مہینہ بھی آخر الشہور ہے اس لئے اس مہینہ کو آپؐ کی زندگی اور زمانہ سے مناسبت ہے۔

دوسری مناسبت۔ چونکہ یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے۔ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔** جیسے آپ لوگ بکری، اونٹ، گائے، دنبہ ذبح کرتے ہو، ایسا ہی وہ زمانہ گزرا ہے جب آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید ضحیٰ وہی تھی اور اُسی میں ضحیٰ کی روشنی بھی تھی۔

یہ قربانیاں اس کا لُب نہیں، پوست ہیں۔ روح نہیں، جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانے میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیشات قرار دیئے گئے ہیں۔ عورتیں اسی روز تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے زیب تن کرتی ہیں۔ مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں اور یہ ایسا مسرت اور راحت کا دن سمجھا جاتا ہے کہ بخیل سے بخیل انسان بھی آج گوشت کھاتا ہے......الغرض ہر قسم کے کھیل کود، لہو ولعب کا نام عید سمجھا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔

درحقیقت اس دن میں بڑا سِرّ یہ تھا کہ **حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اُس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقرباء و اعزّا کا خون بھی خفیف نظر آوے۔**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے، کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا۔ اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں تو اُن کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو ولعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔ یہ عیدالاضحیہ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اُس روشنی اور نُور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 326-327 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

بقیہ: رپورٹ دورۂ جرمنی

از صفحہ 4

مہیا کرنے کے لئے بہت سارے پروجیکٹس شروع کئے ہیں اور پمپ بھی لگا رہے ہیں۔ اور بہت سارے پمپ جو UN نے لگائے اور خراب ہو گئے اور ان کا پوچھنے والا کوئی نہیں تھا ان کو rehabilitate بھی کیا تا کہ لوگوں کے گھروں میں صاف پینے کا پانی مہیا ہو جائے۔ اور اب جب یہ پمپ لگتے ہیں اور وہاں سے صاف پانی نکلتا ہے تو وہاں کے لوگوں کی، عورتوں اور بچوں کی جو چہرے کی خوشی ہوتی ہے وہ دیکھنے والی ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو صاف پانی مہیا کر دیا اور وہ چار چار کلومیٹر دور سفر کر کے ایک بالٹی پانی کی اٹھانے سے بچ گئے۔ پس یہ کام ہیں جو جماعت احمدیہ خدمتِ انسانیت کے لئے کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پھر اسی طرح جماعت احمدیہ ماڈل ویلیج پروجیکٹ بھی چلا رہی ہے جس میں وہاں کے لوگوں کو سٹریٹ لائٹس مہیا کی جاتی ہیں، کمیونٹی ہال بنایا جاتا ہے اور گرین ہاؤس بنا کر ان کو تھوڑی سی مقامی طور پر ویجیٹیبل (vegetable) وغیرہ اگانے کے لئے موقع مہیا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پانی کے پروجیکٹ بھی اس میں شامل ہیں۔ اور یہ کسی خاص جگہ پر نہیں ہو رہا، بلکہ ہر جگہ، کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والا شخص ہو اس کے لئے یہ پروجیکٹ چل رہے ہیں۔ پس خدمتِ انسانیت ایک بہت بڑا کام ہے جو جماعتِ احمدیہ کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: بہت سے چرچ بھی ہیں جو یہ کام کرتے ہیں اور بڑے وسیع پیمانے پر بھی کرتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کی خصوصیت یہ ہے کہ جس طرح آپ نے یہاں دیکھا کہ یہ مسجد بنائی تو والنٹیئرز نے بنائی اور بہت سا کام انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے کیا۔ یورپ سے اور دوسرے ملکوں سے ہمارے پڑھے لکھے انجینئرز، ڈاکٹرز اور دوسرے لوگ volunteer کے طور پر اپنے خرچ پر جاتے ہیں اور جو یہاں کاروں میں بیٹھ کر سفر کرنے والے ہیں، شہروں میں رہنے والے اور یورپ میں رہنے والے ہیں، جن کو آٹوبان کے بغیر ایک شہر سے دوسرے شہر جانے کا شاید تصور بھی نہ ہو، یا جہاں پکی سڑک کے بغیر جا نہ سکتے ہوں وہ وہاں جا کر کچے راستوں پر بعض اوقات موٹر سائیکلوں پر بیٹھ کر اور بعض اوقات سائیکلوں پر بیٹھ کر جاتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں۔ کوئی چار ہفتوں کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے کوئی آٹھ ہفتے کے لئے۔ یہ خدمتِ انسانیت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پس یہ کام جماعت احمدیہ کا ہے اور یہی وہ کام ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ دنیا میں ہر جگہ پیغام دیتی ہے اور مجھے امید ہے کہ یہی باتیں آپ لوگوں کو پتہ لگی ہوں گی اور ان کے اظہار احمدیوں سے ہوئے ہوں گے تبھی آپ کے احمدیوں سے ایسے تعلقات ہیں کہ مجھے یہاں آج بے شمار مقامی لوگ نظر آ رہے ہیں، جن کا مذہبی لحاظ سے جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں اور اس کے باوجود ہمارے ایک مذہبی فنکشن میں شامل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بھی جزا دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ایک بات ہمارے امیر صاحب نے یہاں کی کہ یہ شہر اس لحاظ سے بھی مشہور ہے کہ یہاں بچوں کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے، یا ہؤا کرتی تھی۔ اور آگے جو فقرہ ترجمہ کرنے والے نے ترجمہ کیا تھا وہ یہ تھا کہ یہی کام جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ تو مجھے پتہ نہیں کہ اس سے ان کی کیا مراد ہے۔ لیکن اگر ان کی مراد یہ تھی کہ بچے پیدا کرنے کا کام جماعت احمدیہ کرتی ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کو زیادہ سے زیادہ بچے عطا فرمائے تا کہ پھر صحیح رنگ میں ان کی تعلیم کر کے اس کی تربیت کر کے اس شہر کے لئے مزید نمونے قائم کر سکیں۔ پس آئندہ نسلوں میں نیکیوں کو جاری رکھنا بھی بڑی بات ہے، جس کی طرف جماعت احمدیہ بہت توجہ دیتی ہے اور توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ہمارے نیشنل امیر صاحب نے مسجد کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے ایک بات یہ بھی کہی کہ یہ مسجد پتھر سے بنائی گئی ہے۔ ایک تو پتھر کی ظاہری خوبصورتی ہے لیکن پتھر کی بری مثالیں بھی ہیں۔ ہمارے ہاں ایک مثال ہے کہ جو آدمی دوسروں کے جذبات کا خیال نہ رکھتا ہو، جو دوسروں کے احساسات کا خیال نہ رکھتا ہو، جو دوسرے کی بات سمجھنے کی کوشش نہ کرتا ہو وہ پتھر دل ہوتا ہے۔ لیکن قرآنِ کریم نے ہمیں ایک اور مثال بھی دی ہے کہ کچھ لوگ تو پتھر دل ہوتے ہیں، کچھ نہیں ہوتے اور کچھ پتھر سے بھی زیادہ سخت دل ہوتے ہیں۔ بلکہ پتھروں میں سے بھی کچھ ایسے ہیں جن سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ تو امید ہے کہ جماعت احمدیہ کے وہ افراد جو اس مسجد میں عبادت کرنے آئیں گے تو پتھر سے بنی ہوئی مسجد دیکھ کر ان کے دل پتھر کی طرح سخت نہیں ہو جائیں گے بلکہ ان پتھروں کی طرح ہوں گے، جن میں سے پانی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ اور ہر احمدی کا جو یہاں عبادت کرنے کے لئے آئے گا دل ایسا ہو جائے گا جس میں سے دوسروں کے لئے محبت اور پیار کے چشمے پھوٹیں گے اور یہی ہمارا مقصد ہے کہ اسی طرح دنیا میں محبت اور پیار کو پھیلائیں۔ تبھی ہم اپنے اس نعرے پر عمل کرنے والے ہوں گے کہ **'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'**۔ پس یہ جماعت احمدیہ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ احمدی اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی کوشش کریں گے اور آپ شہریوں سے بھی یہی کہوں گا کہ اگر آپ دیکھیں کہ یہ فرض ادا نہیں ہو رہا تو مجھے ضرور بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: دوسرے نائب میئر صاحب نے یہاں مسجد کی خصوصیات کا ذکر کیا اور اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ ان کا بھی شکر ادا کرتا ہوں۔ اسلام کے بارے میں جو توقعات انہوں نے بیان کیں یا جو ان کا خیال تھا کہ یہ اسلام کی حقیقی روح ہے انشاء اللہ اس مسجد کے بننے کے بعد اس سے بڑھ کر احمدی مسلمانوں کے رویّوں سے اور ان کے ہر عمل سے ان کا اظہار ہو گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: انٹیگریشن (integration) کی بات ہو رہی ہے تو میری نظر میں integration صرف ظاہری میل جول نہیں بلکہ حقیقی integration اس وقت ہوتی ہے جب یہاں آ کر آباد ہونے والے احمدی جو دوسرے ملکوں سے آئے ہیں اور یہاں آ کر ان کو جرمنی کی شہریت مل گئی ہے اور یہاں آ کر ان کو وہ تمام فوائد حاصل ہیں جو ایک جرمن شہری کو حاصل ہیں اور ان کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تو اصل انٹیگریشن یہ ہے کہ اب اس ملک سے کامل وفاداری ان کے ایمان کا حصہ ہو۔ اگر مکمل ایمانداری نہیں دکھاتے، ملک کی ترقی میں حصہ نہیں لیتے، یہاں کے معاشرے کی بہتری کے لئے اپنی سوچوں کو، اپنی عقلوں کو اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ صحیح طرح integrate نہیں ہو رہے اور نہ اپنے ایمان کا صحیح حق ادا کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی ہمیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری وطن سے محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس میرا خیال ہے کہ ان سب کا اظہار احمدیوں کی طرف سے ہوتا ہے تبھی یہ نظارے نظر آ رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ پہلے سے بڑھ کر نظر آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ان کی ایک بات مجھے بہت اچھی لگی کہ ہمیں ایک دوسرے کے جذبات کا احساس کرنا چاہئے۔ اب یہی بات راستے میں جہاں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ کر آیا ہوں، وہاں بھی میں نے کہی تھی کہ اگر ہم ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں گے، ان کا احساس کریں گے، ان کے احساسات کو محسوس کریں گے، تبھی ہم حقیقی رنگ میں آپس میں محبت اور پیار سے رہ سکتے ہیں اور تبھی ہم ایک حسین معاشرے کو، ایک خوبصورت معاشرے کو جنم دے سکتے ہیں۔ اور مذہب آتا ہی اس لئے ہے کہ آپس میں محبت اور پیار پیدا کرو۔ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ مذہب کا معاملہ تمہارے دل کے ساتھ ہے۔ جس کی جو مرضی ہے وہ مذہب قبول کرے لیکن انسانی قدروں کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ ایک دوسرے کے احساسات اور جذبات کا بہر حال خیال رکھو۔ اگر یہ نہیں کر رہے تو تم اچھے انسان نہیں ہو اور اگر اچھے انسان نہیں تو پھر تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا نہیں کر سکتے۔ اسی طرح میں ان کے تحفے کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے مجھے دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پھر ایم پی صاحب نے بھی کچھ باتیں کیں۔ ایک بات انہوں نے اختلافات کے بارہ میں کی اور یہاں کے اختلافات کی تاریخ بتائی۔ پھر یہ بھی بتا دیا کہ ایک ایسے چرچ میں دو مختلف فرقے اپنی اکٹھی عبادت بھی کرتے ہیں۔ تو یہ بہت بڑی خوبی ہے اور یہی اصل چیز ہے جس کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ اگر ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھیں گے تو اُس واحد خدا کی عبادت کے لئے جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے بنائی گئی عبادتگاہیں بھی ایک دوسرے کو استعمال کے لئے دے سکتے ہیں اور اکٹھے ان میں عبادت بھی کر سکتے ہیں۔ تو ہر مذہب امن اور پیار کی تعلیم لے کر آیا لیکن ان مذہبوں کو بگاڑ دیا گیا۔ بانی جماعت احمدیہ نے یہی بات ہمیں بتائی کہ مذہب بگڑ چکے ہیں اب انہیں دوبارہ پیار اور محبت کی تعلیم دینے کے لئے میں آیا ہوں اور پھر اپنے ماننے والوں کو کہا کہ ہر وہ شخص جو مجھے مانتا ہے، اس کا یہ فرض ہے کہ اس محبت اور پیار کی تعلیم کو اور انسانی قدروں کو قائم کرو تبھی تم خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر سکو گے اور مسجدوں کے حق بھی ادا کر سکو گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آج دنیا کو امن کی ضرورت ہے۔ دنیا میں بہت بڑا فساد پیدا ہوا ہوا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ صرف مڈل ایسٹ میں فساد ہے یا بعض عرب ملکوں میں فساد ہے۔ یا ایسٹرن یورپ کے ملکوں میں فساد ہے۔ یہ فساد تھوڑے تھوڑے فساد ہی ہوتے ہیں جو بڑھتے بڑھتے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ اور یہی نظارے ہمیں پرانی جنگوں کی تاریخ سے نظر آتے ہیں۔ پس اس بارے میں ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ یہ فساد جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے اس کو ہم روکیں اور امن اور پیار اور محبت اور بھائی چارے کی تعلیم کو بھی پھیلائیں اور اپنے عملوں سے ایک دوسرے کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔ تا کہ جہاں ہم ایک دوسرے کو محفوظ کرنے والے ہوں گے وہاں آئندہ نسلوں کو بھی محفوظ کرنے والے ہوں گے۔ آئندہ آنے والی نسلیں اگر ہماری بے احتیاطی کی وجہ سے جنگ کا شکار ہوئیں تو اس کے بہت بُرے نتائج نسل در نسل نظر آئیں گے اور وہ نسلیں پھر ہمیں الزام دیں گی۔ اس لئے ہمیں آج محبت اور پیار پھیلانے کی ضرورت ہے جس کے لئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے۔ اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم کوشش کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: احمدیوں کو میں ساتھ ساتھ توجہ دلاتا رہا ہوں، دوبارہ خاص طور پر احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اب یہ مسجد بننے کے بعد لوگوں کی توجہ پہلے سے بڑھ کر آپ کی طرف ہو گی اس لئے پہلے سے بڑھ کر آپس میں بھی محبت اور پیار کا اظہار کریں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق بھی ادا کریں اور اس مسجد کے بنانے کے بعد اپنے ماحول کا حق بھی ادا کریں۔ خدمتِ انسانیت بھی کریں اور پہلے سے بڑھ کر محبت اور پیار کا پیغام اس شہر میں بھی اور اپنے ہمسایوں میں بھی پھیلاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

ریڈیو NDR کے نمائندہ کو
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مہمانوں کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔ ڈنر کے فوراً بعد ریڈیو NDR کے ایک صحافی نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

☆ **صحافی نے سوال کیا کہ مذہبی رواداری اور برداشت کے متعلق جن اسلامی تعلیمات کے بارہ میں آپ نے بیان کیا ہے، سعودی عرب اور دنیا میں موجود دوسرے مسلمان ان تعلیمات پر عمل کیوں نہیں کرتے؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا کام تو صرف اسلام کی حقیقی اصل تعلیمات پیش کرنا ہے۔ میں کسی پر زبردستی تو نہیں کر سکتا یا کسی کو مجبور تو نہیں کر سکتا۔ اور جہاں تک ہماری جماعت کا تعلق ہے تو میں ہمیشہ انہیں کہتا ہوں کہ اسلام کی اصل اور خوبصورت تعلیمات پر عمل پیرا رہیں۔ میں جہاں بھی جاتا ہوں یا جہاں بھی مجھے کچھ کہنے کا موقع ملتا ہے تو میں ان سے یہی چیز کہتا ہوں۔ پس میں زبردستی تو نہیں کر سکتا لیکن ہر جگہ یہی پیغام دیتا ہوں کہ اسلام کا نام بدنام مت کرو۔ بلکہ ایک مرتبہ تو میں نے انہیں براہِ راست مخاطب کر کے بھی کہا ہے کہ اسلام کا نام بدنام مت کرو۔ اسلام تو امن کا مذہب ہے۔ خدارا اپنے مذہب کی خاطر اپنے ذاتی مفادات کو حاصل کرنے کی بجائے اصل اسلامی تعلیمات پر عمل کرو۔

☆ **اس کے بعد اس نمائندہ صحافی نے پوچھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمنی میں جماعت احمدیہ کے مستقبل کے بارہ میں کیا خیال ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: یہاں جرمنی میں جماعت بہت فعّال ہے۔ نوجوان طبقہ پڑھا لکھا ہے۔ ہمارے جو بچے سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اُن میں کافی ذہین اور قابل طالبعلم ہیں۔ اسی طرح نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد یونیورسٹیوں سے گریجوایشن اور ماسٹرز کر رہی ہے اور بعض پی ایچ ڈی اور ریسرچ بھی کر رہے ہیں۔ ہم اپنے نوجوانوں کو یہی کہتے ہیں کہ دنیاوی علم بڑھانے کے ساتھ ساتھ اپنے بنیادی فرض یعنی اپنے خالق کو پہچاننے اور اس کی تعلیمات اور احکامات پر عمل کرنا نہ بھولیں۔

....

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔

جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور اپنے آقا کا دیدار کیا اور بچیوں کے گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی سے باہر تشریف لائے تو بچے ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔ جہاں لوکل انتظامیہ اور وقارِ عمل کرنے والے خدام، انصار اور جرمن مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد سے باہر تشریف لائے۔ اس موقع پر موجود، اس تقریب میں شامل ہونے والے احباب جماعت کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

اوسنابروک میں ورود

اب پروگرام کے مطابق یہاں سے اوسنا بروک (Osnabrück) کے لئے روانگی تھی۔ آٹھ بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ جماعت Osnabrück کے لئے روانہ ہوا۔

Vechta سے اوسنابروک (Osnabrück) کا فاصلہ 60 کلومیٹر ہے۔ قریباً 45 منٹ کے سفر کے بعد ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بشارت اوسنابروک (Osnabrück) تشریف آوری ہوئی۔ مقامی احباب جماعت مرد و خواتین، جوان، بوڑھوں اور بچوں بچیوں نے بڑے والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ احباب نے نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں نے دعائیہ اور استقبالیہ گیت پیش کئے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ریجنل امیر مکرم اشتیاق احمد صاحب، لوکل صدر جماعت رانا حفیظ احمد صاحب اور ریجنل مربی سلسلہ مکرم مستنصر احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مسجد بشارت

مسجد بشارت Osnabrück جرمنی میں سو مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کے تحت تعمیر ہونے والی ابتدائی مساجد میں سے ہے، اس کا افتتاح 2001ء میں ہوا تھا۔ دو میناروں کے ساتھ مسجد بشارت بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ اس میں رہائشی حصہ کے علاوہ مقامی جماعت کا دفتر بھی ہے اور لائبریری بھی ہے اور جماعتی کچن وغیرہ کی سہولت بھی حاصل ہے۔

26 ستمبر 2005ء بروز سوموار Kiel (جرمنی) سے نن سپیٹ (ہالینڈ) جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بشارت میں کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا تھا اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائی تھیں۔

11/اکتوبر 2011ء بروز منگل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمبرگ (جرمنی) سے نن سپیٹ (ہالینڈ) جاتے ہوئے راستہ میں مسجد بشارت میں کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا تھا اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی تھیں۔

پھر 4 دسمبر 2012ء بروز منگل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برسلز (بیلجیم) سے ہمبرگ (جرمنی) جاتے ہوئے رات مسجد بشارت اوسنابروک میں قیام فرمایا تھا۔ نماز مغرب وعشاء اور اگلے روز نماز فجر یہاں پڑھائی تھی۔

اور اب 9 جون 2015ء بروز منگل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرانکفرٹ (جرمنی) سے واپس لندن جاتے ہوئے چوتھی مرتبہ مسجد بشارت میں قیام فرمایا تھا۔ اس بار بھی حضور انور کا ایک رات کے لئے یہاں قیام تھا۔

مہمانوں کے تأثرات

مسجد بیت القادر کے افتتاح کی تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطاب فرمایا اس کا مہمانوں پر گہرا اثر ہوا اور بعض مہمانوں نے برملا اپنے جذبات اور تأثرات کا اظہار بھی کیا۔

☆ **ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:** خلیفۃ المسیح جیسے عظیم وجود نے معذرت کر کے ہمارے دل جیت لئے ہیں۔ یہ صرف احمدیوں کا ہی خلیفہ نہیں بلکہ ہمارا بھی خلیفہ ہے۔ ہم سب کا خلیفہ ہے۔

☆ **ایک مہمان نے کہا: خلیفۃ المسیح** نے باقی سپیکرز کی باتوں کو لے کر ان کے بارہ میں اسلامی تعلیم بیان کر کے ان کی باتوں کو ایک تاج پہنا دیا ہے۔

☆ **ہمسایہ میں رہنے والی ایک خاتون جو بالکل سڑک کے دوسری طرف رہتی ہیں انہوں نے کہا کہ:** مسجد کی تعمیر سے پہلے میں جماعت کو نہیں جانتی تھی اور میرا یہ پہلا موقع ہے کہ مجھے آج اسلام کا ایک بالکل نیا چہرہ دیکھنے کو ملا جس کا مجھے پہلے پتہ ہی نہیں تھا کیونکہ مَیں آپ لوگوں کو نہیں جانتی تھی۔

موصوفہ نے کہا: آپ کے خلیفہ کو دیکھ کر لگا کہ جیسے وہ ہمارے اپنے ہیں۔ وہ بہت دل موہ لینے والی شخصیت ہیں۔ ان کے اندر انسانیت کی تڑپ نظر آئی۔ وہ اجنبیوں کی طرح نہیں بول رہے تھے بلکہ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ہم میں سے ہی ہیں۔

☆ **ایک اور عمر رسیدہ شخص جو اس تقریب میں شامل ہوئے انہوں نے کہا کہ:** ’ٹھیک ہے۔ ہمیں تھوڑا بہت انتظار تو کرنا پڑا لیکن آپ کے خلیفہ نے جس طرح ہمارا شکریہ ادا کیا اور جس طرح معذرت کا اظہار کیا وہ بہت ہی پیارا انداز تھا۔ ہم سارا انتظار بھول گئے۔‘

موصوف نے کہا کہ: اگر Pope اس طرح کی تقریب میں تاخیر سے آتے تو وہ کبھی معذرت نہ کرتے۔ شاید انہیں معذرت کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی۔ لیکن دوسری طرف حضور جو ایک مقدس وجود ہیں نے معذرت کی جو یقیناً آپ کی عظمت کی دلیل ہے۔ جونہی حضور نے معذرت کے الفاظ کہے ہم سب کے چہرے تمتما اُٹھے۔

☆ **ایک ریڈیو کے نمائندہ جو اس تقریب میں موجود تھے وہ کہنے لگے کہ:** جب آپ لوگوں کے خلیفہ تشریف لائے تو میرا سارا جسم کانپ اُٹھا۔ حضور سے ایک عجیب نور پھوٹ رہا تھا۔ حضور کی طرف سے خاص روشنی دکھائی دی۔

☆ **اس تقریب میں شامل ایک جرمن خاتون نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا:** حضور نے اپنی تقریر میں افریقہ کے بارہ میں جو باتیں بیان کیں وہ بالکل سچ ہیں۔ حضور جب افریقہ میں پانی کی تکلیف دہ صورتحال بیان کر رہے تھے تو میں سن کر کانپ اٹھی تھی۔ اور جب اسی تقریب میں مجھے پانی پیش کیا گیا تو حضور انور کے الفاظ سن کر افریقہ میں موجود غریبوں کا جو تصور ذہن میں آ رہا تھا اسے محسوس کر کے میرے لئے پانی پینا مشکل ہو رہا تھا۔

☆ **ایک سکول کی Head Mistress جو اس تقریب میں بطور مہمان شامل تھیں انہوں نے کہا:** میں پوپ سے بھی ملنے گئی تھی لیکن آج کا دن میری زندگی کا بہت بڑا اور اہم دن تھا جو میں نے خلیفہ کو دیکھا۔ خلیفہ نے میرا دل جیت لیا ہے۔

☆ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کی مارکی میں تشریف لے کر گئے تو موصوفہ بھی حضور کا دیدار کرنے لجنہ کی مارکی میں گئیں۔ اس موقع پر اور بھی غیر احمدی جرمن خواتین حضور انور کو دیکھنے کے لئے دوڑتے ہوئے لجنہ کی مارکی کی طرف گئیں اور ان میں سے بعض عورتوں کی آنکھوں میں خوشی اور فرطِ جذبات سے آنسو تھے۔

☆ **فیشٹا (Vechta) شہر میں عمارات کی منظوری دینے والے شعبہ کے انچارج جنہوں نے ہماری مسجد کی تعمیر کی بھی منظوری دی تھی وہ بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ وہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے:** آپ کے خلیفہ کی تقریر حیرت انگیز تھی۔ امن کا پیغام اور خاص طور پر حضور انور کا یہ فرمانا کہ ملک سے وفاداری اور ملکی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور کسی رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر انسانیت کی خدمت کرنا بہت ہی اعلیٰ باتیں تھیں جو نہ صرف میرے لئے خوشی کا موجب ہیں بلکہ ان باتوں نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے ملک کے لئے ایسے اعلیٰ خیالات رکھتا ہے۔

☆ **ویشٹا جماعت کے صدر صاحب بیان کرتے ہیں کہ** ہماری جماعت کے ایک دوست اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کو اگلے دن جب مٹھائی دینے گئے تو ایک میاں اور بیوی نے بتایا کہ جب ہم دونوں واپس گھر آئے تو رات دیر تک ہمارے سامنے آپ کے خلیفہ کا چہرہ بار بار آتا۔

☆ **اسی طرح مسجد بیت القادر کا نقشہ بنانے والے آرکیٹیکٹ کہنے لگے کہ:** میں تو اس تقریب میں ایسا محو ہو گیا کہ مجھے وقت کا بالکل بھی پتہ نہیں چلا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ میں کوئی انتہائی دلچسپ فلم دیکھ رہا ہوں۔ حضور انور کے خطاب نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔

موصوف کہنے لگے کہ: اگر فیشٹا میں آپ لوگوں کو کوئی تنگ کرے تو مجھے ضرور بتائیے گا میں آپ لوگوں کی مدد کروں گا۔

☆ **اسی طرح ایک فلاسفی کے استاد بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ:** حضور انور نے مسجد میں استعمال ہونے والے پتھر کی مثال دیتے ہوئے جو یہ نصیحت کی کہ آپ لوگوں کے دل پتھر نہیں بننے چاہئیں بلکہ ایسے دل ہوں جن سے چشمے پھوٹ رہے ہوں یہ بات مجھے بہت پسند آئی۔

ہمارے بعض احمدی طلباء ان سے پڑھتے ہیں انہوں نے بتایا کہ اگلے روز کلاس میں موصوف ٹیچر نے تقریباً پانچ منٹ تک تمام طلباء کو مسجد کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے بتایا اور جماعت کی تعریف کی۔

☆ تقریب کے بعد جب احبابِ جماعت کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بن رہی تھیں تو اس موقع پر سات آٹھ جرمن احباب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ فوٹو بنوانے کی درخواست کی۔ ان جرمن احباب کے چہروں سے محبت اور عقیدت نظر آ رہی تھی۔ سات، آٹھ جرمن مہمانوں کے اس گروپ میں ایک وائس میئر، ایک ڈاکٹر اور بعض دیگر اعلیٰ افسران بھی شامل تھے۔

☆ اسی طرح تقریب میں شامل متعدد مہمانان نے اظہار کیا کہ یہ اُن کی خوش قسمتی تھی کہ وہ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور انور امن کے سفیر ہیں اور ایک پُرشوکت انسان ہیں۔ انسانیت سے بہت قریبی اور گہرا تعلق ہے۔ حضور کے خطاب سے بے انتہا اعتماد ملا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور دنیا میں موجود مسائل کو بہت گہرائی سے دیکھتے ہیں اور پھر ان کا حل بتاتے ہیں۔

☆ لوکل جماعت کے صدر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس تقریب سے قبل لوکل پریس سے رابطہ کیا تھا لیکن ہمیں امید نہیں تھی کہ اس قدر اچھی کوریج ہو گی لیکن خدا تعالیٰ نے خلیفہ وقت کے بابرکت وجود کی وجہ سے ایسی ہوا چلائی کہ تقریب کے موقع ہماری امیدوں کے برخلاف پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کے لوگ پہنچ گئے۔ جرمنی کا ایک بہت بڑا ٹی وی چینل Sat-1 ہے اور اس کے بارہ میں گمان بھی نہیں تھا کہ وہ آئیں گے لیکن ان کا نمائندہ آیا اور افتتاح کے حوالہ سے ٹی وی پر خبر نشر ہوئی۔ اسی طرح صوبے کے ریڈیو چینل NDR نے بھی اس پروگرام کی خبر نشر کی۔ ریڈیو میں بھی اس تقریب کے حوالہ سے بار بار اعلان ہوا۔ مختلف اخباروں نے اس مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے نمایاں خبریں اور آرٹیکلز بھی شائع کئے۔ حضور انور کی تقریر کے بعض حصے بہت مثبت رنگ میں quote کئے گئے۔ اس طرح لاکھوں افراد تک جماعت احمدیہ کا تعارف پہنچا۔

مسجد بیت القادر Vechta کے افتتاح اور مسجد دارالسلام Iserlohen کے سنگِ بنیاد کے حوالہ سے ہونے والی تقاریب کی میڈیا میں کوریج

☆ اخبار Oldenburgische Volkszeitung میں مسجد بیت القادر کے افتتاح کے حوالہ سے درج ذیل خبر کی اشاعت ہوئی:

خلیفہ Vechta میں نئی مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ آج احمدیہ جماعت جشن منا رہی ہے!

سربراہ کا خطاب دنیا بھر میں نشر ہو رہا ہے۔ یہ اسلامی تنظیم اپنا ایک ٹیلیوژن چینل چلا رہی ہے۔ نئی عمارت کا خرچہ چندوں کے ذریعہ اٹھایا گیا۔

Vechta۔ نئی عمارت کے دفتر میں ایک تختی پڑی ہوئی ہے جس پر تحریر ہے: مسجد بیت القادر۔ اس کا ترجمہ ہے قادر مطلق کا گھر۔ اسلامی احمدیہ جماعت کے ممبران اس تختی کو بیرونی دیوار پر نصب کریں گے۔

پانچویں خلیفہ، حضرت مرزا مسرور احمد، مسجد کا افتتاح کریں گے۔ انہوں نے قبل ازیں اکتوبر 2011ء میں بذات خود اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

اس مسجد میں عورتوں اور مردوں کے لئے الگ الگ دو 65 مربع میٹر کے نماز کے کمرے ہیں۔ علاوہ ازیں عمارت میں دو دفاتر، دو غسل خانے بمع بیت الخلاء اور ایک

لائبریری کے ساتھ multi-purpose ہال بھی ہے۔

☆ اسی اخبار Oldenburgische Volkszeitung کے 9 جون 2015ء کے شمارے میں مسجد بیت القادر کے افتتاح کے حوالہ سے درج ذیل خبر نشر ہوئی:

Vechta کے احمدی مسلمانوں کے لئے آج ایک عظیم دن ہے۔ یہ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی اسلامی تنظیم ضلع کے مرکزی شہر میں ایک نئی مسجد کا افتتاح کر رہی ہے۔ نصیر بٹ، جو کہ Vechta میں 154 احمدیوں کے صدر ہیں انہوں نے اس موقع پر سیاسی اور غیر سیاسی مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ جلد ہی مسجد میں ایک open day کے لئے مدعو کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔

☆ اسی اخبار Oldenburgische Volkszeitung نے اپنی 10 جون 2015ء کی اشاعت میں مسجد بیت القادر کے حوالہ سے افتتاح کی خبر دیتے ہوئے لکھا:

خلیفہ صاحب Vechta میں مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔

احمدی مسلمانوں نے اپنے سربراہ اور 150 سے زائد مہمانوں کے ساتھ افتتاحی تقریب منعقد کی۔

احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ نے کل شام Vechta میں ایک نئی مسجد کا افتتاح کیا۔ حضرت مرزا مسرور احمد نے ممبران جماعت کو تلقین کی کہ اب پہلے سے زیادہ معاشرتی ترقی کی طرف توجہ دیں۔

خلیفہ نے مہمانوں کے سامنے جن کی تعداد 150 کے قریب تھی اور ان میں مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے پیار پھیلانے اور دوسرے مذاہب سے رواداری سے پیش آنے کی تعلیم پیش کی۔ احمدیہ مسلم جماعت کے مطابق اس جماعت کے کئی ملین پیروکار ہیں اور Vechta میں ان کی تعداد 154 ہے۔

اس اخبار نے خبر کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر بھی شائع کی جس میں شہر کے میئر Claus Dalinghaus حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کر رہے ہیں۔

☆ اسی اخبار نے 'خلیفہ صاحب نے مذاہب کے مابین رواداری سے پیش آنے کی تلقین کی' کے عنوان سے مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے ایک اور خبر شائع کی کہ:

احمدی مسلم جماعت کے دنیا بھر کے سربراہ نے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ integrate ہوں۔

150 سے زائد مہمان Vechta کی مسجد کے افتتاح پر تشریف لائے۔ اس مسجد کا نام قادر خدا کا گھر ہے۔

احمدی مسلمان اس دن کے منتظر تھے۔ وہ نعروں سے مرزا مسرور احمد کا استقبال کر رہے ہیں۔ بچے گیت گا رہے ہیں اور ساتھ جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ خلیفۃ المسیح مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی سے پردہ ہٹا رہے ہیں۔ اس تختی پر 'مسجد بیت القادر' لکھا ہے۔ یعنی قادر مطلق کا گھر۔ اس کے بعد خلیفہ نماز کے لیئے مسجد تشریف لے گئے۔

خلیفۃ المسیح کی موجودگی ہی اس مسجد کے افتتاح کی اہمیت واضح کر رہی تھی۔ حضرت مرزا مسرور احمد کو بہت خوشی ہوئی کہ ۰ مہمان جن کا تعلق سیاست، چرچ وغیرہ سے تھا ادھر تشریف لائے۔ انہوں نے کہا: آپ سب کا اس جگہ تشریف لانا، باوجود اس کے کہ آپ احمدی نہیں ہیں، آپ کی رواداری کو واضح کرتا ہے۔

احمدی ممبران کو انہوں نے اس طرف توجہ دلائی کہ پہلے سے بڑھ کر معاشرے کی ترقی میں حصہ لیں۔ خلیفۃ المسیح نے اپنی تقریر میں کہا: اگر آپ لوگ اس ترقی میں شامل نہ ہوں گے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ integrate نہیں ہوئے۔ اس ملک سے وفاداری آپ کے مذہب کا حصہ ہے۔

خلیفۃ المسیح نے مذاہب کے مابین محبت اور رواداری سے پیش آنے کی بھی نصیحت کی۔ انہوں نے کہا: ہر مذہب پیار اور محبت کی تعلیم لے کر آیا ہے لیکن انسانوں نے اس تعلیم کو بگاڑ دیا ہے۔ ہم نے پتھروں سے مسجد تو بنائی ہے لیکن ہمارے دل پتھروں کی طرح سخت نہیں ہونے چاہئیں۔

شہر کے میئر Claus Dalinghaus اور ایم پی اے Dr. Stephan Siemer نے بھی اس افتتاح کے بارہ میں خوشی کا اظہار کیا۔

اس خبر کے ساتھ بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر شائع ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دعا کروا رہے ہیں۔

(یہ اخبار Oldenburgische Volkszeitung روزانہ شائع ہونے والا اخبار ہے اور اس کی 21.306 کی تعداد میں سرکولیشن ہے۔)

☆ پھر ایک اخبار Osnabrcker Zeitung نے اپنی 9 جون 2015ء کی اشاعت میں 'مسجد بیت القادر' کے حوالہ سے افتتاح کی خبر دیتے ہوئے لکھا:

Niedersachsen میں ایک مسلم جماعت نے ایک نئی مسجد کا افتتاح کیا۔ احمدیہ مسلم جماعت کی عمارت کے دو 9 میٹر بلند مینار ہیں اور ایک گنبد ہے۔ اس خوشی کے موقع پر جماعت احمدیہ کے روحانی سربراہ مرزا مسرور احمد بھی شامل ہوئے۔ جرمنی بھر میں اس جماعت کی 47 مساجد اور 37 ہزار ممبران ہیں۔ Niedersachsen کے صوبہ میں ان کی مساجد Hannover, Osnabrck, Stade اور Bremen میں موجود ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت اپنے آپ کو ایک اصلاحی تنظیم سمجھتی ہے۔ سن 1889ء میں اس جماعت کی ہندوستان میں بنیاد رکھی گئی۔

Vechta شہر کے ڈپٹی میئر نے کہا کہ احترام، رواداری اور کشادگی سے پیش آنے سے تمام تعصّبات دور کئے جاسکتے ہیں اور سب اسی طرح امن سے اکٹھے رہ سکتے ہیں۔

(یہ اخبار Osnabrcker Zeitung روزانہ شائع ہونے والا اخبار ہے اور 159510 کی تعداد میں اس اخبار کی سرکولیشن ہے۔)

☆ اسی طرح Iserlohn کی 'مسجد بیت السلام' کے سنگِ بنیاد کے موقع پر WDR نے اپنی Website پر خبر نشر کی۔ WDR جس صوبہ میں مسجد واقع ہے اس کا بہت پرانا اور اہم صوبائی ٹیلیویژن ہے۔ 1956ء سے یہ چینل چل رہا ہے۔ اس چینل نے خبر دیتے ہوئے کہا:

منگل کے دن Iserlohn کی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا جو کہ احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد ہے۔ اس مسجد کے گنبد کا قطر 8 میٹر ہوگا اور اس کا مینار 12 میٹر کا۔ جماعت کے ممبران نہایت خوشی محسوس کر رہے ہیں کہ اب مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔

2010ء میں جماعت احمدیہ جرمنی نے مسجد بنانے کی درخواست دی۔ اس وقت مخالفت ہوئی لیکن مخالفین کی تعداد کم رہی۔ عدالتی کارروائی کی بھی کوشش کی گئی لیکن اسے بھی رد کر دیا گیا۔

احمدیہ مسلم جماعت کے افراد Iserlohn کو اپنا وطن سمجھتے ہیں۔ وہ دوسرے مذاہب کو بھی دعوت دیتے ہیں اور امن کی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ مسجد کے اخراجات مکمل طور پر چندوں سے اٹھائے جائیں گے۔

....

10 جون 2015ء بروز بدھ

جرمنی سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود

صبح چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت (Osnabrck)) میں نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے

آج پروگرام کے مطابق جرمنی اوسنابرک (Osnabrck) سے لندن (برطانیہ) کیلئے روانگی تھی۔ مقامی جماعت سے احبابِ جماعت مرد و خواتین، بچے، بوڑھے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

صبح دس بج کر پنتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ چھوٹے بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ دیئے اور اس کے بعد سفر شروع ہونے سے قبل دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ احباب مرد و خواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کے لئے گراں بن رہے تھے۔

اوسنابرک سے فرانس کی بندرگاہ Calais (کیلے) تک کا سفر 580 کلومیٹر ہے اور راستہ میں ہالینڈ اور بیلجیم سے گزرنا پڑتا ہے۔ تقریباً 360 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً دوپہر دو بجے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق بیلجیم میں موٹروے پر واقع Arnst کے مقام پر ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کے لئے قافلہ رکا جہاں جماعت جرمنی سے خدام کی ایک ٹیم قافلہ کے یہاں پہنچنے سے قبل ہی کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے انتظامات کے لئے اس جگہ پہنچی ہوئی تھی اور قافلہ کی آمد سے قبل تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔

اسی ریسٹورنٹ کے ایک حصہ میں نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں کھانے کے پروگرام کے بعد تین بجے یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جرمنی سے ساتھ آئے ہوئے احباب کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم الیاس احمد مجوکہ صاحب، اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری مکرم یحییٰ صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور ان کے ساتھ آئی ہوئی خدام کی سیکیورٹی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر ان سبھی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ فوٹو بنوانے کا بھی شرف پایا۔

تین بجے یہاں سے فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف سفر شروع ہوا اور مزید 125 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیم کا بارڈر عبور کر کے ملک فرانس میں داخل ہوئے۔ یہاں سے Calais کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔

چھ بجے چینل ٹنل (Channel Tunnel) آمد ہوئی۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کے لئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں سے لندن کے لئے رخصت کر کے واپس فرانکفرٹ (جرمنی) کے لئے روانہ ہوئے۔

پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں مخصوص پارکنگ ایریا میں آکر رکیں۔ ٹرین کی روانگی میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت کچھ دیر کے لئے گاڑی سے باہر تشریف لائے۔

چھ بج کر چالیس منٹ پر قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں board ہوئیں۔ ٹرین اپنے وقت پر چھ بج کر پچاس منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق ساڑھے سات بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

مکرم امیر صاحب یوکے، مکرم مبلغ انچارج صاحب یوکے مع سیکیورٹی ٹیم اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد شام آٹھ بجے مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اهلاً و سهلاً و مرحبا کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے بخیر و عافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء

خلفائے احمدیت کے قبولیتِ دعا کے واقعات

(عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَلْیُؤْمِنُوْابِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔

خدا تعالیٰ سمیع الدعا ہے اور مجیب الدعوات ہے اور وہ ہر مضطر کی دعا قبول کرتا ہے اور اس کا یہ فیض بہت عام ہے۔ لیکن وہ جو خدا تعالیٰ کے بہت پیارے اور اس کے مقرب ہوتے ہیں جیسے انبیاء اور ان کے خلفاء، ان کی دعاؤں کی قبولیت اپنی کثرت کے اعتبار سے اور اپنی کمیت اور کیفیت کے اعتبار سے دوسروں سے بہت زیادہ اور بے انتہا بڑھی ہوتی ہے اور زُمرہ انبیاء میں بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اس پہلو سے بھی سب سے افضل اور اعلیٰ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ُاے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو انہیں بتادے کہ میں یقیناً قریب ہوں اور دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں۔ جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اختیار کیا جائے تو پھر ان دعاؤں کی قبولیت کی شان بڑھ جایا کرتی ہے۔ یہی مضمون درجہ بدرجہ آپ کے بعد آپ کے خلفاء اور اولیاء، اصفیاء پر اطلاق پاتا ہے۔ اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور آپ کے ظل اور بروزِ کامل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں دعاؤں کی بکثرت اور غیر معمولی قبولیت کے عظیم الشان نشان ہیں جو ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔

خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدا نے میری دعاؤں میں سب سے بڑھ کر قبولیت رکھی ہے۔“ (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 181)

”اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اتر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔“

(اربعین نمبر 1، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 346)

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدائے تعالیٰ کے خالص دوستوں کی یہ علامتیں ہیں کہ...... اُن کی دعائیں بہ نسبت اَوروں کے بہت زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ شمار نہیں کرسکتے کہ کس قدر قبول ہوئیں۔“

(ازالۂ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 335-336)

استجابتِ دعا کا نشان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا اس کا فیضان خلافتِ مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایک نئی شان کے ساتھ وسعت اختیار کرتا ہوا ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ خلفائے احمدیت کی قبولیت دعا کے سینکڑوں نہیں، ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں واقعات ہیں جو اکنافِ عالم میں روشن نشانوں کی طرح جگمگاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اس مختصر وقت میں آپ کی خدمت میں چند ایک واقعات ہی پیش کرسکوں گا۔

....

☆ حضرت چوہدری حاکم دین صاحبؓ کا بیان کردہ ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ چوہدری حاکم دین صاحبؓ قادیان میں بورڈنگ ہاؤس میں ایک معمولی ملازم تھے۔ آپ کے پہلے بچے کی ولادت کے وقت آپ کی اہلیہ کی تکلیف بہت بڑھ گئی۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس حالت میں کوئی اور صورت نہ پا کر میں رات گیارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچا اور چوکیدار سے کہا کہ کیا میں اس وقت حضور سے مل سکتا ہوں؟ چوکیدار نے نفی میں جواب دیا۔ لیکن حضور نے میری آواز سن لی اور مجھے اندر بلالیا۔ میں نے بیوی کی تکلیف کا ذکر کیا۔ آپ نے کھجور پر دعا پڑھ کر مجھے دی اور فرمایا یہ جا کر اپنی بیوی کو کھلا دو اور جب بچہ ہوجائے تو مجھے بھی اطلاع دے دیں۔

حضرت حاکم دین صاحبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ کھجور اپنی بیوی کو کھلا دی۔ اس کھجور نے حیرت انگیز طور پر معجزانہ اثر دکھایا اور تھوڑی دیر بعد بچی کی ولادت ہوگئی۔

حضرت حاکم دین صاحبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رات کے وقت حضور کو جگانا مناسب نہیں سمجھا کہ آپ سو رہے ہوں گے۔ جب صبح اذان کے وقت حاضر ہوا اور سارا حال عرض کیا تو حضور نے فرمایا: ’بچی پیدا ہونے کے بعد تم میاں بیوی تو آرام سے سو رہے۔ اگر مجھے بھی اطلاع دے دی ہوتی تو مَیں بھی آرام کرلیتا۔ **میں تمام رات تمہاری بیوی کیلئے دعا کرتا رہا ہوں۔**‘

یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے حاکم دین صاحب بے اختیار رو پڑے اور کہنے لگے **’کہاں چپڑاسی حاکم دین اور کہاں نورالدین اعظم‘۔**

یہ ہے خلفائے احمدیت کی شان جو اپنے متبعین کے لئے اس قدر شفیق اور مہربان ہیں کہ ان کے دکھوں کو اپنے سینے میں سمیٹ کر ساری ساری رات تڑپتے ہوئے ان کے لئے خیر اور بھلائی کی دعائیں کرتے ہیں۔

....

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ ہی کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ حضرت چوہدری غلام محمد صاحبؓ بی اے بیان کرتے ہیں: 1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گر گئے۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی تعمیر کی تھی وہ بھی گر گئی۔ آٹھویں یا نویں دن حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ مَیں دعا کرتا ہوں۔ آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے آج وہ دعا کی ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ کی تھی۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔ اس کے بعد بارش بند ہوگئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

اعجازی رنگ میں بارش رکنے کا واقعہ آپ نے سنا ہے تو یہاں میں بینن کی سرزمین پر پیش آنے والے ایسے ہی ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں:

☆ 2004ء میں افریقہ کے دورہ کے دوران جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نائیجریا سے بینن پہنچے اور مشن ہاؤس آمد ہوئی تو عصر کا وقت تھا۔ شدید موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ نماز کیلئے صحن میں مارکی لگائی گئی تھی جو چاروں طرف سے کھلی تھی اور بارش کی وجہ سے وہاں نماز پڑھنا محال تھا۔ بلکہ کھڑا ہونا بھی مشکل تھا۔ حضور باہر تشریف لائے اور نماز کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب نے عرض کیا کہ اس وقت تو شدید بارش ہے اور نماز کے لئے باہر مارکی لگائی ہوئی ہے لیکن بارش کی وجہ سے مشکل ہو رہی ہے۔

حضور انور نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا ’دس منٹ بعد نماز پڑھیں گے۔‘ اس کے بعد حضور انور اندر تشریف لے گئے۔ ابھی دو تین منٹ ہی گزرے تھے کہ یکدم بارش تھم گئی۔ آسمان صاف ہوگیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دھوپ نکل آئی اور اسی مارکی کے نیچے نماز کا انتظام ہوگیا۔ مقامی احباب اس نشان پر بہت حیران ہوئے کہ یہاں بارش شروع ہوجائے تو کئی کئی گھنٹے جاری رہتی ہے۔ حضور نے دس منٹ کہا تو یہ تین منٹ میں ہی ختم ہوگئی اور نہ صرف ختم ہوئی بلکہ بادل بھی غائب ہوگئے۔

☆ اسی طرح کینیڈا کے دورہ کے دوران جب کیلگری مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جانا تھا تو ایک روز قبل امیر صاحب کینیڈا نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ موسمی پیشگوئی کے مطابق کل یہاں کا موسم شدید خراب ہے۔ بڑی شدید بارش ہے اور طوفانی ہوائیں ہیں۔ اور کل صبح مسجد کا سنگِ بنیاد ہے۔ مہمان بھی آرہے ہیں۔ امیر صاحب نے دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر توقّف فرمایا اور پھر فرمایا ”**جس مسجد کا سنگِ بنیاد ہم رکھنے جارہے ہیں وہ بھی خدا کا ہی گھر ہے اور موسم بھی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے اس کو خدا پر چھوڑ دیں۔ اللہ فضل فرمائے گا۔**“

چنانچہ اگلے روز صبح بارش کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔ بڑا خوشگوار موسم تھا۔ سنگِ بنیاد کی تقریب ہوئی۔ قریباً دو گھنٹے کا پروگرام تھا۔ تقریب سے فارغ ہوکر حضور انور واپسی کے لئے جب اپنی کار میں بیٹھے تو کار کا دروازہ بند ہوتے ہی اچانک شدید بارش شروع ہوگئی اور ساتھ تند و تیز ہوائیں چلنے لگیں جو پھر مسلسل تین چار گھنٹے جاری رہیں۔

یہ ایک نشان تھا جو حضور انور کی دعا سے وہاں ظاہر ہوا اور ہر شخص کا دل اس نشان دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھا۔

....

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ جماعت سے مخاطب ہوکر فرمایا تھا:

”تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا ہے اور تمہاری محبت رکھنے والا اور تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا اور تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے...... اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے۔“

....

حضرت سیدہ مہر آپا رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

1953ء کے فسادات کا زمانہ تھا۔ محض احمدیت کی دشمنی کی بناء پر حضرت میاں ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ) اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو قید کرلیا گیا۔ گرمیوں کے دن تھے۔ عشاء کے وقت ہم حسبِ معمول صحن میں اکٹھے بیٹھ کر رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ اس موقع پر میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا ’پتہ نہیں! میاں ناصر احمد اور مرزا شریف احمد صاحب کا اس گرمی میں کیا حال ہوگا؟ خدا معلوم انہیں جیل میں کوئی سہولت بھی میسر ہے یا نہیں؟

اس پر حضرت مصلح موعودؓ نے جواباً فرمایا: ”**اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ وہ صرف اس جرم پر ماخوذ ہیں کہ ان کا کوئی جرم نہیں۔ اس لئے مجھے اپنے خدا پر کامل یقین و ایمان ہے کہ وہ جلد ہی ان پر فضل کرے گا۔**“

اس کے بعد مَیں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ عشاء کی نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ مَیں گریہ وزاری کا وہ منظر بھول نہیں سکتی جو اس وقت میری آنکھوں نے دیکھا۔ اس گریہ میں تڑپ اور بے قراری بھی تھی۔ اس میں ایمان ویقینِ کامل کا بھی مظاہرہ تھا۔ یہی منظر پھر مَیں نے تہجد کے وقت دیکھا۔ اس وقت حضرت مصلح موعودؓ بلند آواز سے نہایت عجز اور رقّت کے ساتھ دعائیں مانگ رہے تھے۔

چنانچہ جب دن چڑھا اور ڈاک کا وقت ہوا تو پہلا تار جو ملا وہ یہ خوشخبری لئے ہوئے تھا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور میاں ناصر احمد صاحب رہا ہوچکے ہیں۔ کتنی جلدی میرے خدا نے مجھے قبولیت دعا کا معجزہ دکھایا۔

....

☆ اسیروں کا ذکر ہوا ہے تو اسیروں کی رہائی کا ایک اور واقعہ پیش کرتا ہوں۔ سکّھر اور ساہیوال کے اسیران کی رہائی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اضطراری حالت میں کی جانے والی دردناک دعاؤں کے نتیجہ میں ہوئی۔ حضور انور رحمہ اللہ 1991ء کے جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف لے گئے۔ جب حضور انور اپنا دورہ مکمل کر کے واپس لندن تشریف لائے تو یہاں استقبال کرنے والے احباب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

میں لندن واپس آنے کیلئے قادیان سے دہلی آچکا تھا اور دس جنوری کا جمعہ دہلی میں پڑھانا تھا۔ پھر میں نے فیصلہ کیا کہ Friday the 10th کا جمعہ ہے۔ مجھے قادیان واپس جا کر یہ جمعہ وہاں پڑھانا چاہئے اور اس میں اسیران کی رہائی کے لئے خصوصی دعا کرنی چاہئے۔ چنانچہ میں قادیان واپس گیا اور جمعہ وہاں پڑھایا اور اسیران کی رہائی کے لئے بہت دعا کی۔ اگلے روز ہفتہ کے دن ابھی ہم امرتسر سٹیشن پر گاڑی کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ مجھے خبر مل گئی کہ سکّھر کے اسیران رہا ہوگئے ہیں۔

☆ پھر جب ساہیوال کے اسیران 1994ء میں رہا ہوئے اور یہ خبر یہاں نمازِ ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچی۔ حضور نماز ظہر پڑھانے کے لئے تشریف لائے اور نمازِ ظہر کے بعد کھڑے ہوکر احباب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ’آج ساہیوال کے اسیران دس سال بعد رہا ہوگئے ہیں۔‘

حضور نے فرمایا: ’مَیں نے اس رمضان میں ان اسیران کے لئے خاص دعا کی تھی کہ اے میرے اللہ! اگلا رمضان ان اسیران کو جیل میں نہ آئے‘۔ چنانچہ یہ دعا اتنی جلدی اور اس شان کے ساتھ قبول ہوئی کہ اس دعا کے چند دن بعد ہی یہ اسیران رہا ہوگئے۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ربوہ میں مجھے ایک شخص کا خط ملا کہ اس کے دو عزیزوں کو سزائے موت کا فیصلہ ہوا ہے اور اصل مجرم تو بچ گیا ہے لیکن ہم جو مجرم نہیں انہیں سزا مل رہی ہے۔ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے بھی سزائے موت کا فیصلہ برقرار رکھا ہے۔ بظاہر بچنے کے کوئی امکانات نہیں ہیں۔ اب ہم رحم کی اپیل کررہے ہیں۔ ہمارے لئے دعا کریں۔

چنانچہ میں نے انہیں لکھا کہ مَیں دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ بڑا ہی قادر اور رحیم ہے۔ اس کے ہاں کوئی بات انہونی نہیں۔ مایوس نہ ہوں۔ چند دنوں کے بعد مجھے ان کا خط ملا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے عدالت نے انہیں اس جرم سے بری الذمہ قرار دیا ہے۔

☆ ابھی دو سال قبل کا واقعہ ہے کہ ایک عرب ملک میں ہمارے ایک نہایت مخلص نو مبائع عرب احمدی دوست کو پولیس نے محض اس جرم میں قید کرلیا کہ اس نے احمدیت قبول کی ہے۔ انہیں وزنی بیڑیاں ڈال کر جیل میں پھینک دیا گیا اور ضمانت منسوخ کردی گئی اور میل ملاقات بند کردی گئی۔ انتہائی ظالمانہ سلوک کیا گیا۔ کوئی مقامی وکیل کیس لینے کے لئے تیار نہ تھا۔ بظاہر رہائی کے تمام دنیاوی راستے بند دکھائی دے رہے تھے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے لئے مسلسل دعائیں کررہے تھے۔ ایک دن حضور نے فرمایا ’انشاء اللہ یہ رہا ہوجائیں گے‘۔ ایک طرف حضور کی دعا تھی تو دوسری طرف رہائی کے تمام ممکنہ راستے بند تھے۔

حضور انور کی قبولیتِ دعا کا نشان اس طرح ظاہر ہوا کہ اس عرب ریاست کے بادشاہ نے ایک تقریب کے موقع پر بعض قیدیوں کی رہائی کا اعلان کیا تو ان رہا ہونے والے قیدیوں میں پہلا نام ہمارے نو مبائع احمدی اسیر کا

تھا۔ یہ کیسے ہوا؟ کوئی نہیں جانتا۔ لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ خلیفہ کے لب سے یہ الفاظ نکلے تھے کہ یہ انشاء اللہ رہا ہو جائیں گے۔

عظیم نشانات، عظیم اخلاص کو چاہتے ہیں۔ اس عرب دوست کے لئے خلیفہ وقت کی قبولیت کا یہ نشان یونہی ظاہر نہیں ہوا بلکہ اس کی وجہ ان کا خلیفۃ المسیح سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ جب انہیں جیل میں ڈالا گیا تو انہیں بار بار کہا گیا کہ احمدیت سے دستبردار ہو جاؤ تو رہا کر دیئے جاؤ گے۔ لیکن ان کا جواب تھا **"مَیں جان دے دوں گا لیکن احمدیت نہیں چھوڑوں گا۔"**

اس عرب دوست نے جیل سے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا **"میرے علاقہ میں نو پہاڑ ہیں اور اس علاقہ کا دسواں پہاڑ میں ہوں۔ کوئی دھمکی، کوئی لالچ میرے ایمان کو متزلزل نہیں کر سکتی۔"** پس ان کا یہی اخلاص تھا کہ خلیفہ وقت کی دعا ان کے حق میں مقبول ہوئی اور آسمان سے خدا کی تقدیر نے اُس بادشاہ کے قلم سے سب سے پہلے اس نو احمدی عرب کا نام لکھوایا اور سارے دنیوی راستے بند ہونے پر اُس معصوم کی رہائی کے آسمان سے سامان پیدا فرما دیئے۔

....

☆ حضرت مصلح موعود رضی اللہ بیان فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔"

....

☆ حضرت مولوی عبدالمالک خان صاحب بیان کرتے ہیں: 1939ء کا واقعہ ہے۔ مَیں فیروز پور میں متعین تھا۔ بیٹی کی پیدائش کے بعد اہلیہ سخت بیمار ہو گئی۔ 108 تک درجہ حرارت پہنچ گیا۔ بیوی کو ہسپتال چھوڑ کر سیدھا قادیان بھاگا اور قصرِ خلافت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور کہا: مالک کس طرح آئے ہو؟ اور ساتھ ہی مجھے اندر لے گئے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ کیفیت ہے اور بیوی کے بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اس پر حضور نے دعا کی اور چند لمحے توقّف کے بعد میرے بازو پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: 'مولوی صاحب! اب آپ کی بیوی کو بخار نہ ہوگا'

جب حضور انور یہ بشارت دی تو اس وقت پونے دس بجے کا وقت تھا۔ چنانچہ میں وہاں سے سیدھا ہسپتال پہنچا اور لیڈی ڈاکٹر سے پوچھا کہ 'کیا میری بیوی کا بخار پونے دس بجے ٹوٹا تھا؟' اس پر لیڈی ڈاکٹر کہنے لگی کہ تمہیں کیسے پتہ کہ اس کا بخار ٹوٹ گیا ہے اور پونے دس بجے ٹوٹا ہے؟ اس پر مالک صاحب نے کہا کہ میں قادیان سے آ رہا ہوں۔ ہمارے خلیفہ نے جب مجھے بشارت دی تھی تو اس وقت پونے دس بجے تھے۔

اس پر وہ لیڈی ڈاکٹر مجھے لے کر وارڈ میں گئی اور اس نے وہاں بخار والا چارٹ دیکھا تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ نو بجکر پینتالیس منٹ پر بخار نارمل ہوا تھا اور وہ چارٹ حضور کی قبولیتِ دعا کا گواہ بنا ہوا تھا۔

....

☆ محمد امین خالد صاحب جرمنی سے بیان کرتے ہیں کہ آج سے 45 سال قبل میرے سینے کی ہڈی میں درد اُٹھا۔ مختلف ڈاکٹروں سے علاج کروایا۔ ہر قسم کے ٹیسٹ کروائے گئے۔ لیکن درد میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ بالآخر ڈاکٹرز بھی بے بس ہو گئے اور مجھے لاعلاج قرار دے دیا اور کہا کہ اب جو چند دن زندگی کے باقی رہ گئے ہیں وہ اسی تکلیف میں گزارو۔ اسی دوران 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ ہمبرگ تشریف لائے۔ خاکسار استقبال کے لئے قطار میں کھڑا تھا۔ خاکسار نے شرفِ مصافحہ حاصل کرتے ہوئے اپنی تکلیف بتا دی اور کہا کہ ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہے اور کہا ہے کہ اب مجھے اس تکلیف سے نجات نہیں مل سکتی۔

اس پر حضور نے بڑے پُرجلال انداز میں فرمایا **'کون کہتا ہے کہ آرام نہیں آ سکتا؟'** پھر حضور نے میری قمیص کا ایک بٹن اپنے دستِ مبارک سے کھولا اور میرے سینے پر ایک دائرہ بنایا اور فرمایا کہ 'کیا یہاں درد ہوتا ہے؟' میں نے عرض کیا 'جی حضور!'۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ 'ہم دعا کریں گے۔ انشاءاللہ آرام آجائے گا۔ گھبرائیں مت۔!'

چنانچہ امین صاحب بتاتے ہیں کہ آج اس واقعہ کو 35 سال ہو چکے ہیں اور وہ دن اور آج کا دن میری یہ حالت ہے کہ جیسے یہ تکلیف مجھے کبھی ہوئی ہی نہ تھی۔

....

☆ جون 1996ء میں پشاور کے قریب شب قدر کے علاقہ میں بڑا دردناک واقعہ ہوا جہاں چوہدری ریاض احمد صاحب کو بڑی بے دردی اور سفّاکانہ طریق سے شہید کر دیا گیا۔ وہاں ان کے ساتھ ان کے خُسر ڈاکٹر عبدالرشید خان صاحب کو ظالمانہ طریق سے اس قدر مارا گیا کہ اپنی طرف سے مخالفین نے آپ کو مرا ہوا سمجھ کر پھینک دیا۔

آپ خود بیان کرتے ہیں کہ میرا جسم بے حس اور مردہ ہو چکا تھا اور سینکڑوں لوگوں نے مجھے مار مار کر ختم کر دیا تھا۔ لیکن میرا دماغ کام کر رہا تھا۔ پولیس آئی تو پولیس نے بھی مجھے مردہ سمجھ کر اُٹھا کر گاڑی میں پھینکا اور اپنی دانست میں میری نعش کو چارسدہ ہسپتال چھوڑ دیا۔ ڈاکٹر نے مجھے مردہ قرار دے کر میرے پوسٹ مارٹم کی رپورٹ بھی تیار کر لی۔ تو اچانک ڈاکٹر نے دیکھا کہ میں ابھی زندہ ہوں۔ اس کے بعد جب کچھ ہوش آئی تو میں نے کہا کہ تم مجھے پشاور کے ہسپتال اسی گاڑی میں بھجوا دو جو بظاہر میری نعش لیکر آئی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر نے پشاور بھجوا دیا۔ وہاں احمدی ڈاکٹر تھے۔ ان سب کا یہی خیال تھا کہ چند منٹوں کا مہمان ہے۔ چونکہ میری تمام پسلیاں ٹوٹی ہوئی تھیں۔ ہاتھ فریکچر تھے۔ میرے گھٹنے فریکچر تھے۔ غرضیکہ میرے جسم کا کوئی حصہ سلامت نہیں تھا۔ اس پر حضور انور کو دعا کیلئے لکھا گیا تو حضور کی طرف سے پیغام آیا کہ مجھے ربوہ لایا جائے۔

چنانچہ جب مجھے ربوہ ہسپتال شفٹ کیا گیا اور ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب نے مجھے دیکھا تو میرا تمام جسم چھلنی تھا جسم کی ہڈیاں جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آپ کا علاج انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ ہم آپ کو کیا دیں، کیا نہ دیں۔ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب گھر گئے اور ایک چمچ اور ایک چھوٹی سی شہد کی بوتل اٹھا لائے۔ اس چمچ سے شہد نکالا اور پیالی میں حل کر کے مجھے دیا۔ جب میں نے شہد پی لیا تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ وہ چمچ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے استعمال میں لایا کرتے تھے۔ اور یہ چمچ محفوظ پڑا رہا ہے اور استعمال میں نہیں آیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس وقت آپ سے زیادہ اس چمچ کے استعمال کا مستحق اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

موصوف بتاتے ہیں کہ اس شہد کے علاوہ مجھے اور کوئی دوائی نہ دی گئی۔ اب میں یہاں ہالینڈ آیا ہوں۔ یہاں کے ڈاکٹروں نے مجھے چار ہسپتالوں میں چیک اَپ کے لئے بھیجا ہے۔ وہ جب ایکسرے لیتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں کہ اس کی پسلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں، چار پانچ جگہ فریکچر ہے، اس کا گھٹنا فریکچر ہے، اس کے ہاتھ فریکچر ہیں۔ یہ چلتا پھرتا کیسے ہے؟ میں نے انکو کہا کہ یہ بات آپ کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔ یہ مسیح موعود علیہ السلام کا ایک معجزہ ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام جب آئیں گے مردوں کو زندہ کریں گے۔ میں وہ مردہ ہوں جو مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے اور خلیفۃ المسیح کی دعا سے زندہ ہوا ہوں۔ اور آج آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔

....

☆ ابھی امسال کی بات ہے کہ افریقہ کے ملک Niger میں ہمارے مبلغ صغیر احمد قمر صاحب سخت بیمار ہو گئے۔ ان کے برین میں clot آنے کی وجہ سے بیماری اس حد تک بڑھ گئی کہ قومہ میں چلے گئے۔ اسی حالت میں تین چار دن گزر گئے۔ ان کی صحت کے بارہ میں حضور کی خدمت میں روزانہ رپورٹ پیش ہوتی۔ حضور انور ان کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔ ایک روز حضور انور نے فرمایا کہ ان کو ایک ہومیوپیتھی دوائی فوری طور پر دی جائے۔ چنانچہ ہمسایہ ملک بورکینا فاسو سے ہمارے ایک ڈاکٹر یہ دوائی لے کر وہاں پہنچے اور خود انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں جا کر یہ دوائی ان کے ہونٹوں پر لگائی۔ ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ جونہی دوائی ان کے ہونٹوں پر لگائی تو ان کے جسم نے حرکت کی۔ پھر کچھ دیر بعد آنکھیں کھول دیں اور اگلے روز وہ پوری طرح ہوش میں آ گئے اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ خلیفۂ وقت کی دعا سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔

....

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔"

یہ ہیں وہ مسیحائی کے عظیم الشان نشانات کہ جسے دنیا لاعلاج قرار دے دیتی ہے اور جسے مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا جاتا ہے وہ خلفائے مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے شفایاب ہو کر اور نئی زندگی پا کر خدا کے ان پیاروں کی صداقت اور ان کے تعلق باللہ اور ان کے قبولیت دعا پر زندہ گواہ بن کر کھڑے ہوتے ہیں۔

....

☆ مکرم فتح محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

22-1921ء میں جب میں احمدیت کی نعمت سے مشرف ہوا اور میرے ساتھ ہی ہمارے گاؤں کے چار اور افراد نے بھی احمدیت قبول کی تو پورے علاقہ میں مخالفت شروع ہو گئی۔ گاؤں کے بوڑھوں نے کہنا شروع کر دیا 'کیا ہوا کہ یہ لوگ مرزائی ہو گئے ہیں۔ ان کو لڑکیاں ہی ملتی ہیں'۔ اتفاق سے ہم پانچ لوگ جو احمدی ہوئے تھے ہم سب کے لڑکیاں تھیں اور کسی ایک کے پاس نرینہ اولاد نہ تھی۔ اس بات کا میرے دل پر بڑا صدمہ ہوا اور میں نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں نہایت عاجزی سے دعا کی درخواست کی کہ حضور ہم سب کے ہاں نرینہ اولاد ہونے کی دعا فرمائیں۔ تا اس بارہ میں بھی مخالفین کے منہ بند ہو جائیں۔ اس پر حضور نے جواب دیا 'خدا تعالیٰ آپ سب کو نرینہ اولاد دے گا'۔

اب دیکھیں کہ خلیفہ وقت نے ایک نہیں، دو نہیں بلکہ پانچ آدمیوں کو نرینہ اولاد کی بشارت دی۔ فتح محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہم پانچوں کو نرینہ اولاد سے نوازا اور حضرت مصلح موعود کی قبولیتِ دعا کے اس نشان سے تمام مخالفین کے منہ بند ہو گئے۔

....

☆ میاں محمد اسلم صاحب آف پتوکی لکھتے ہیں:

1965ء میں میری شادی ہوئی۔ شادی کے بارہ سال گزر گئے مگر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ تمام رشتہ دار غیر احمدی تھے۔ رشتوں داروں اور گاؤں والوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ 'چونکہ قادیانی ہو گیا ہے لہٰذا ابتر رہے گا'۔ میں نے ہر قسم کا علاج کروایا لیکن اولاد نہ ہوئی۔ اسی اثناء میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خدمت میں تمام حالات لکھ کر درخواستِ دعا کی۔ خط کے جواب میں حضور نے فرمایا: 'اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا اور ضرور نرینہ اولاد سے نوازے گا'۔ خلیفہ وقت کی اس دعا کے بعد میرے چار لڑکے ہوئے۔ سب لوگ حیران تھے کہ اس کی اولاد کس طرح ہو گئی حالانکہ لیڈی ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اس عورت سے اولاد ہونے کا سوال ہی نہیں۔ یعنی طبّی لحاظ سے یہ عورت اولاد پیدا نہیں کر سکتی۔ اس پر میں لوگوں کو بتاتا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ نشان ہے جو اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح کی دعا کی برکت سے دیا۔

....

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے ایک خطاب میں قبولیتِ دعا کا انتہائی ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔ حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں جب گھانا پہنچا ہوں تو وہاں کے ایک چیف نانا اوجیفو صاحب جو عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے وہ پہلی رات مجھے ملنے کیلئے آئے اور نماز کے بعد مجلس میں انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب میں نے مربی صاحب سے وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ یہ (چیف) ایک توہّم پرست کاہن قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی بیوی کا حمل ہر دفعہ ضائع ہو جاتا تھا۔ وہ عیسائی پادریوں اور دم پھونکنے والوں کے پاس گئے۔ کوئی فائدہ نہ ہوا۔ جب ہر طرف سے مایوس ہو گئے تو امام وہاب آدم صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ 'میں ہوں تو عیسائی لیکن مجھے عیسائیت پر سے دعا کا یقین اُٹھ گیا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ خدا آپ لوگوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ آپ اپنے امام کو میری طرف سے سارے حالات بتا کر لکھیں کہ ہمارے لئے دعا کریں۔' چنانچہ وہاب صاحب نے ان کا خط مجھے بھجوایا...... میں نے ان کو جواب لکھا کہ آپ کو بچہ نصیب ہوگا اور بہت ہی خوبصورت اور عمر پانے والا بچہ ہوگا۔ چنانچہ جب ان کی بیوی کو حمل ہوا تو ڈاکٹروں نے کہا کہ نہ صرف یہ بچہ مر جائے گا بلکہ بیوی کو بھی لے مرے گا۔ اس لئے تم اس حمل کو ضائع کروا دو۔ اس چیف نے کہا ہرگز نہیں۔ مجھے جماعت احمدیہ کے امام کا خط آیا ہے۔ نہ میری بیوی کو کوئی نقصان پہنچے گا نہ میرے بچے کو نقصان پہنچے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نہایت ہی خوبصورت صحت مند بچہ عطا فرمایا اور ان کی بیگم صاحبہ بھی بالکل ٹھیک ٹھاک رہیں۔ قبولیتِ دعا کے اس نشان کو دیکھ کر ان کی خواہش تھی کہ میرے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اس لئے وہ دیر کرتے رہے۔

....

☆ امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں بلغاریہ کے ایک مخلص نو احمدی دوست Etem صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ شامل ہوئے۔ موصوف نے چند سال قبل عیسائیت سے اسلام قبول کیا تھا۔ لیکن ان کی بیوی نے بیعت نہیں کی تھی۔

ان کی اہلیہ کا کہنا تھا کہ میری تین بیٹیاں ہیں۔ اگر مجھے بیٹا مل جائے تو میں بھی احمدی ہو جاؤں گی۔ موصوفہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اگلے سال جب وہ دوبارہ جلسہ میں آئیں تو سات ماہ کی حاملہ تھیں۔ ملاقات کے دوران انہوں نے بچے کیلئے نام رکھنے کی درخواست کی تو حضور انور نے صرف لڑکے کا نام 'جاہد' تجویز فرمایا۔

جلسہ سے واپس جا کر موصوفہ نے مبلغ سے کہا کہ ڈاکٹرز نے بتایا ہے کہ لڑکی ہے اس لئے حضور انور کی خدمت میں دوبارہ درخواست کریں کہ لڑکی کا نام تجویز فرمائیں۔ اس پر مبلغ نے کہا کہ آپ نے تو کہا تھا کہ اگر بیٹا ہوا تو احمدی ہو جاؤں گی۔ اور حضور انور نے بھی صرف بیٹے کا نام تجویز فرمایا ہے۔ اس لئے انشاء اللہ بیٹا ہی ہوگا۔ ڈاکٹر جو چاہیں کہیں، ان کی مشینیں جو چاہیں ظاہر کریں لیکن اب آپ کا بیٹا ہی ہوگا کیونکہ خلیفۃ المسیح نے بیٹے کا نام رکھا ہے۔ یہ سن کر کہنے لگیں کہ میں تو پہلے ہی احمدی ہو چکی ہوں۔ چنانچہ جب بچہ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ......از صفحہ نمبر 20

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مان کر تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور ایک انعام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر تمہیں اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوا۔ پس اس انعام کی قدر کرو۔ نیکیوں میں آگے بڑھو اور ان بیہودہ اور دنیا داری کی باتوں میں اپنے آپ کو غرق نہ کرو۔ تمہارا مقام اب اللہ کی نظر میں بلند ہوا ہے، اس کو بلند کرتی چلی جاؤ۔ یہ اعزاز جو تمہیں زمانے کے امام کو مان کر ملا ہے اس اعزاز کو برقرار رکھنے کی کوشش کرو۔ اس تعلیم پر عمل کرو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی ہے۔ اپنے اخلاق اعلیٰ کرو کہ اسی میں بڑائی ہے۔ اور یہ اللہ کے فضلوں کے ساتھ بلند ہوگا۔ اور اللہ کے فضلوں کے ساتھ اس صورت میں بلند ہوگا جب تم عاجزی دکھاؤ گی۔ جب تم ایک دوسرے کی عزت کرنا سیکھو گی جب تم اپنی جھوٹی اَناؤں اور جھوٹی عزّتوں کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستہ پر چلنے کی کوشش کرو گی۔

پھر آگے اللہ تعالیٰ نے مزید چند باتوں کی وضاحت فرمائی کہ ایک دوسرے کی عزت قائم کرنے کے لئے یہ باتیں بھی ضروری ہیں۔ معاشرے کو فساد سے پاک کرنے کے لئے یہ باتیں بھی ضروری ہیں۔ ان میں سے ایک ہے بدظنی۔ اور بدظنی ایسی چیز ہے جس سے نہ صرف تم دوسرے کو نقصان پہنچاتے ہو بلکہ اپنی روحانی ابتری کے سامان بھی پیدا کر رہی ہو۔ اور بدظنی پیدا ہوتی ہے تو دوسروں کی ٹوہ میں رہنے کی بھی عادت پڑتی ہے، تجسّس پیدا ہوتا ہے۔ ہر وقت دوسروں کی ٹوہ میں رہنے اور اس خیال میں رہنے کی وجہ سے کہ دوسری عورت میرے بارے میں کیا خیال رکھتی ہے یا فلاں شخص میرے بارے میں کیا خیال رکھتا ہے۔ یاں فلاں عزیز میرے بارے میں کیا خیال رکھتا ہے۔ یا فلاں دو عورتیں اکٹھی بیٹھی ہوئی ہیں یہ ضرور میرے خلاف، میرے متعلق فلاں بات کر رہی ہوں گی۔ تبصرہ کر رہی ہوں گی۔ اور ایک ایسی بات جس کا کوئی وجود ہی نہ ہو اس کو پکڑ کر ان دو باتیں کرنے والی عورتوں کے یا دو اکیلی بیٹھی عورتوں کے خلاف دل میں وبال اٹھتا ہے، دل میں بدظنیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ غصہ اور یہ وبال جو ہے پھر دوسرے کو نقصان پہنچانے سے پہلے اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہا ہوتا ہے۔ ایسی عورتیں اللہ کے حکم کی نافرمانی کر کے جو گناہ سر لے رہی ہوتی ہیں وہ تو ہے ہی، لیکن اس بدظنی کی وجہ سے، غصہ کی وجہ سے، دلوں میں بے چینی کی وجہ سے بلاوجہ کی اپنی صحت بھی برباد کر رہی ہوتی ہیں۔ اس فکر میں اپنے بلڈ پریشر بھی ہائی (High) کر رہی ہوتی ہیں۔ اس زمانے میں دنیا کے اَور تھوڑے جھمیلے ہیں، اور مسائل ہیں جو ان بدظنیوں کی وجہ سے زبردستی کے مسائل اپنے اوپر سہیڑے جائیں اور اپنی صحت برباد کی جائے۔

اور پھر ایک عورت کیونکہ ایک بیوی بھی ہے، ایک ماں بھی ہے۔ اس وجہ سے اپنے خاوند کے لئے بھی مسائل کھڑے کر رہی ہوتی ہے، اپنے بچوں کی تربیت بھی خراب کر رہی ہوتی ہے۔ کیونکہ ان بدظنیوں کا پھر گھر میں ذکر چلتا رہتا ہے۔ بچوں کے کان میں یہ باتیں پڑتی رہتی ہیں وہ بھی ان باتوں سے متأثر ہوتے ہیں، اثر لیتے ہیں۔ ان کی اٹھان بھی اس بدظنی کے ماحول میں ہوتی ہے اور یوں بڑے ہو کر وہ بھی اس وجہ سے اس برائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو ایسی مائیں اس قسم کی باتیں بچوں کے سامنے کر کے جس میں فساد کا خطرہ ہو، جو ایک دوسرے کے متعلق دلوں میں رنجشیں پیدا کرنے والی ہو، جو بدظنیوں میں مبتلا کرنے والی ہو، جن سے کدورتیں پیدا ہونے کا خطرہ ہو، جہاں اپنے بچوں کو برباد کر رہی ہوتی ہیں وہاں جماعت کی امانتوں کے ساتھ بھی خیانت کر رہی ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان بدظنیوں اور پھر ان کی وجہ سے دوسرے فریق کے بارے میں جو اس کے پیچھے باتیں ہوتی ہیں اپنے گروپ میں بیٹھ کر یا اپنی مجلس میں بیٹھ کر جو تبصرے ہوتے ہیں اس کو غیبت کہا ہے۔ اور فرمایا یہ غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہا ہے۔ اور کون پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پھر فرمایا تم پسند نہیں کرتے کہ تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ، تم اس سے کراہت کرتے ہو۔ پس ان باتوں سے پرہیز کرو، ان سے بچو۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر جو انعام کیا ہے، تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے کی توفیق دی ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا شکریہ ہے کہ تم اس کا تقویٰ اختیار کرو، اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ جو غلطیاں ہو چکی ہیں ان کے لئے خدا سے مغفرت طلب کرو۔ اللہ تعالیٰ تو بار بار رحم کرتے ہوئے اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ پس بدظنی، تجسّس اور غیبت کی بیماریوں کو ترک کرتے ہوئے، ہر ایک کو اللہ کے حضور جھکتے ہوئے، اس سے مغفرت کا طالب ہونا چاہئے، اس سے رحم مانگنا چاہئے، تا کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ تقویٰ پر چل سکیں اور تقویٰ پر چلنے والوں کی اللہ کے نزدیک بہت قدر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے نزدیک تو وہی لوگ معزز ہیں جو ان برائیوں سے بچنے والے اور تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ باقی رہے تمہارے قبیلے یا تمہارے خاندان یا تمہاری قومیتیں یہ تو صرف ایک پہچان ہے۔ جب ہم نے اس زمانے کے مسیح و مہدی کو مان لیا۔ حَکم وعدل کو مان لیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لیا۔ جب ہم اس دعویٰ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں کہ ہم نے دنیا کو امت واحدہ بنانا ہے، ایک ہاتھ پر اکٹھے کرنا ہے، ایک امت بنانا ہے۔ تو پھر یہ قومیتیں اور یہ قبیلے اور یہ خاندان کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ یہ پہچان تو ہے کہ ہم کہیں کہ فلاں جرمن ہے، فلاں پاکستانی ہے اور فلاں انڈونیشین ہے، اور فلاں افریقن ہے، گھانین ہے، نائیجیرین ہے۔ لیکن ایک احمدی میں کسی قوم کا ہونے کی وجہ سے بڑائی نہیں آنی چاہئے۔ یا کسی احمدی کو، کسی بھی قوم کے احمدی کو، کسی دوسری قوم کے احمدی کو دیکھ کر یہ احساس نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ یہ ہم سے کمتر ہے۔ ایک پاکستانی احمدی کا کام ہے کہ ایک افریقن احمدی کو بھی اسی طرح عزت دے جس طرح ایک جرمن احمدی کی وہ عزت کرتا ہے یا کسی دوسرے یورپین ملک کے باشندے کی عزت کرتا ہے۔ اسی طرح ایک احمدی جو یورپین ہے، اسی طرح افریقن کی یا ایشین کی عزت کرے جس طرح وہ یورپین کی کرتا ہے۔ جب یہ معاشرہ قائم ہوگا تو خدا کی رضا حاصل کرنے والا معاشرہ ہوگا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ بالکل سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کا کسی کے ساتھ کوئی جسمانی رشتہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ خود انصاف ہے اور انصاف کو دوست رکھتا ہے۔ وہ خود عدل ہے، عدل کو دوست رکھتا ہے۔ اس لئے ظاہری رشتوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ جو تقویٰ کی رعایت کرتا ہے اسے وہ اپنے فضل سے بچاتا ہے۔ اور اس کا ساتھ دیتا ہے۔ اور اسی لئے اُس نے فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات:14)۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 309-310۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس آج ہر عورت اور مرد کو تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو، اِس زمانے کے امام کو ماننے کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور انصاف اور عدل کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہی چیز ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کا دوست بنائے گی۔ اور جس کا اللہ دوست بن جائے اس کو دین و دنیا کی نعمتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔

عورتوں کو، احمدی عورتوں کو خاص طور پر مَیں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جیسا کہ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ آپ کی گودوں میں مستقبل کی مائیں اور مستقبل کے باپوں نے پرورش پانی ہے اور پا رہے ہیں۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق آج کی مائیں تقویٰ پر قدم ماریں گی تو احمدیت کی آئندہ نسلوں کا مستقبل محفوظ کر رہی ہوں گی۔ پس اس طرف ہر احمدی عورت کو غور کرنا چاہئے۔

یہ چند مثالیں جو ان آیات میں دی گئی ہیں اس کے علاوہ بھی قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر مختلف برائیوں کا ذکر ہے جن کو چھوڑنے کی ہدائت فرمائی گئی ہے۔ مختلف نیکیوں کا ذکر ہے جن کو اختیار کرنے کی ہدائت فرمائی گئی ہے۔ پس ان سب نیکیوں کو اپنانا اور ان سب برائیوں کو چھوڑنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور آج میں آپ عورتوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ اگر آپ اپنے اوپر یہ فرض کر لیں کہ آپ نے ہر برائی کو ترک کرنا ہے اور ہر نیکی کو اپنانا ہے تو آپ مردوں کی بھی اصلاح کا باعث بن رہی ہوں گی۔ بچوں کی اصلاح کا بھی باعث بن رہی ہوں گی۔ آئندہ نسلوں کی اصلاح کا بھی باعث بن رہی ہوں گی۔

ایک دو برائیوں کا اور بھی میں ذکر کر دیتا ہوں جو قرآن کریم میں درج ہیں، زیادہ تو نہیں کر سکتا۔ مختلف برائیوں کا ذکر ہے جو تقویٰ سے دُور لے جانے والی ہیں۔ مثلاً جیسے فرمایا فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31) کہ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ کیونکہ جھوٹ شرک کی طرف لے جاتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا خیال کرتا ہے کہ جھوٹ بول کر یا غلط بیانی کر کے اپنی چالاکی سے میں نے اپنی جان بچا لی ہے یا اپنی جان بچا لوں گا۔ یا فلاں شخص سے اپنے مفاد حاصل کر لوں گا۔ لوگوں کو تو دھوکہ دیا جا سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ پس اپنی اولاد کی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کہ ہر ماں اپنے سچ کے معیار کو بھی بلند سے بلند تر کرے۔ ہلکی سی بھی ایسی بات اس سے نہیں ہونی چاہئے، کوئی ایسی غلط بیانی بھی نہیں ہونی چاہئے جس سے بچے کے سچ کا معیار متأثر ہو۔

ایک دفعہ ایک عورت نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ تھیں اپنے چھوٹے بچہ کو جو کھیلتا ہوا باہر جا رہا تھا آواز دے کر کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ادھر آؤ مَیں تمہیں ایک چیز دوں۔ بچہ واپس مڑا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کیا دینے کے لئے تم نے بلایا ہے؟ تو ماں نے کہا کہ اسے مَیں کھجور دینا چاہتی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تم جھوٹ بولتیں۔ (الدر المنثور۔ زیر سورۃ التوبۃ) تو اس حد تک احتیاط کا حکم ہے۔

ہم اکثر یہ حدیث سنتے ہیں کئی دفعہ مَیں بیان بھی کر چکا ہوں اور بچوں کو بھی سناتے ہیں۔ لیکن جب اپنے پر موقع آتا ہے تو غلط بیانی سے کام لے لیتے ہیں۔ بعض کی تو یہ عادت بن جاتی ہے اور بن گئی ہے کہ وہ غلط اور جھوٹی بات کہہ جاتے ہیں اور احساس نہیں ہوتا کہ جھوٹ کہا ہے۔ بات کر دیتے ہیں اور بات کر کے پھر اگر اس سے پوچھو کہ فلاں بات کی ہے؟ تو کہتے ہیں نہیں، مَیں نے تو نہیں کی۔ فوراً مکر بھی جاتے ہیں یا یاد نہیں رہتا یا یہ احساس ہی نہیں کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔ تو یہ جو عادت ہے اس کو بھی ترک کرنا چاہئے۔ جو بات کہیں جیسے مرضی حالات ہو جائیں، جیسی مرضی آفت آ جائے، مشکل آ جائے اور سزا کا خطرہ ہو ہمیشہ سچ کا دامن پکڑے رہنا چاہئے۔ تو جب اس حد تک آپ اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گی اور اس بیماری کو دور کرنے کی کوشش کریں گی، جب اس حد تک آپ کے عمل میں سچائی پیدا ہو جائے گی تو جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا، جو مَیں نے حدیث میں بیان کیا ہے یہ سچائی کا معیار ہونا چاہئے تو غیر محسوس طریق پر آپ اپنے بچوں کی ایسی تربیت کر رہی ہوں گی جہاں بچے تقویٰ اور سچائی کے ماحول میں پرورش پا رہے ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے''۔ گند قرار دیا ہے۔'' جیسا کہ فرمایا ہے فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31) دیکھو یہاں جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے۔ اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بُت ہی ہے۔ ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بُت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمّع سازی کے اَور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جُھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے تو جلدی سے دُور نہیں ہوتا۔ مدّت تک ریاضت کریں۔ تب جا کر سچ بولنے کی عادت اُن کو ہوگی۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 266۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہر احمدی عورت کو جھوٹ کے خلاف بھی جہاد کرنا چاہئے۔ اپنے آپ کو اتنا سچا بنا لیں کہ آپ کا ماحول آپ پر کبھی یہ کہہ کر انگلی نہ اٹھا سکے کہ اس نے فلاں وقت میں فلاں بات جو کہی تھی اس میں یہ چیز غلط تھی۔ آپ کا ہر ہر لفظ اور ہر فقرہ اور ہر لفظ سچائی سے بھرا ہوا ہونا چاہئے۔ سچائی کی ایک مثال ایک احمدی عورت کو ہونا چاہئے۔ آپ کی سچائی کی دھاک اس قدر ہر ایک پر بیٹھنی چاہئے کہ ہر ایک آنکھ بند کر کے، بغیر سوچے سمجھے آپ کی ہر بات کا اعتبار کرنے والا ہو۔ اس کو یہ سوچنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو کہ اس نے کبھی غلط بیانی کرنی ہے۔ اس حد تک آپ کے سچائی کے معیار ہونے چاہئیں۔ جب یہ معیار آپ حاصل کر لیں گی تو جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ کی اگلی نسلوں کے معیارِ سچائی جو ہیں وہ بھی اس قدر بلند ہو جائیں گے جن کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور جب سچائی اتنی پھیل جائے کہ جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تو وہی دور ہوگا جب کوئی روک آپ کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ آپ پھیلتے چلے جائیں گے اور بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور کوئی نہیں جو آپ کے پیغام کو روک سکے۔ کوئی نہیں جو احمدیت کی ترقی کو روک سکے۔ اور یہی سچائی کے معیار ہیں جو اتنے بلند ہو جائیں تو اس کے سامنے جیسا کہ میں نے کہا کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ اس کے سامنے دنیا کا ہر بت پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔ اور جب آپ اپنی سچائی کے اس قدر معیار بلند کر لیں گی تو خدا کے ہاں بھی صدّیقہ لکھی جائیں گی۔

ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں سچ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدّیق لکھا جاتا ہے۔ اور پھر فرمایا جھوٹ بولنے والا کذّاب لکھا جاتا ہے۔

(ابو داؤد کتاب الأدب باب التشدید فی الکذب)

اللہ تعالیٰ آپ سب کو یہ صدق کے معیار حاصل کرنے کی توفیق دے۔ اور کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ اللہ کے ہاں کوئی احمدی عورت کذّاب لکھی جانے والوں میں ہو۔

ایک بیماری جس نے معاشرہ میں فساد پیدا کیا ہوا ہے، خیانت بھی ہے۔ خیانتوں کا صحیح ادراک نہیں ہے۔ جس حدتک امانتوں کے معیار بلند ہونے چاہئیں وہ معیار بلند نہیں ہوتا۔ تو ہر احمدی کو اپنی امانت کے معیار بھی اتنے بلند کرنے چاہئیں کہ کبھی اس سے خیانت کا تصور بھی نہ کیا جاسکے۔ اول تو جھوٹ چھوڑنے سے ہی معیار اتنے بلند ہو جاتے ہیں کہ ہر دوسری برائی خود بخود چھوٹتی چلی جاتی ہے۔ لیکن قرآن کریم میں اس کا بھی ذکر اس طرح آیا ہوا ہے اس لئے مَیں ذکر کر رہا ہوں۔

تو اللہ تعالیٰ نے خیانت کرنے والے سے ناپسندیدگی کا اظہار یوں فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا (النسآء:108) یقیناً اللہ تعالیٰ خیانت میں بڑھے ہوئے اور گناہگار کو پسند نہیں کرتا۔ پس اللہ کا محبوب اور اس کا پسندیدہ بننے کے لئے اور اس کا دوست بننے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو ہر قسم کی خیانت سے پاک کریں۔ اپنے نفسوں کو بھی خیانت سے پاک کریں۔ اپنے آپ کو بھی دھوکہ نہ دیں۔ اپنے خاوند اور بچوں کو بھی دھوکہ نہ دیں۔ اپنے دوستوں کو اور اپنے ماحول میں بھی کبھی دھوکہ نہ دیں۔ کسی بھی معاملہ میں کبھی کسی کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کریں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل فرما کر جو احسان کیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی کے لئے جو شرائط بیعت رکھی ہیں ان پر عمل کریں۔ ان کو پڑھیں اور غور کریں اور دیکھیں کہ کس حدتک آپ نے وہ معیار حاصل کرنے ہیں اور اپنے آپ کو پاک کرنا ہے۔ اپنی بہنوں کے حقوق ادا کریں۔ اپنے ماحول کے حقوق ادا کریں۔ اپنے خاوندوں کے حقوق ادا کریں۔ اپنے بچوں کے حقوق ادا کریں۔ جن پر جماعتی ذمہ داریاں ہیں وہ اپنی جماعتی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جو ملک کے قوانین ہیں ان کی پابندی کریں اور ان سب نیکیوں پر نہ صرف خود قائم رہنا ہے بلکہ اپنی اولادوں کو بھی ان پر قائم کرنا ہے۔ ان کی بھی نیک تربیت کرنی ہے۔ ان کی بھی جماعت کی امانت سمجھ کر پاک تربیت کرنی ہے۔ تبھی آپ اُن لوگوں میں شامل کہلاسکیں گی جو خیانت کرنے والے نہیں بلکہ امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ اور یہ سب باتیں نیک اعمال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضلوں سے حاصل ہوں گی۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کریں۔ جب آپ کی عبادتوں کے معیار بلند ہوں گے تو تقویٰ کے معیار بھی بلند ہوں گے۔ اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف مزید توجہ پیدا ہوگی۔ آپ کی نسلیں نیکیوں پر قدم مارنے والی ہوں گی۔ اور یوں وہ بھی آپ کے لئے مستقل دعاؤں کا ذریعہ بن رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو تقویٰ کے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ لوگوں کو وہ فہم و ادراک عطا فرمائے جس سے آپ یہ سمجھ سکیں کہ احمدی ہونے کے بعد ایک احمدی عورت پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

اب دعا کریں۔

قربانی کے مسائل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے

ماخوذ از کتاب 'فقہ المسیح'۔ مرتبہ: انصار احمد نذر۔ (صدر شعبہ فقہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

قربانی کی حکمت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَاؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ (الحج:38) یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے۔ یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔"

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 99 حاشیہ)

دلوں کی پاکیزگی سچی قربانی ہے

"لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَاؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ (الحج:38) یعنی دلوں کی پاکیزگی سچی قربانی ہے۔ گوشت اور خون سچی قربانی نہیں۔ جس جگہ عام لوگ جانوروں کی قربانی کرتے ہیں خاص لوگ دلوں کو ذبح کرتے ہیں"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 424)

قربانی میں دیگر مذاہب پر اسلام کی فضیلت

عربی زبان میں عیدالاضحیہ کا خطبہ دیتے ہوئے (جو خطبہ الہامیہ کے نام سے معروف ہے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

(عربی عبارت سے ترجمہ) "میرا گمان ہے کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو اُن قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی اُمّتوں کے لوگ کیا کرتے تھے۔ اور قربانیوں کی کثرت اس حدتک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کے خون جمع کئے جائیں اور اُن کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے۔ اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں۔"

(خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 32-33)

قربانی صرف صاحبِ استطاعت پر واجب ہے

ایک شخص کا خط حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں نے تھوڑی سی رقم ایک قربانی میں حصہ کے طور پر ڈال دی تھی، مگر اُن لوگوں نے مجھے احمدی ہونے کے سبب اس حصہ سے خارج کر دیا ہے۔ کیا میں وہ رقم قادیان کے مسکین فنڈ میں دے دوں تو میری قربانی ہو جائے گی؟ فرمایا:

"قربانی تو قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے۔ مسکین فنڈ میں روپے دینے سے نہیں ہوسکتی۔ اگر وہ رقم کافی ہے تو ایک بکرا قربانی کرو۔ اگر کم ہے اور زیادہ کی تم کو توفیق نہیں تو تم پر قربانی کا دینا فرض نہیں"۔ (بدر 14 فروری 1907ء صفحہ 8)

غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر قربانی کرنا

ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا ہم غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر یعنی تھوڑے تھوڑے روپے ڈال کر کوئی جانور مثلاً گائے ذبح کریں تو جائز ہے؟ فرمایا:

"ایسی کیا ضرورت پڑ گئی ہے کہ تم غیروں کے ساتھ شامل ہوتے ہو۔ اگر تم پر قربانی فرض ہے تو بکرا ذبح کرسکتے ہو۔ اور اگر اتنی بھی توفیق نہیں تو تم پر قربانی فرض ہی نہیں۔ وہ غیر جو تم کو اپنے سے نکالتے ہیں اور کافر قرار دیتے ہیں وہ تو پسند نہیں کرتے کہ تمہارے ساتھ شامل ہوں تو تمہیں کیا ضرورت ہے کہ اُن کے ساتھ شامل ہو۔ خدا پر توکل کرو"۔

(بدر 14 فروری 1907ء صفحہ 8)

بکرے کی عمر کتنی ہو؟

سوال پیش ہوا ایک سال کا بکرا بھی قربانی کے لئے جائز ہے؟ فرمایا: مولوی صاحب سے پوچھ لو۔ اہلحدیث و حنفاء کا اس میں اختلاف ہے۔

نوٹ ایڈیٹر صاحب بدر: مولوی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ دو سال سے کم کا بکرا قربانی کے لئے اہلحدیث کے نزدیک جائز نہیں۔ (بدر مورخہ 23 جنوری 1908ء صفحہ 2)

کیا ناقص جانور بھی قربانی کے لئے ذبح کیا جاسکتا ہے؟

ایک شخص نے حضرت سے دریافت کیا کہ اگر جانور مطابق علامات مذکورہ درحدیث نہ ملے تو کیا ناقص کو ذبح کرسکتے ہیں؟

فرمایا: مجبوری کے وقت تو جائز ہے مگر آج کل ایسی مجبوری کیا ہے۔ انسان تلاش کرسکتا ہے اور دن کافی ہوتے ہیں خواہ مخواہ حجت کرنا یا تساہل کرنا جائز نہیں۔

(بدر 23 جنوری 1908ء صفحہ 2)

عیدالاضحیہ کے دن قربانی کر کے اُس کا گوشت کھانے تک کا روزہ

عیدالاضحیہ کے دن قربانی کر کے اُس کا گوشت کھانے تک جو روزہ رکھا جاتا ہے اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

"مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھے لکھا ہے کہ جو روزہ اس عید کے موقع پر رکھا جاتا ہے وہ سنّت نہیں، اس کا اعلان کر دیا جائے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق ثابت ہے کہ آپ صحت کی حالت میں قربانی کر کے کھاتے تھے۔ تاہم یہ کوئی ایسا روزہ نہیں کہ کوئی نہ رکھے تو گنہگار ہو جائے۔ یہ کوئی فرض نہیں بلکہ نفلی روزہ ہے اور مستحب ہے۔ جو رکھ سکتا ہو رکھے مگر جو بیمار، بوڑھا یا دوسرا بھی نہ رکھ سکے وہ مکلّف نہیں اور نہ رکھنے سے گنہگار نہیں ہوگا۔ مگر یہ بالکل بے حقیقت بھی نہیں جیسا کہ مولوی بقاپوری صاحب نے لکھا ہے۔ مَیں نے صحت کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس پر عمل کرتے دیکھا ہے۔ پھر مسلمانوں میں یہ کثرت سے رائج ہے اور یہ یونہی نہیں بنالیا گیا بلکہ مستحب نفل ہے جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تعامل رہا اور جس پر عمل کرنے والا ثواب پاتا ہے۔ مگر جو نہ کرسکے اسے گناہ نہیں"۔

(روزنامہ الفضل 17 جنوری 1941ء صفحہ 4)

بقیہ: خلفائے احمدیت کے قبولیت دعا کے واقعات از صفحہ نمبر 15

بیٹے سے ہی نوازا۔ وہ جلسہ کے موقع پر اس بیٹے کو ساتھ لے کر آئی تھیں اور لوگوں کو بتا رہی تھیں کہ 'دیکھو! یہ خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی قبولیت کا نشان ہے'۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب 2004ء میں غانا تشریف لے گئے تو ایک موقع پر سفر کے دوران حضور نے اہلِ غانا کو بشارت دی کہ گھانا کی زمین سے تیل نکلے گا۔

چنانچہ جب 2008ء میں حضور انور خلافت جوبلی کے موقع پر دوبارہ گھانا تشریف لے گئے تو غانا کے صدرِ مملکت نے ملاقات کے دوران حضور سے کہا کہ 'حضور کی ہمارے ملک کے لئے دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ حضور نے اپنے گزشتہ دورہ کے دوران فرمایا تھا کہ 'گھانا کی زمین میں تیل ہے اور یہاں سے تیل نکلے گا'۔ حضور انور کی یہ دعا بڑی شان سے قبول ہوئی اور گزشتہ سال گھانا سے تیل نکل آیا'۔

چنانچہ اس حوالہ سے گھانا کے مشہور نیشنل اخبار Daily Graphic نے اپنے 17 اپریل 2008ء کے شمارہ میں پہلے صفحہ پر حضور انور اور صدر غانا کی ملاقات کی رپورٹ شائع کرتے ہوئے لکھا: 'خلیفۃ المسیح نے اپنے دورہ گھانا 2004ء کے دوران گھانا میں تیل کی دریافت پر بڑے پُر زور طریق سے اپنے یقین کا اظہار کیا تھا اور یہی یقین گزشتہ سال حقیقت میں بدل گیا۔ اور گھانا کی سرزمین سے تیل نکل آیا'۔

پس خلفائے احمدیت کی دعاؤں سے ملک اور قومیں بھی فیضیاب ہو رہی ہیں۔ کیا اپنے اور کیا بیگانے سبھی ان دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتے ہیں۔

یہ وہ مبارک وجود ہیں جہاں قدم رکھتے ہیں وہاں کی زمین خزانے اگلتی ہے اور فضا برکتوں سے بھر جاتی ہے۔ جس مٹی پر نظر ڈالتے ہیں وہ سونا بن جاتی ہے۔ جو بات ان کے منہ سے نکلتی ہے خدا کے فرشتے اس کی تکمیل کے لئے مسخّر ہو جاتے ہیں۔

خلفائے احمدیت کے قبولیتِ دعا کے ان ایمان افروز واقعات کو سننے کے بعد ہر دل میں یہ خواہش جنم لے گی کہ ہمارے لئے بھی خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے معجزات رونما ہوں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایسی خواہشات کی تکمیل کے لئے ایک نسخہ بتایا ہے حضور فرماتے ہیں:

"جو لوگ محض دعا کے لئے لکھتے ہیں اور اخلاص کا تعلق نہیں رکھتے ان کے حق میں نہ دعا قبول ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی۔ اُسی کے لئے قبول کی جائیں گی جو خاص اخلاص کے ساتھ دعا کے لئے لکھتا ہے اور اس عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے اس میں آپ کی اطاعت کروں گا۔"

اس لئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے حق میں خلیفۂ وقت کی دعائیں قبول ہوں تو اپنے پیارے امام کے ساتھ اخلاص و وفا اور محبت اور اطاعت کا ایسا تعلق استوار کریں جس کی دنیاوی رشتوں میں نظیر نہ ملتی ہو۔

پس آیئے! ہم اس محبت اور وفا اور اخلاص کو بڑھاتے چلے جائیں۔ تاکہ ہم آفاق میں بھی خدا کے نشانات دیکھیں اور اپنے نفوس میں بھی ایسے معجزات کے گواہ بن جائیں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کی قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے رسالہ ’’انصارالدین‘‘ جنوری و فروری 2011ء میں مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب کے قلم سے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا اور حفاظتِ الٰہی کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

✿ 1907ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے نوجوانوں کو زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی تو حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بھی لبیک کہا۔ 1917ء میں جنگ عظیم اوّل کے دوران جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپؓ کو انگلستان جانے کا ارشاد فرمایا تو چند عورتوں نے حضورؓ کی خدمت میں عرض کی کہ سمندری سفر خطرے سے خالی نہیں لوگ گیہوں کی طرح پس رہے ہیں۔ اگر حضرت مفتی صاحب کو بھی روک لیا جائے تو بہتر ہے۔ جواباً حضورؓ نے فرمایا کہ گیہوں چکی میں پسنے کے لئے ڈالے جاتے ہیں مگر ان میں سے بھی کچھ اوپر رہ جاتے ہیں جو نہیں پستے۔ تو یہ مفتی صاحب بچے ہوئے گیہوں ہیں، پسنے والے نہیں۔

چنانچہ حضرت مفتی صاحبؓ انگلستان کے لئے بمبئی سے روانہ ہوئے تو جہاز میں ہی تبلیغ شروع کردی۔ تین دن کے اندر اندر ایک انگریز نے احمدیت قبول کرلی اور پھر یہ سلسلہ جاری رہا اور سفر کے دوران ہی متعدد افراد نے احمدیت قبول کرلی۔ پھر ایک موقع ایسا آیا کہ کپتان نے خدشہ ظاہر کیا کہ یہ جہاز ڈوب سکتا ہے۔ اس پر جہاز میں کہرام مچ گیا تو حضرت مفتی صاحبؓ دعا کرنے کے بعد لوگوں کو تسلیاں دیتے رہے۔ کیونکہ آپؓ نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک فرشتہ انگریزی میں کہتا ہے: ’صادق یقین کرو یہ جہاز سلامت پہنچے گا‘۔ چنانچہ جہاز بخیریت منزل پر پہنچا اور مفتی صاحب کو تبلیغ کا ایک اَور عمدہ موقع مل گیا۔

✿ مکرم برکات احمد راجیکی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ 1942ء میں مَیں لاہور میں ملازم تھا۔ میرے بائیں کان میں پھوڑا نکلا اور شدید ورم اور درد کی وجہ سے مَیں رخصت پر قادیان آگیا۔ دفتر والوں نے چار ماہ کی رخصت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ کے سرٹیفکیٹ پر منظور کرلی۔ جب رخصت ختم ہونے میں چند دن باقی تھے اور میری طبیعت بھی بہت حد تک سنبھل چکی تھی تو دفتر کی طرف سے سول سرجن گورداسپور کو لکھا گیا کہ وہ میرا معائنہ کرکے رپورٹ کریں اور مجھے بھی اُن سے جلد معائنہ کروانے کی ہدایت کی گئی۔ میری طبیعت پر یہ بوجھ تھا کہ اب صحت کافی اچھی ہوچکی ہے اگر سول سرجن نے لکھا کہ میں ڈیوٹی دینے کے قابل ہوں تو دفتر والے الزام دیں گے کہ پہلا سرٹیفکیٹ غلط تھا اور اگر اس نے کام کے ناقابل بتایا تو مخالف افسر لمبی بیماری کی وجہ سے ملازمت سے برخواست کرسکتا تھا۔ مَیں نے اپنی اس الجھن کو حضرت والد بزرگوار مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ کی خدمت میں بیان کیا۔ آپؓ نے فرمایا: مَیں دعا کروں گا تم کوئی فکر نہ کرو اور گورداسپور جاکر معائنہ کرالو۔ چنانچہ مَیں سائیکل پر نہر کے راستہ گورداسپور روانہ ہوا۔ برسات کا موسم تھا اور آسمان پر بادل منڈلا رہے تھے۔ لیکن میں باآرام گورداسپور پہنچ گیا۔ جب معائنہ کرا کے واپس لوٹا تو رستہ میں نہر کی پٹڑی پر بارش کے آثار تھے اور بعض نشیبی جگہوں پر بارش کا پانی کھڑا تھا۔ لیکن جہاں جہاں سے مَیں گزر رہا تھا وہاں مطلع صاف تھا۔ اس طرح خاکسار بسہولت واپس لوٹا۔ واپسی پر حضرت والد صاحبؓ نے بتایا کہ جب تم سائیکل پر روانہ ہوئے تو کچھ دیر بعد گھنا بادل چھا گیا اور بارش شروع ہوگئی۔ مَیں نے تمہاری تکلیف اور بے سروسامانی کا خیال کرکے خدا تعالیٰ کے حضور التجا کی کہ بارش سے برکات احمد بچ جائے اور اس کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوا اور تم آرام و سہولت سے واپس آگئے۔

بعد میں دفتر کی الجھن بھی دُور ہوگئی۔ الحمدللہ

✿ حضرت فیض الدین صاحبؓ نے ملک حسن محمد صاحب سمبڑیالوی کو بتایا کہ مجھے جب یہ علم ہوا کہ لوگ میرے قتل کے درپے ہیں تو میں نے کثرت سے اس دعا کا ورد شروع کردیا کہ ’’اے خدا! میری دعا سن اور اپنے اور میرے دشمنوں کو پراگندہ کر‘‘۔ ایک دن مَیں مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک شریر ہاتھ میں ڈنڈا لئے گالیاں دیتا ہوا مسجد میں گھس آیا۔ مَیں نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہی دعا پڑھنی شروع کردی۔ مَیں نے محسوس کیا کہ اس نے دائیں بائیں دونوں طرف چکر لگائے پھر کچھ بڑبڑاتا ہوا باہر چلا گیا۔ اس دعا کو مَیں نے مخالفت کے دنوں میں بہت مؤثر پایا۔

✿ حضرت حافظ محمد حسین صاحبؓ تحریر کرتے ہیں کہ ٹرپئی میں مخالفین صلاح مشورہ کرنے لگے کہ مرزائی چپکے سے کچی مسجد میں جمعہ پڑھ لیتے ہیں اور کوئی اُن کو پوچھتا تک نہیں۔ اس لئے آئندہ جمعہ سارا گاؤں کچی مسجد میں ادا کرے اور پختہ مسجد میں ان کو آنے نہ دیا جائے اور آخری دفعہ ان کا پورا پورا بندوبست کریں۔ چنانچہ مجھے کئی دوستوں نے کہا کہ مناسب ہے تم چند یوم کے لئے کہیں چلے جاؤ۔ مَیں نے کہا اگر اب کی دفعہ چلے گئے تو اگلے جمعہ کو وہ پھر ایسے ہی کریں گے۔ جوں جوں جمعہ کا دن قریب آتا جاتا تھا شور زیادہ ہوتا جاتا تھا۔ جمعرات کی رات مَیں اکیلا دیر تک نماز پڑھتا اور دعا کرتا رہا۔ ابھی وتر باقی تھے اور سنتوں کے سلام کے لئے التحیات میں بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک نور کا شعلہ دُور سے آتا ہوا دکھائی دیا اور پہلو کی طرف دل پر آکر لگا جس سے بلند آواز سنائی دی: اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ اس کے بعد درود شریف کے حروف زبان پر تھے۔

اگلے روز جمعہ تو انہوں نے بھی کچی مسجد میں پڑھا مگر ہم کو کسی نے پوچھا تک نہیں۔ صرف جمعہ کے بعد میری طرف اشارہ ایک دوسرے سے یہ باتیں کرنے لگے کہ اب یہ تو مرزائی ہوگیا ہے امام کس کو بنائیں؟ ایک نے کسی کا نام لیا اور دوسرے نے اُس پر چوری کا الزام لگایا۔ دوسرے نے کسی اَور کا نام لیا تیسرے نے اس پر کوئی اَور الزام لگایا۔ اسی طرح کرتے ہوئے وہ مسجد سے چلے گئے۔

✿ حضرت حافظ محمد حسین صاحبؓ مزید بیان فرماتے ہیں کہ چوہدری رستم علی کی تدفین کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ حضرت مسیح موعودؑ کے مزارِ مبارک پر تشریف لے گئے۔ جب حضورؓ دعا کر رہے تھے تو خاکسار کو حضرت اقدسؑ کا چہرہ مبارک دکھائی دیا اور فرمانے لگے کہ محمود کے آجکل بہت دشمن ہیں مگر خُدا کے فرشتے ہر وقت ان کے ہمراہ ہوتے ہیں۔ ضرورت کے وقت تو بیشمار ہوتے ہیں مگر پانچ فرشتے ہر وقت ہمراہ ہوتے ہیں۔ اتنے میں حضورؓ دعا سے فارغ ہوگئے اور مجھ سے بھی وہ حالت جاتی رہی۔

✿ حضرت حکیم عبدالصمد صاحبؓ کی بیٹی 1947ء کی ہجرت کے ضمن میں تحریر کرتی ہیں کہ جب قادیان کے حالات زیادہ خراب ہوئے تو لوگوں کو محفوظ مقامات پر لے جایا گیا اور حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ کی ہدایت پر ابا جان کو دارالمسیح میں ٹھہرایا گیا۔ مجھے وہ منظر خوب یاد ہے جب ابا جان دعائیں پڑھتے ہوئے اپنے گھر سے نکلے تو چاروں طرف سکھ تھے۔ آپؓ دعائیں پڑھتے ہوئے آگے چل رہے تھے اور اُن کے پیچھے ہم سب یعنی پانچ بہنیں، بھابھی اور دو ہماری ماموں زاد بہنیں تھیں۔ اس طرح ہمارا سکھوں کے درمیان سے نکلنا معجزہ سے کم نہ تھا۔

پھر جس ٹرک میں ہم سوار ہوئے اس میں حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ (قاعدہ یسرنا القران والے) بھی تھے۔ کانوائے حرکت میں آیا تو انہوں نے ’’بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا‘‘ پڑھنا شروع کیا اور تمام راستے یہ الفاظ ان کے ورد زبان رہے۔ کئی مقامات خطرے کے آئے مگر اللہ تعالیٰ نے تمام خطرے ٹالے۔ کانوائے نہر کی پٹڑی پر چل رہا تھا۔ دوسری طرف سکھوں کے فوجی مورچہ جمائے ہوتے تو ایک جیپ میں سوار فوجی لوگوں کو کہتا جاتا کہ ٹرک میں لیٹ جاؤ خطرہ ہے۔ جب خطرہ ٹل جاتا تو پھر وہ کہتا اب بیشک بیٹھ جاؤ۔ ٹرک خراب ہوجاتا تو وہ تمام کانوائے کو روک دیتا۔ جب ٹرک ٹھیک ہوجاتا تو ساتھ لے کر چلتا۔ شام کو ہم لاہور میں پہنچ گئے تو خوشی سے نعرہ تکبیر بلند ہوئے۔ جودھامل بلڈنگ پہنچتے پہنچتے ہم کو رات ہوگئی۔ صبح کو حضورؓ کو اطلاع دی گئی کہ حکیم صاحب بھی معہ بچوں کے اس کانوائے میں آگئے ہیں تو حضورؓ خوش ہوئے۔ حضرت اماں جانؓ نے مسکرا کر فرمایا کہ لڑکیو زندہ سلامت آگئیں؟ ہم نے جواب دیا آپ دعائیں جو بہت کر رہی تھیں۔

✿ مکرم ڈاکٹر لعل محمد بارہ منگوی تحریر کرتے ہیں کہ غالباً 1929ء کے جلسہ سالانہ کے بعد مَیں لکھنؤ واپس جانے کے لئے قادیان کے سٹیشن پر ریل میں بیٹھا تھا کہ دیکھا کہ حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ ایک مٹکا ہاتھوں میں اُٹھائے گاڑی کے ڈبوں میں جھانکتے پھر رہے ہیں۔ میرے والے ڈبے کے سامنے آکر آپؓ نے پوچھا کہ کوئی لکھنؤ جانے والے صاحب بھی ہیں۔ مَیں نے فوراً عرض کیا: مَیں جارہا ہوں۔ آپؓ نے فرمایا: یہ گھی میرے لڑکے عبدالرحمٰن کو دے دینا، وہ لکھنؤ میں ASC میں پڑھتا ہے۔ مَیں نے مٹکا لے لیا۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتے ہوئے فرمایا: مَیں آپ کے بخیروعافیت پہنچنے کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اجتماعی دعا کے بعد آپؓ نے کہا: آپ سفر پر جارہے ہیں، اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

اُسی روز چار بجے سہ پہر کے قریب امرتسر سے مَیں دوسری گاڑی میں سوار ہوا۔ رات بارہ بجے کے قریب کلڑ بک گنج اسٹیشن سے پہلے یکایک دھماکہ ہوا اور یوں معلوم ہونے لگا کہ گویا کوئی پُل ٹوٹ گیا ہے اور گاڑی بڑی تیزی کے ساتھ نیچے کی طرف جارہی ہے۔ سارے مسافر گھبرا گئے۔ میں نے درود شریف پڑھنا شروع کردیا۔ چند ہی سیکنڈ میں گاڑی رُک گئی۔ گارڈ چیخ چیخ کر مسافروں کو نیچے اُترنے کی ہدایت کرنے لگا۔ مَیں جلدی میں کھڑکی کے راستہ سے نیچے اترا تو معلوم ہوا کہ ہماری گاڑی کی ایک مال گاڑی سے ٹکر ہوگئی ہے اور چیخ وپکار پڑی ہوئی ہے۔ سامنے کا ڈبہ اپنے سے اگلے ڈبہ میں گھسا ہوا ہے۔ دونوں ڈبوں کے تختے ایک دوسرے میں گھسے ہوئے تھے اور ایک مسافر ان میں پھنسا ہوا تڑپ رہا تھا۔ مجھے اپنے سامان اور حضرت مولوی صاحبؓ کے مٹکے کا خیال آیا۔ دیکھا تو حیرت ہوئی کہ گھی کا مٹکا (جس میں 6-7 سیر کے قریب گھی تھا) جوں کا توں اپنی جگہ پر رکھا ہوا تھا۔ میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور دل میں سوچا کہ یہ حضرت مولوی صاحبؓ کی دعا کا کرشمہ تھا کہ گھی کا یہ مٹکا اور اس مٹکے کے طفیل مَیں بچ رہا۔ پھر دوسری گاڑی میں سوار ہوکر ہم بخیریت لکھنؤ پہنچ گئے۔

✿ حضرت مولانا محمد حسین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ سخت جنگ کے دنوں میں ایک دن ہم جہاز میں کام کر رہے تھے کہ حکم آیا کہ یہ جہاز مع کام کرنے والوں کے بغداد بھیج دیا جائے۔ میرے ساتھیوں نے یہ سنتے ہی رونا شروع کردیا مگر میں نے نفل پڑھنے شروع کردیئے۔ جہاز کی روانگی کا دو مرتبہ وسل ہوچکا تھا کہ جنرل صاحب کی طرف سے فون آیا کہ اُن کے معائنہ کے بغیر جہاز روانہ نہ کیا جائے۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچے۔ ہم فِٹر ساحل پر کھڑے ہوکر معائنہ ختم ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ جب معائنہ ہوگیا تو جنرل صاحب نے جہاز کے کپتان سے ہمارے بارہ میں پوچھا کہ یہ فِٹر کنارہ کے ہیں یا پانی کے؟ اُس نے جواب دیا: کنارہ کے۔ جنرل صاحب نے کہا صرف پانی کے فِٹر اپنے ہمراہ لے جاؤ۔ چنانچہ ہمیں وہیں ساحل پر ہی چھوڑ دیا گیا اور پانی کے فِٹر بلائے گئے جنہیں لے کر جہاز روانہ ہوگیا۔ رات دو بجے کے قریب اطلاع آئی کہ دشمن نے جہاز غرق کردیا ہے اور ایک آدمی بھی زندہ نہیں بچ سکا۔

✿ حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب وکیل کا تار آیا کہ 1955ء کے سیلاب کی طرح ہمارے گاؤں میں بھی اب سیلاب آنے والا ہے، دعائے خاص کی ضرورت ہے۔ میں نے ایک دو دن دعا کی تو الہام ہوا ’’الان کما کان‘‘ یعنی پہلے کی طرح ان کا گاؤں انشاءاللہ بچایا جائے گا۔ الحمدللہ کہ آج 10-09-57 کو ان کا خط موصول ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محفوظ رکھا۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 24 مئی 2011ء میں مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی ایک نظم ’’عشق کی ڈور‘‘ شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

عشق و وفا کی ڈور سے خود کو باندھ لیا جب عروہ سے
تب سے ہم پر اللہ کے انعام اکرام اترتے ہیں
اشکوں کی برسات میں شبنم قطرہ قطرہ گرنے سے
پیار کی آگ پہ کوئلہ کوئلہ جذبے خوب دہکتے ہیں
یاد کی دلہن شب گھونگٹ میں چپکے سے جب آتی ہے
ذکر کے کنگن وجد میں آکر اس دم خوب کھنکتے ہیں
ساقیا! تیری ایک نظر جب پڑ جائے ہم رندوں پر
محفل میں پھر دید کے جام خمار میں اور چھلکتے ہیں
قلب و نظر کے پاک مسیحا ہم ترے پیار کے آنگن میں
نور سے نہلاتے ہیں حسنِ عمل میں روز اُجلتے ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
September 25, 2015 – October 01, 2015

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday September 25, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Yoonus, verses 6-15 with Urdu translation.
00:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 19.
01:00	Tabligh Seminar Germany: Rec. June 26, 2010.
01:40	Spanish Service: Programme no. 14
02:20	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
03:05	Pushto Muzakarah
03:50	Tarjamatul Quran Class: Surah Al Baqarah, verses 110-119 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Rec. September 21, 1994.
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 183.
06:00	Tilawat: Surah Yoonus, verses 16-23 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 20.
06:50	Eid Celebration
07:45	Eid Qurban
08:00	Dars-e-Malfoozat
08:20	Rahe Huda: Recorded on September 26, 2015.
10:00	Live Eid Sermon
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:35	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 26-35.
14:10	Wonder Of Hajj
14:30	Shotter Shondane: Rec. November 26, 2011.
15:35	Chef's Corner
16:20	Friday Sermon: Rec. September 25, 2015.
17:35	Kids Time
18:00	World News
18:25	Eid-ul-Adha Sermon [R]
19:40	Eid Qurban [R]
20:15	Dars-e-Malfoozat [R]
20:30	Kids Time [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rahe Huda [R]

Saturday September 26, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat [R]
00:35	Yassarnal Qur'an [R]
00:55	Eid-ul-Adha Sermon [R]
02:10	Friday Sermon [R]
03:20	Rahe Huda [R]
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 144.
06:00	Tilawat: Surah Yoonus, verses 24-31.
06:10	In His Own Words: Selected extracts from the writings of the Promised Messiah (as).
06:45	Al-Tarteel: Lesson no. 01.
07:15	Lajna Ijtema UK: Rec. November 02, 2008.
08:15	International Jama'at News
08:55	Urdu Question And Answer Session: Part 2. Recorded on June 15, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Rec. September 25, 2015.
12:15	Tilawat: Surah At-Tawbah verses 36-45.
12:25	Al-Tarteel: Lesson no. 01.
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
13:30	In His Own Words [R]
14:00	Live Shotter Shondane
16:05	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:10	World News
18:30	Lajna Ijtema UK [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 141.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rahe Huda [R]
22:30	Story Time [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday September 27, 2015

00:10	World News
00:25	Tilawat [R]
00:35	In His Own Words [R]
01:05	Al-Tarteel [R]
01:35	Lajna Ijtema UK [R]
02:45	Friday Sermon [R]
03:55	Shotter Shondane [R]
06:00	Tilawat: Surah Yoonus, verses 32-40.
06:20	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain: Selected extracts from the writings of the Promised Messiah (as).
06:45	Yassarnal Quran: Lesson no. 20.
07:15	Huzoor's Mulaqaat With Lajna And Nasirat Japan: Recorded on November 07, 2013.
08:05	Faith Matters: Programme no. 172.
09:05	Question And Answer Session: Recorded on March 19, 1994.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on June 27, 2014.
12:10	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 46-59.
12:20	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. September 25, 2015.
14:15	Shotter Shondane: Rec. November 27, 2011.
15:10	Huzoor's Mulaqaat With Lajna And Nasirat Japan [R]
16:25	Seerat Sahabiyat: An Urdu discussion about the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
17:00	Kids Time: Prog. no. 39.
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Huzoor's Mulaqaat With Lajna And Nasirat Japan [R]
19:35	Beacon Of Truth
20:40	Seerat Sahabiyat [R]
21:15	Open Forum
21:55	Friday Sermon: Rec. September 25, 2015.
23:05	Question And Answer Session: Recorded on March 19, 1994.

Monday September 28, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat [R]
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karein [R]
01:00	Yassarnal Qur'an [R]
01:20	Huzoor's Mulaqaat With Lajna And Nasirat Japan [R]
02:00	Seerat Sahabiyat [R]
02:35	Hotel de Glace [R]
03:10	Friday Sermon: Rec. September 25, 2015.
04:20	Open Forum [R]
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat: Surah Yoonus, verses 41-52.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	AL-Tarteel: Lesson no. 01.
07:05	Huzoor's Speech At Peace Conference: Recorded on March 26, 2011.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:55	French Mulaqat: A studio sitting of French speaking friends with Khalifatul-Masih IV (ra) in French and English. Session no. 02. Recorded on August 01, 1997.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on June 05, 2015.
10:55	Jalsa Qadian Speech
12:00	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 60-71.
12:10	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon: Recorded on December 11, 2009.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Qadian Speech [R]
15:15	Marvellous Marble [R]
15:55	Rah-e-Huda: Recorded on September 26, 2015.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:25	Huzoor's Speech At Peace Conference [R]
19:05	Somali Service: Programme no. 02.
19:45	Dars-e-Malfoozat [R]
20:00	Husn-e-Biyan
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:05	Jalsa Qadian Speech [R]

Tuesday September 29, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat [R]
00:35	Dars-e-Hadith [R]
00:45	Al-Tarteel [R]
01:20	Huzoor's Speech At Peace Conference [R]
02:00	Kids Time [R]
02:30	Friday Sermon [R]
03:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
04:05	Medical Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no 187.
06:00	Tilawat: Surah Yoonus, verses 53-65.
06:15	In His Own Words
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 21.
07:00	Japan Nasirat And Lajna Class: Recorded on November 07, 2013.
07:35	Persecution Of Ahmadies
08:05	Aao Urdu Seekhain: Programme no. 18.
08:30	Australian Service
09:00	Question And Answer Session: Recorded on March 19, 1994.
10:00	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on September 25, 2015.
12:05	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 72-84.
12:15	In His Own Words [R]
12:45	Yassarnal Quran [R]
12:55	Faith Matters: Programme no. 173.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Spanish Service: Programme no. 08.
15:35	Aao Urdu Seekhain
16:00	Press Point
17:00	Braheen-e-Ahmadiyya
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Japan Nasirat And Lajna Class [R]
18:55	Persecution Of Ahmadies [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on September 25, 2015.
20:30	Aao Urdu Seekhain [R]
21:00	Press Point [R]
22:00	Faith Matters [R]
23:00	Question And Answer Session [R]

Wednesday September 30, 2015

00:00	World News
00:15	Tilawat [R]
00:30	Yassarnal Qur'an [R]
00:45	Japan Nasirat And Lajna Class [R]
01:20	Persecution Of Ahmadies [R]
01:50	Aao Urdu Seekhain [R]
02:20	Braheen-e-Ahmadiyya [R]
02:50	Press Point [R]
03:50	Story Time
04:30	Noor-e-Mustafwi [R]
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 192.
06:00	Tilawat: Surah Yoonus, verses 66-75.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karein
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 01.
07:10	Jalsa Salana Germany Address
09:00	Urdu Question And Answer Session: Rec. December 03, 1995.
10:05	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on September 25, 2015.
12:10	Tilawat: Surah Yoonus, verses 66-75.
12:25	Al-Tarteel: Lesson no. 01.
13:00	Friday Sermon: Rec. November 06, 2009.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:45	Kids Time: Prog no. 39.
16:15	Faith Matters: Programme no. 169.
17:20	Al-Tarteel [R]
17:55	World News
18:15	Jalsa Salana Germany Address [R]
19:50	Horizons d'Islam
20:50	Deeni-o-Fiqahi Masail
21:25	Kids Time [R]
21:50	Friday Sermon: Rec. November 06, 2009.
23:00	Intikhab-e-Sukhan: Rec. September 26, 2015.

Thursday October 01, 2015

00:00	
00:30	Tilawat [R]
01:00	Al-Tarteel [R]
01:35	Jalsa Salana Germany Address [R]
03:10	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
03:45	Faith Matters [R]
04:50	Liqa Ma'al Arab
06:05	Tilawat: Surah Yoonus verses 76-84.
06:10	Dars-e-Malfoozat
06:25	Yassarnal Quran: Lesson no. 21.
06:40	Lajna National Waqf-e-Nau Ijtema: Recorded on May 01, 2011.
07:45	Beacon Of Truth: An interactive English talk show exploring matters relating to Islam. Rec. May 31, 2015.
08:45	Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Baqarah, verses 120-127 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Rec. September 27, 1994.
09:45	Indonesian Service
10:50	Japanese Service
11:45	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 99-102 and verses 103-108.
11:55	Dars-e-Malfoozat [R]
12:10	Yassarnal Qur'an [R]
12:30	Beacon Of Truth [R]
13:35	Friday Sermon: Rec. September 25, 2015.
14:35	Aao Urdu Seekhain
14:50	Masih Hindustan Main: An Urdu discussion programme on the book of Promised Messiah (as), 'Masih Hindustan Main'.
15:20	Persian Service: Programme no. 03.
15:50	Tarjamatul Qur'an Class [R]
16:50	Yassarnal Quran [R]
17:05	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
19:10	World News
19:30	Faith Matters: Programme no. 169.
20:30	Lajna National Waqf-e-Nau Ijtema [R]
21:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:30	Beacon Of Truth [R]

**Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).*

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 22 | Friday 25 September, 2015 | Issue No. 39

عورتوں کی آبادی عموماً دنیا کے ہر ملک میں مردوں سے زیادہ ہے۔ اگر عورت کی اصلاح ہوجائے اور تقویٰ پر قائم ہوجائے، معاشرہ میں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے لگ جائے تو بہت سے فساد جنہوں نے دنیا کے امن کو برباد کیا ہؤا ہے ختم ہوجاتے ہیں۔

جب ہم اس دعویٰ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں کہ ہم نے دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنانا ہے، ایک ہاتھ پر اکٹھے کرنا ہے، ایک اُمّت بنانا ہے۔ تو پھر یہ قومیتیں اور یہ قبیلے اور یہ خاندان کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ ایک احمدی میں کسی قوم کا ہونے کی وجہ سے بڑائی نہیں آنی چاہئے۔ یا کسی احمدی کو، کسی بھی قوم کے احمدی کو، کسی دوسری قوم کے احمدی کو دیکھ کر یہ احساس نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ یہ ہم سے کمتر ہے۔

آپ کی گودوں میں مستقبل کی مائیں اور مستقبل کے باپوں نے پرورش پانی ہے اور پا رہے ہیں۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق آج کی مائیں تقویٰ پر قدم ماریں گی تو احمدیت کی آئندہ نسلوں کا مستقبل محفوظ کررہی ہوں گی۔ پس اس طرف ہر احمدی عورت کو غور کرنا چاہئے۔

(سورۃ الحجرات کی آیات 12 تا 14 کی روشنی میں ایک دوسرے کو حقیر سمجھنے، نام بگاڑنے، بدظنّی، تجسّس اور غیبت جیسی برائیوں سے بچنے، اسی طرح جھوٹ اور خیانت سے بچنے کے لئے تاکیدی نصائح)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کریں۔ جب آپ کی عبادتوں کے معیار بلند ہوں گے تو تقویٰ کے معیار بھی بلند ہوں گے۔ اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف مزید توجہ پیدا ہوگی۔ آپ کی نسلیں نیکیوں پر قدم مارنے والی ہوں گی۔ اور یوں وہ بھی آپ کے لئے مستقل دعاؤں کا ذریعہ بن رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو تقویٰ کے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے 30ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 27/اگست 2005ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مئی مارکیٹ۔ منہائیم (جرمنی) میں مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَانِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ۔ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ۔ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ۔ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔ (الحجرات 12-14)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم میں سے کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور نہ عورتیں، عورتوں سے تمسخر کریں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو۔ ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بری بات ہے۔ اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسّس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔

یہ ہے وہ بنیادی تعلیم جو اگر معاشرے میں رائج ہو جائے تو یہ دنیا بھی انسان کے لئے جنت بن جائے۔ عورتوں کی آبادی عموماً دنیا کے ہر ملک میں مردوں سے زیادہ ہے۔ اگر عورت کی اصلاح ہوجائے اور تقویٰ پر قائم ہو جائے، معاشرہ میں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے لگ جائے تو بہت سے فساد جنہوں نے دنیا کے امن کو برباد کیا ہؤا ہے ختم ہوجاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہاں بعض برائیوں سے رکنے اور تقویٰ پر قائم ہونے کی تلقین فرمائی ہے۔ ان میں خاص طور پر عورتوں کا نام لے کر انہیں مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اے عورتو! یہ برائیاں نہ کرو۔ یہ عورت کی فطرت میں زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ انسان کی فطرت کو کون جان سکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیونکہ یہ عورت کی فطرت میں ہے کہ وہ عموماً اپنی بڑائی بیان کرنے کی کوشش کرتی ہے، دوسرے کو اپنے سے کمتر سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس لئے اس عمومی نصیحت کے ساتھ جو مومنوں کو کی گئی ہے کہ کسی قوم کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ اللہ کے نزدیک کوئی قوم بری نہیں۔ تم جس کو بُرا سمجھ رہے ہو، ہوسکتا ہے وہ اللہ کے نزدیک بہتر ہو۔ ہاں بعض لوگوں کے بعض فعل ہیں جو اللہ کی راہ سے بغاوت کرنے والوں کے فعل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان افعال کی وجہ سے ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ صرف خدا تعالیٰ کو پتہ ہے وہی ہے جو غیب کا علم رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کون برا ہے، کون اچھا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کن کے دلوں میں کیا بھرا ہوا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ آئندہ کس نے کس حالت میں ہونا ہے۔ تم جو اپنے آپ کو بہتر سمجھ رہی ہو، ہو سکتا ہے کہ تمہارے میں برائیاں پیدا ہو جائیں اور جو برائیاں کرنے والا ہے ہوسکتا ہے اسے نیکیاں کرنے کی توفیق مل جائے۔ اس لئے بلاوجہ کسی کو تحقیر سے نہ دیکھو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (النمل:66) (ترجمہ) پھر تو کہہ دے کہ آسمانوں اور زمین میں جو مخلوق بھی ہے خدا کے سوا ان میں سے کوئی غیب کو نہیں جانتا۔

پس جب تم کسی کے بارے میں علم نہیں رکھتے تو پھر بلاوجہ اس کے بارے میں رائے زنی کرنے کا، اس کے بارے میں تبصرے کرنے کا بھی تمہیں کوئی حق نہیں ہے۔ تم جو دوسرے کو حقیر سمجھ کر ان کی عزت نفس کو مجروح کرنے کی کوشش کرتی ہو بعض دفعہ پبلک میں بیٹھ کر، لوگوں میں بیٹھ کر، مجلس میں بیٹھ کر دوسروں کے مذاق اڑائے جاتے ہیں۔ یا بعض دفعہ بعض عورتوں کو عادت ہوتی ہے طنز کر دیتی ہیں۔ ایسی چبھتی ہوئی بات کہہ دیتی ہیں جو اگلے کی تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ اس سے جہاں معاشرہ میں فساد پیدا ہوتا ہے وہاں خود اس لحاظ سے بھی وہ عورت گناہگار بن رہی ہوتی ہے یہ کہہ کر کہ میں اسے اچھی طرح جانتی ہوں، یہ تو ہے ہی ایسی اور ویسی، اس نے تو ایسی حرکتیں کرنی تھیں۔ اس کا تو سارا خاندان ہی ایسا ہے۔ تو یہ دعوے بھی اگر ایک باریک نظر سے دیکھا جائے تو خدائی کے دعوے ہیں۔ گویا یہ اظہار ہے کہ میں غیب کا علم رکھتی ہوں۔ پس ہمیں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ نیکی اس میں ہے کہ ان برائیوں کو چھوڑ دو۔ ایک دوسرے پر طنز کے تیر برسانے چھوڑ دو۔ ایک دوسرے کے عیب تلاش کرنے چھوڑ دو۔ ایک دوسرے کی برائیاں کرنی چھوڑ دو اور اللہ سے ڈرو ورنہ یاد رکھو کہ یہ باتیں تمہیں خدا سے دور کردیں گی۔ ان باتوں میں مبتلا ہو کر تم مزید گند میں پڑتی چلی جاؤگی اور ان حرکتوں کی وجہ سے تم فاسق کہلاؤ گی۔

پھر بعض نام رکھ دیتی ہیں۔ اس میں یہ بھی فرمایا گیا کہ ایک دوسرے کو مختلف ناموں سے نہ پکارو۔ ایسے نام جو دوسرے کے نام کو بگاڑ کے رکھ دیئے جائیں۔ یہ چیزیں بھی ایسی ہیں جو ایمان میں کمزوری کا باعث بنتی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا ایسی حرکتیں کرنے کے بعد تمہاری ایمانی حالت جاتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں موقع دیا کہ تم دوہرے انعاموں اور فضلوں کی وارث بنو۔ ایک انعام

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں